مواہب رحمانی

در

اسمائے مجددِ الف ثانی قدس سرہ

رحمۃ اللہ علیہ

مولف

غلام مصطفٰے مجددی نوری ایم اے

نظر ثانی

محمد عالم مختار عالم

ناشر

مکتبہ نور اسلام شرقپور شریف

Marfat.com

10.199

امام ربانی حضرت

مجددِ الفِ ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کا سالانہ **ختم مُبارک**

ہر سال مورخہ **27,28** صفر المظفر

شرقپور شریف میں منعقد ہو گا

اہل اسلام سے اپیل ہے صفر المظفر کا پورا مہینہ ملک کے گوشے گوشے میں یوم حضرت مجدد الف ثانیؒ منایا جائے

حضرت میاں

غلام اللہ شرقپوری نقشبندی مُجددی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

المعروف ثانی لاثانی کا سالانہ ختم مُبارک

ہر سال مورخہ **17,18** اکتوبر شرقپور شریف میں منعقد ہو گا

Marfat.com

15

5023

مدیر اعلیٰ
حضرت صاحبزادہ
میاں جمیل احمد
شرقپوری

مسلک اہلسنت والجماعت کا نقیب
سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کا ترجمان
روحانی واخلاقی اقدار کا حامل

ماہنامہ نور اسلام شرقپور شریف

سالانہ خریدار بننے کے لیے دفتر سے رابطہ کریں

فی شمارہ .... ۱۰ روپے
زر سالانہ .... ۱۲۰ روپے

خود پڑھیے اپنے بچوں کو پڑھایے اور دوستوں کو پڑھنے کی ترغیب دیں
تبلیغی مشن کو آگے بڑھانے کے لیے ادارے کے ساتھ اپنا اخلاقی اور مالی تعاون کیجئے

اپنے کاروبار کے فروغ کے لیے اپنے ادارے کے اشتہارات ارسال کریں اس طرح آپ کے کاروبار کا تعاوف بھی بڑھے گا اور دینی تبلیغ میں آپ کی معاونت بھی ہوگی

کاشانہ شیر ربانی مکان نمبر ۱۵ اجمیری سٹریٹ ہجویری محلہ داتا گنج بخش لاہور

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا سالانہ ختم مبارک ہر سال

10 محرم الحرام کو جلیانہ روڑی ملتان روڈ لاہور میں منعقد ہوتا ہے

زیر سرپرستی

فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

منجانب حاجی ملک محمد حیات نقشبندی مجددی

Marfat.com

دارُ المُبلغین کی اعانت

مکرمی جناب ــــــــــــــــــــ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مادیت کے اس دور میں کفر والحاد کی ظلمتیں ہر سو پھیلتی جا رہی ہیں۔ دینی اور تبلیغی اداروں کا قیام وقت کی اہم ضرورت ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل عمیم سے اُس پیکر سنت اور عظیم مبلغ اسلام اعلیٰ حضرت شیر ربانی میاں **شیر محمد** شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہ ارادت وعقیدت سے وابستہ ہیں جن کی زندگی کا اوڑھنا بچھونا اتباع سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور تبلیغ دین آپ کا محبوب ترین مشغلہ تھا۔ جو مسلمانوں کے اخلاق، کردار، معاملات، عادات واطوار کو سنت نبوی کا مظہر اور تعلیمات اسلامی کے عین مطابق دیکھنا پسند فرماتے تھے۔ اور غیر شرعی حرکات وسکنات سے نفرت کا اظہار فرماتے تھے۔ آپؒ اور آپؒ کے برادر حقیقی وخلیفہ مجاز حضرت ثانی لاثانی میاں **غلام اللہ** شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی یاد کو زندہ تابندہ رکھنے کے لئے فقیر ۱۹۶۰ء میں دارالمبلغین حضرت میاں صاحبؒ اور ۱۹۹۳ء میں جامعہ شیر ربانی برائے طالبات کا قیام عمل میں لایا تاکہ طلبہ وطالبات دینی اور فنی علوم نیز قرآن حکیم کی تجوید وقرات اور تعلیم وتربیت سے آراستہ ہو کر تبلیغ کا کام حسن و خوبی سے انجام دے سکیں۔

حضرت میاں صاحبؒ کے مشن کی پیش رفت کے سلسلے میں فری شفاء خانہ شیر ربانی کی بنیاد رکھی جس میں ایکسرے، ای۔ سی۔ جی، ایمبولینس وغیرہ کا انتظام ہے۔ اور شرقپور شریف کے گردونواح کی آبادیوں کو طبی سہولیات دینے کیلئے سفری شفاء خانہ کا انتظام کیا گیا ہے

دُنیا عالم اسباب ہے۔ ان اداروں کو چلانے کے لئے خلوص، ہمت اور توجہ کے ساتھ ساتھ سرمایہ کی بھی ضرورت ہے۔ آپ نے بفضلہٖ تعالیٰ ہمیشہ ان دینی وتبلیغی اداروں کی مالی واخلاقی معاونت کی ہے ضرورت کا تقاضا ہے کہ اشیائے صرف کی قیمتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ اس سلسلے کو جاری رکھیں اور اس کار خیر میں بیش از بیش حصہ لیں تاکہ ان اداروں کی بڑھتی ہوئی ضروریات پوری ہو سکیں۔

اُمید ہے کہ آپ میری اپیل پر خاص توجہ فرمائیں گے اور ان دینی اداروں کو کامیاب بنانے کے لئے مجھ سے شایانِ شان طور پر تعاون فرمائیں گے۔

خاکپائے شیر ربانی وگدائے آستانہ لاثانی

صاحبزادہ میاں **جمیل احمد** شرقپوری

ناظم دار المبلغین

حضرت میاں صاحبؒ وجامعہ شیر ربانی برائے طالبات شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ

Marfat.com

مواہب رحمانی

در

اسمائے مجدد الف ثانی قدس سرہٗ

مولف

غلام مصطفٰے مجددی نوری ایم اے

نظر ثانی

محمد عالم مختار حق

مکتبہ نور اسلام شرقپور شریف

کاشانہ شیر ربانی، مکان نمبر 5، اجمیری سٹریٹ، ہجویری محلہ دربار حضرت داتا گنج بخش لاہور

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

83409

فیضان رحمت

غواص بحر معانی حضور شیخ الاسلام مجدد الف ثانی قدس سرہٗ

کتاب ...... مواہب رحمانی در اسمائے مجدد الف ثانی قدس سرہٗ

مولف ...... غلام مصطفےٰ مجددی ایم اے

ایڈیٹنگ ...... محمد اکرام مجددی ایم اے

نظر ثانی ...... محمد عالم مختار حق

کمپوزنگ ...... حافظ محمد بلال مصطفےٰ مجددی

ناشر ...... مکتبہ نور اسلام شرقپور شریف

پروف ریڈر ...... محمد طاہر نقاش حسینی

اشاعت اول 1100

ملنے کا پتہ

کاشانہ شیر ربانی، مکان نمبر ۵ اجمیری سٹریٹ ہجویری محلہ دربار حضرت داتا گنج بخش لاہور

فون: ۰۴۲-۷۳۱۳۳۵۶، ۷۲۲۵۱۴۴

Marfat.com

انتساب

حضرت والا درجت، ناشر زہد و طریقت، وارث عرفان حقیقت

حضرت مولانا محمد نور الدین سرکار نقشبندی قدس سرہٗ

کے نام

جو

میرے عطا پاش بھی ہیں اور میرے خطا پوش بھی ہیں

غلام مصطفےٰ مجددی نوری ایم اے

Marfat.com

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1	پیش لفظ	9
2	احمد رضی اللہ عنہ	11
3	بدر الدین رضی اللہ عنہ	12
4	صلہ رضی اللہ عنہ	13
5	فرد رضی اللہ عنہ	13
6	سراج عالم رضی اللہ عنہ	13
7	شمع ہدیٰ رضی اللہ عنہ	14
8	قطب الاقطاب رضی اللہ عنہ	14
9	قطب الارشاد رضی اللہ عنہ	15
10	مجتہد رضی اللہ عنہ	17
11	صاحب اسرار رضی اللہ عنہ	17
12	مکلّم رضی اللہ عنہ	18
13	محدَّث رضی اللہ عنہ	18
14	قیوم رضی اللہ عنہ	19
15	متقی رضی اللہ عنہ	20
16	امام ربانی رضی اللہ عنہ	20
17	ناصر السُنّہ رضی اللہ عنہ	21
18	قامع البدعہ رضی اللہ عنہ	22

Marfat.com

19	سیف اللہ رضی اللہ عنہ	23
20	خاشع رضی اللہ عنہ	23
21	فقیر رضی اللہ عنہ	24
22	عارف کامل رضی اللہ عنہ	25
23	خزینۃ الرحمہ رضی اللہ عنہ	26
24	مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ	26
25	مجمع البحار رضی اللہ عنہ	28
26	ولی برحق رضی اللہ عنہ	28
27	عالم راسخ رضی اللہ عنہ	30
28	کثیر العلم رضی اللہ عنہ	30
29	قوی العمل رضی اللہ عنہ	31
30	محبوب صمدانی رضی اللہ عنہ	32
31	امام الطریقہ رضی اللہ عنہ	33
32	اولوالعزم رضی اللہ عنہ	34
33	منتظر رضی اللہ عنہ	34
34	رفیع المناقب رضی اللہ عنہ	35
35	مرشد رضی اللہ عنہ	37
36	امام محققین رضی اللہ عنہ	38
37	خلیفۃ اللہ رضی اللہ عنہ	38
38	مجتبے رضی اللہ عنہ	39
39	اویسی رضی اللہ عنہ	39

Marfat.com

40	حبیب رضی اللہ عنہ	40
41	وارث الرسول رضی اللہ عنہ	40
42	خیر الاولیا رضی اللہ عنہ	41
43	شیخ یگانہ رضی اللہ عنہ	43
44	ساقی رضی اللہ عنہ	43
45	صوفی رضی اللہ عنہ	44
46	غوث الانام رضی اللہ عنہ	47
47	اکمل الافاضل رضی اللہ عنہ	48
48	مقبول رضی اللہ عنہ	49
49	محفوظ رضی اللہ عنہ	51
50	متصرف رضی اللہ عنہ	52
51	مبارک رضی اللہ عنہ	53
52	مبلغ دین رضی اللہ عنہ	55
53	مجاز شفاعت رضی اللہ عنہ	56
54	سید المکاشفہ رضی اللہ عنہ	57
55	متمکن رضی اللہ عنہ	58
56	متوکل علی اللہ رضی اللہ عنہ	59
57	راضی رضی اللہ عنہ	60
58	حافظ قرآن رضی اللہ عنہ	62
59	نگہبان رضی اللہ عنہ	62
60	مخدوم رضی اللہ عنہ	63

Marfat.com

61	مخلص رضی اللہ عنہ	64
62	فاروقی رضی اللہ عنہ	64
63	سرہندی رضی اللہ عنہ	66
64	نقشبندی رضی اللہ عنہ	67
65	حنفی رضی اللہ عنہ	71
66	ماتریدی رضی اللہ عنہ	72
67	قریشی رضی اللہ عنہ	72
68	کابلی رضی اللہ عنہ	73
69	معروف رضی اللہ عنہ	73
70	حجۃ العرفا رضی اللہ عنہ	74
71	شیخ الاسلام رضی اللہ عنہ	75
72	پیردستگیر رضی اللہ عنہ	75
73	شجاع رضی اللہ عنہ	76
74	عالم الآخرہ رضی اللہ عنہ	77
75	مغفور رضی اللہ عنہ	78
76	قبلہ عالم رضی اللہ عنہ	79
77	متشرع رضی اللہ عنہ	80
78	مفکر رضی اللہ عنہ	8[illegible]
79	فخر العابدین رضی اللہ عنہ	83
80	نور الخلائق رضی اللہ عنہ	84
81	فیاض رضی اللہ عنہ	87

Marfat.com

82	عزیز الوجود رضی اللہ عنہ	87
83	مستقیم الحال رضی اللہ عنہ	89
84	غواص قرآنی رضی اللہ عنہ	90
85	محب الرسول رضی اللہ عنہ	91
86	شہباز طریقت رضی اللہ عنہ	92
87	آیۃ اللہ رضی اللہ عنہ	93
88	شہسوار محبت رضی اللہ عنہ	94
89	متواضع رضی اللہ عنہ	94
90	عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ	95
91	محسود اقران رضی اللہ عنہ	96
92	صبغۃ اللہ رضی اللہ عنہ	98
93	کنز الحقائق رضی اللہ عنہ	98
94	مشیخت پناہ رضی اللہ عنہ	99
95	عرفان دستگاہ رضی اللہ عنہ	100
96	جوہر المراد رضی اللہ عنہ	101
97	غیور رضی اللہ عنہ	102
98	مظہر الشہود رضی اللہ عنہ	104
99	اشرف العارفین رضی اللہ عنہ	105
100	وجیہ العصر رضی اللہ عنہ	107
101	مصادر	111
102	شاہ سرہند۔	112

Marfat.com

پیش لفظ

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ کی ذات والا صفات کے مقام سے کون واقف نہیں۔ آپؒ بلاشبہ مجددیت کے روشن آفتاب ہیں۔ آپ کی ولادت ۱۴ شوال ۹۷۱ھ بمطابق ۲۶ جون ۱۵۶۴ء بروز جمعۃ المبارک بوقت نصف شب ہوئی۔ اس وقت اکبر کی تخت نشینی کو آٹھ سال گزر چکے تھے اور بادشاہ اکبر کے دین الٰہی کا فتنہ جڑ پکڑ رہا تھا۔ اس فتنے میں شراب' جوا' اور سور کو حلال قرار دیا گیا تھا۔ داڑھی منڈانا دین الٰہی کا ایک لازمی جز تھا۔ گائے پوجنا' قشقہ لگانا' آگ اور پانی کی پرستش کرنا' بادشاہ کو سجدہ کرنا' زنا کی کوئی ممانعت نہ تھی۔ غسل جنابت کو منسوخ کر دیا گیا۔ اسلامی اعتقادات اور اوامر و نواہی کو کالعدم قرار دے کر اس کی جگہ مسئلہ تناسخ کی اشاعت کی گئی الغرض اسلام کے سنہری اصولوں کو ختم کرنے کے لیے ہر حربہ استعمال کیا جا رہا تھا۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس نازک وقت میں سر دھڑ کی بازی لگا کر اکبر کے ان فتنوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور ہر طرح کی صعوبتیں برداشت کیں۔ آپؒ کی انہی کوششوں کی بدولت اکبر کے بعد جہانگیر گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو گیا۔ آپؒ نے کفر کی تاریکی کو دور کر کے رشد و ہدایت کا ایسا چراغ روشن کیا جس کی ضیا پاشیوں سے تمام عالم اسلام منور ہو گیا۔ حضرت مجدد پاک رحمۃ اللہ علیہ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر سنت مبارک کو زندہ کیا، ملت اسلامیہ اور شریعت اسلامیہ کے جداگانہ تشخص کو اجاگر کیا اور دو قومی نظریہ کی

بنیاد رکھی۔ اس نظریے کے تحت پاکستان ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو معرض وجود میں آیا۔
امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ ۱۰ دسمبر ۱۶۲۴ء کو اس دنیائے فانی سے رخصت ہو گئے۔ اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک ۶۳ برس تھی۔
آپ کا مزار مبارک اس وقت سرہند شریف (انڈیا) میں مرجع خلائق ہے۔

جناب علامہ غلام مصطفےٰ مجددی نوری نے "مواہب رحمانی در اسمائے حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ" کے عنوان سے پیش نظر کتاب تصنیف کی ہے۔
اس میں جس انداز سے امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ کے ننانوے اسماء اور القاب کو اکٹھا کر کے مجددیت سے اپنی وابستگی کا ثبوت دیا گیا ہے وہ قابل قدر اور قابل ستائش ہے۔ جناب مصنف تعلیم و تربیت میں قدیم و جدید کا بہترین امتزاج رکھتے ہیں۔ اس کتاب کی ورق گردانی سے واضح ہوتا ہے کہ مجددی صاحب کا حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں بہت گہرا مطالعہ ہے۔ جن حضرات نے اس کتاب کی تیاری میں کوشش کی وہ سب مبارکباد کے مستحق ہیں۔
خصوصاً محترم فیاض احمد سیٹھی صاحب (گجرات)، محمد شیراز فیض بھٹی (ایڈووکیٹ)، غلام رسول (مالک بیت النور ہوٹل)، سعید احمد صدیقی اور محمد رفیق شاہد کا بے حد ممنون ہوں جنہوں نے اس کتاب کی تیاری میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

دعا جو

میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی
سجادہ نشین آستانہ شیر ربانی، شرقپور شریف، ضلع شیخوپورہ

25/06/2008

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ناموں اور لقبوں کی کثرت کسی بھی شخصیت کی عظمت شان کی بہت بڑی دلیل ہے جو یہ ثبوت فراہم کرتی ہے کہ اسکا خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں اور اس کی مخلوق کی نگاہ میں کیا مقام ہے، تاریخ ولایت گواہ ہے کہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہٗ کے ناموں اور لقبوں کی تعداد حد وشمار سے باہر ہے، ہر دور کے ہر صاحب فکر نے منفرد نام اور لقب سے آپ کی مدحت سرائی کا حق ادا کرنے کی کوشش کی ہے، بارگاہ مجدد کے اس فقیر عاجز نے اسمائے الٰہیہ اور اسمائے مصطفویہ کے لیے مشہور عدد ننانوے کی مناسبت سے آپ کے بھی ننانوے ناموں اور لقبوں کو یکجا کرنے کی سعادت حاصل کی ہے اور ساتھ ہی ہلکے پھلکے انداز سے ان کی تشریحات کا شرف بھی حاصل کیا ہے، ہوسکتا ہے یہی کاوش اس فقیر عاجز کے لیے ذریعہ نجات بن جائے، آئیے مطالعہ کیجئے۔

احمد رضی اللہ عنہ

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہٗ ۱۴ شوال ۹۷۱ ہجری کو جمعۃ المبارک کی شب حضرت شیخ عبدالاحد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے کاشانہ ولایت میں تولد ہوئے اور والد گرامی نے آپ کا اسم مبارک احمد تجویز فرمایا، آپ خود فرماتے ہیں: ''کمترین بندگان پر تقصیر احمد بن عبدالاحد آنکہ تازمانی کہ از قسم احوال وموارد رومیداد بعرض آں گستاخی می نمودہ جرات نمی کرد'' ﴿مکتوبات ۱۸ دفتر اوّل﴾ اسم احمد حضور احمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی

Marfat.com

سنت مبارکہ کی بدولت رکھا گیا، احمد کا معنی ہے اللہ تعالیٰ کی سب سے زیادہ حمد کرنے والا، زمانہ گواہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا میں ساری زندگی بسر کی تو ان کے کمالات وفیوضات کے وارث کامل حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی توحید کی لاج رکھ لی، آپ نے توحید کا صحیح تصور دنیا کے سامنے اجاگر کیا اور اتحاد و حلول پر مبنی تمام تعبیرات کو یکسر باطل قرار دیا آپ الف ثانی کے دورانیے میں توحید باری اور تقدیس باری کے سب سے بڑے علمبردار بن کر ظاہر ہوئے اور وہ لافانی کردار ادا کیا جس کی پہلے ادوار میں بھی بہت کم مثال ملتی ہے، مقامات شیخ الاسلام احمد جام رحمۃ اللہ علیہ میں ایک جگہ لکھا ہے کہ انہوں نے فرمایا میرے بعد سترہ شخص احمد نام کے ہوں گے اور ان میں سے آخری جو ہیں وہ چار سو سال کے بعد ہوں گے اور وہ سب سے افضل ہوں گے۔ ﴿حضرات القدس، ۲:۳۸﴾

...... ﴿بدر الدین رضی اللہ عنہ﴾ ......

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا مشہور لقب ''بدر الدین'' ہے، یعنی دین مصطفیٰ کا مکمل چاند، آپ کے والد گرامی کا بیان ہے، آپ کی ولادت سے پہلے میں نے خواب دیکھا کہ تمام جہان میں ظلمت پھیل گئی ہے، سور، بندر اور ریچھ لوگوں کو ہلاک کر رہے ہیں، اسی اثنا میں میرے سینے سے نور نکلا اور اس میں ایک تخت ظاہر ہوا، اسی تخت پر ایک شخص تکیہ لگائے بیٹھا تھا اور اس کے سامنے تمام ظالموں زندیقوں اور ملحدوں کو بکرے کی طرح ذبح کر رہے ہیں، کوئی شخص باآواز بلند کہتا ہے، وقل جاء الحق وزهق الباطل ......اس خواب کی تعبیر حضرت مخدوم نے حضرت شاہ کمال قادری کیتھلی رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کی، انہوں نے بعد توجہ فرمایا کہ تمہارے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوگا جس سے الحاد و بدعت کی تاریکی دور ہوگی، یہ تعبیر بالکل درست نکلی، ﴿تذکرہ مشائخ نقشبندیہ، ۱۹۰﴾

Marfat.com

صلہ رضی اللہ عنہ

حضرت جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب جمع الجوامع میں ایک حدیث مبارک لکھی ہے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میری امت میں ایک شخص پیدا ہوگا جسے صلہ کہا جائے گا، اس کی شفاعت سے ایک کثیر تعداد جنت میں داخل ہوگی" یہ حدیث مبارک حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق اشارہ ہے کیونکہ آپ ہی علما و صوفیا کے درمیان صلہ تھے، آپ خود فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کا احسان ہے جس نے مجھے دو دریاؤں کے درمیان صلہ بنایا ہے، اس ہزار سال کی مدت میں کوئی بھی آپ کے علاوہ لقب صلہ سے سرفراز نہیں ہوا۔ ﴿حضرات القدس، ۲:۳۸﴾

فرد رضی اللہ عنہ

درجات صوفیا میں "فرد" ایک اہم درجہ ہے جس کا مطلب ہے یکتائے روزگار، حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس درویش کو اصل نسبت فردیت کہ جس سے عروج اخیر مخصوص ہے اپنے والد بزرگوار سے حاصل ہوئی تھی اور والد بزرگوار کو ایک بزرگ شاہ کمال قادری رحمۃ اللہ علیہ سے ہاتھ لگی تھی جو جذبہ قوی رکھتے تھے اور خوارق میں مشہور تھے۔ ﴿تذکرہ مشائخ نقشبندیہ، ۱۹۲﴾

سراج عالم رضی اللہ عنہ

حضرت خواجہ ہاشم کشمی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے لیے لکھا ہے۔

ایں قطب سراج عالم ہمت بود

شاہ کل و درلجہ وحدت بود

اللہ اللہ! حضور سراج الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات فیوضات کا مظہر کامل کیوں نہ عالم ہمت کا سراج ہوگا، سراج کا معنی ہے سورج، آپ کے پیر بزرگوار حضرت

Marfat.com

خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ وہ ایک سورج کی طرح ہوں گے اور ان سے ایک عالم کو روشنی حاصل ہوگی، الحمدللہ مجھے ان کے احوال کاملہ کا یقین ہوگیا ہے، ﴿مکتوبات باقی، ٦٥﴾ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی فرمایا ہے، وہ ایک آفتاب تھے جن سے منکروں کی آنکھیں چندھیاتی ہیں، ﴿اخبار الاخیار﴾

﴿شمع ہدیٰ رضی اللہ عنہ﴾

حضرات القدس میں حضرت خواجہ بدرالدین سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب لکھا ہے

بہار باغ عرفان ابر رحمت ... کزیں گلشن بتعجیل صبا رفت
مگر صبح قیامت سر بر آورد ... کہ از مشکوٰۃ دیں شمع ہدیٰ رفت

حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ جب ہم شہر سرہند میں ٹھہرے تو واقعے میں دیکھا کہ ایک مشعل آسمان تک روشن ہے اور اس سے تمام عالم مشرق سے مغرب تک روشن ہوگیا ہے اور اس کی روشنی ساعت بساعت بڑھتی جارہی ہے اور لوگ اس مشعل سے بہت سے چراغ روشن کیے ہوئے ہیں، مجھے اس واقعے سے بھی آپ ہی کے متعلق اشارات وبشارت ملتی ہے۔ ﴿حضرات القدس، ٢:٢٠﴾

﴿قطب الاقطاب رضی اللہ عنہ﴾

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی تصریحات کے مطابق قطب الاقطاب کمالات ولایت سے مستفیض ہوتا ہے اور اس کو تکوینی امور تفویض کیے جاتے ہیں، بحمدللہ تعالیٰ آپ کو بھی یہ منصب عظیم حاصل ہوا جیسا کہ حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب خواجہ خواجگان امکنگی رحمۃ اللہ علیہ سے مراجعت پر ہمارا گزر سرہند شریف سے ہوا تو ہم نے واقعے میں دیکھا کہ ایک قطب کے قریب ٹھہرے ہیں، پھر اس قطب کا حلیہ بھی بیان کیا گیا، صبح کو ہم نے شہر کے مشائخ کی تلاش کی مگر کوئی بھی اس حلیے کے مطابق نہیں تھا، پھر آپ سے ملاقات ہوئی تو آپ

Marfat.com

کا حلیہ بالکل اسی حلیے کے مطابق تھا اور اس قطبیت کی علامت آپ میں دیکھی، قطب الاقطاب کا معنی ہے مرکزوں کا مرکز، جو دانے مرکز کے ﴿حضرات القدس ۲:۴۰﴾ قریب ہوتے ہیں وہ چکی کے دو پاٹوں سے محفوظ رہتے ہیں، اس مرکز ولایت کے قریب رہنے والے بھی محفوظ ما مون رہیں گے، ایک صالح تاجر کو غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے اشارہ فرمایا: کہ وہ حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جائے زمانے میں ان جیسا کوئی بزرگ نہیں، چنانچہ اس صالح تاجر کا بیان ہے کہ میں علی الصباح اس قطب الاقطاب کی بارگاہ میں روانہ ہوا اور بے انتہا عنایات و الطاف سے مستفیض ہو کر جذب وسلوک سے نوازا گیا، ﴿حضرات القدس، ۲:۵۹﴾ حضرت شیخ عبداللہ بن خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ نے خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کیا خوب لکھا ہے

امام زماں قطب اقطاب عالم — کہ چوں او ندانم کہ بگذشت یک تن
چو بہر شفاعت بہ محشر در آید — جہانے نہاں گردوش زیر دامن

﴿قطب الارشاد رضی اللہ عنہ﴾......

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق قطب الارشاد کمالات نبوت سے فیضیاب ہوتا ہے اور ایسی نادر الوجود شخصیت کا حامل ہوتا ہے کہ اگر صدیوں کے بعد بھی ہو تو غنیمت ہے، رشد و ارشاد کی ساری دولتیں اس کی ذات سے وابستہ ہوتی ہیں، آپ فرماتے ہیں، قطب الارشاد جو فردیت کے کمالات کا بھی جامع ہوتا ہے بہت کم ہوا کرتا ہے، بہت صدیوں اور بہت زمانوں کے بعد اس قسم کے جوہر مقصود ظاہر ہوتا ہے اور تاریک دنیا اس کے ظہور سے منور ہوتی ہے اور اس کے رشد و ہدایت کا نور تمام عالم کو شامل ہوتا ہے یعنی عرش کے دائرے سے فرش کے مرکز تک جس کسی کو بھی رشد و ہدایت اور ایمان و معرفت حاصل ہوتی ہے وہ اسی کے واسطے سے حل ہوتی ہے اور اسی کی ذات سے مستفاد ہوتی ہے اور بغیر اس کے

Marfat.com

توسط سے کوئی شخص اس دولت تک رسائی حاصل نہیں کرسکتا، مثال کے طور پر یوں سمجھیے کہ اس کا نور ہدایت ایک بحر بیکراں کی طرح تمام عالم کو احاطہ کیے ہوئے ہوتا ہے اور وہ دریا گویا منجمد ہے جس میں مطلق حرکت نہیں ہے، جو شخص ایسے بزرگ کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس کے ساتھ اخلاص رکھتا ہے یا وہ بزرگ خود کسی طالب کے حال پر متوجہ ہو جائے تو اس توجہ کے دوران ایک طرح سے اس طالب کے دل میں ایک سوراخ کھل جاتا ہے اور اس راستے سے اس دریا سے سیراب ہوتا ہے، اسی طرح وہ شخص جو ذکرالٰہی میں مشغول ہے اور اس بزرگ کی طرف انکار سے نہیں بلکہ لاعلمی کی وجہ سے متوجہ نہیں ہے تو اسے بھی فائدہ حاصل ہوتا ہے لیکن پہلی صورت میں زیادہ فائدہ ہوتا ہے البتہ وہ شخص جو ایسے بزرگ کا منکر ہو یا اس بزرگ کو اس شخص سے گرانی ہو تو وہ شخص خواہ ذکرالٰہی میں بہت مشغول رہے لیکن رشد و ہدایت سے محروم ہی رہے گا، بغیر اس کے کہ وہ بزرگ اس شخص کو فیض نہ پہنچانے کا کوئی ارادہ کرے یا اسے نقصان پہنچانے کا قصد کرے، اس کا یہ انکار ہی اس کے استفادے کی راہ میں رکاوٹ بن جاتا ہے اور اسے ہدایت کی اصل حقیقت حاصل نہیں ہوگی بلکہ جو کچھ حاصل ہوگا وہ ہدایت کی صورت ہوگی اور حقیقت کے بغیر صرف صورت سے بہت کم فائدہ پہنچتا ہے لیکن جو لوگ اس بزرگ سے اخلاص اور محبت رکھتے ہیں اور ذکرالٰہی سے کتنے ہی خالی کیوں نہ ہوں ان کو بھی محض محبت کی وجہ سے رشد و ہدایت کا نور حاصل ہو جاتا ہے، ﴿مبدا و معاد﴾ فضائل پناہ مولانا محمد صادق کشمیری اپنے وقت کے مشہور فاضل تھے، جہانگیر نے ملاّ حبیب اللہ شیعی سے مناظرے کے لیے آپ کو طلب کیا تھا اور آپ غالب آ گئے تھے، آپ نے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو قطب الارشاد کے لقب سے یاد کیا ہے

فریاد زگردش زمانہ
بیداد زدست جور ایام

قطب ارشاد شیخ احمد — کہ بود بخلق فیض او عام

آپ خود ارقام فرماتے ہیں، اس فقیر کو اس مقام تک پہنچ جانے کے بعد جو اقطاب کا مقام کہلاتا ہے حضور سرور دین و دنیا صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے قطبیت ارشاد کی خلعت عطا ہوئی اور مجھے اس منصب پر فائز کیا گیا، اس کے بعد پھر عنایت خداوندی شامل حال ہوئی تو اس مقام سے مزید بلندی کی طرف متوجہ فرمایا گیا...... یہاں تک کہ فقیر کو مقام اصل الاصل تک پہنچا دیا گیا، اس آخری عروج میں فقیر کو حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی روحانیت کی امداد حاصل ہوئی اوران کی قوت وتصرف نے ان تمام مقامات سے گزار کر اصل الاصل کے مقام تک واصل فرما دیا، ﴿زبدۃ المقامات، ۲۴۶﴾ حضرت خواجہ ہاشم کشمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں آپ قطب ارشاد اور قطب افراد دونوں کے جامع تھے، ﴿ایضاً، ۲۴۷﴾

......﴿مجتہد رضی اللہ عنہ﴾......

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، کسی شرعی مسئلے میں کوشش کر کے اپنی ذاتی رائے قائم کرنے والا مجتہد کہلاتا ہے، ﴿الرسالہ، ۱۲۷﴾ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو علم الکلام میں درجہ اجتہاد پر بھی فائز کیا گیا، آپ خود ارقام فرماتے ہیں، مجھے توسط حال میں ایک رات جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم علم الکلام کے ایک مجتہد ہو، اس وقت سے لے کر مسائل کلامیہ میں میری رائے خاص اور میرا علم مخصوص ہے، ﴿مبدا و معاد منھا، ۲۸﴾ حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک خطبہ میں آپ کو ایک عرفان وسلوک کا مجتہد اعظم قرار دیا ہے، ﴿جدید الھیات، ۲۷۸﴾

......﴿صاحب اسرار رضی اللہ عنہ﴾......

فیاض ازل سے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ پر اسرار وافکار کے دروازے کھول دیئے گئے تھے، آپ پر حقیقت قرآن، حقیقت کعبہ اور حقیقت بیت المقدس

Marfat.com

کے اسرار منکشف فرمائے گئے اور یہ بھی ظاہر کیا گیا کہ ایک ہزار سال کے بعد حقیقت احمدی کے ساتھ حقیقت محمدی متحد کر دی گئی ہے، ﴿مکتوبات، ۷۷: ۳﴾ آپکو قلوب خمسہ کے اسرار و علوم سے بھی نوازا گیا تھا، ﴿مبدا و معاد منھا ۱۲﴾ آپ پر تعین وجودی ظاہر کیا گیا اور اس عالی مقام کے اسرار و برکات سے آپ کو ممتاز کیا گیا، ﴿مکتوبات، ۸۹: ۳﴾ آپ پر سیر آفاقی و انفسی کے علاوہ ایک اور سیر مکشوف فرمائی گئی، ﴿مکتوبات، ۲۶: ۲﴾ الغرض آپ کی شخصیت سراپا اسرار و سراپا معارف بن کر نمودار ہوئی، حضرت اقبال نے کیا خوب کہا ہے

اس خاک کے ذروں سے ہیں شرمندہ ستارے
اس خاک میں پوشیدہ ہے وہ صاحب اسرار

...... ﴿مکلَّم رضی اللہ عنہ﴾ ......

یعنی جس سے کلام کیا جائے، آپ فرماتے ہیں، واضح ہو کہ بندے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کبھی بلا واسطہ کلام فرماتا ہے جیسا کہ انبیا کرام علیہم السلام میں سے بعض کے ساتھ ہوا ہے اور کبھی انبیا کرام علیہم السلام کے کامل متبعین میں سے بعض کو بطریق وراثت یہ مقام حاصل ہو جاتا ہے، ﴿مکتوبات، ۳۰: ۱﴾ حضرت خواجہ بدر الدین سرہندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو حق تعالیٰ نے مکلم بنایا ہے، ﴿حضرات القدس، ۸۵: ۲﴾

...... ﴿محدَّث رضی اللہ عنہ﴾ ......

آپ فرماتے ہیں، اگر اس طریقے کا کلام امت کے کسی فرد کو بکثرت حاصل ہو تو وہ شخص محدث کہلاتا ہے جیسے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، یہ کلام الہام اور القائے قلبی سے مختلف ہے، فرشتے کے ساتھ جو کلام ہوتا ہے اسکی نوعیت بھی یہ نہیں، اس کلام کا مخاطب صرف وہ انسان کامل ہے جو عالم امر، عالم روح و نفس

Marfat.com

ور آلہ عقل وخیال کا جامع ہو اور اللہ تعالیٰ خاص کرتا ہے اپنی رحمت سے جس کو چاہتا ہے اور وہ فضل عظیم والا ہے، ﴿مکتوبات، ۲:۵۱﴾ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے جگر گوشے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی ان کی وراثت و نیابت کے فیض سے محدث کا مقام عطا فرمایا گیا جیسا کہ حضرت خواجہ بدر الدین سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے، ﴿حضرات القدس، ۲:۸۵﴾ اس کی تصدیق حضرت خواجہ معصوم سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام سے بھی ملتی ہے، ﴿زبدۃ المقامات﴾

﴿قیوم رضی اللہ عنہ﴾

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، اس بزرگ ﴿خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ﴾ کی برکت توجہ سے حضرات نقشبندیہ کا وہ جذبہ جو صفت قیومیت میں کمال فنا حاصل ہونے سے پیدا ہوتا ہے اس فقیر کو حاصل ہوا اور اندراج النہایت فی البدایت سے کسی قدر سیرابی نصیب ہوئی، جب یہ جذبہ اچھی طرح پختہ ہو گیا تو سلوک میں مجھے قرار حاصل ہوا، میں نے اس راہ کو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی روحانی تربیت کے ذریعے انجام تک پہنچایا، ﴿مبدا و معاد﴾ حضرت خواجہ بدر الدین سرہندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو قیومیت کی نسبت سے بھی مشرف فرمایا گیا ہے جیسا کہ مکتوبات میں درج ہے ﴿حضرات القدس، ۲:۸۱﴾ قیوم کون ہے، اس کے متعلق آپ کا ارشاد ہے، کامل انسان کا معاملہ اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بحکم خلافت اس کو تمام اشیا کا قیوم بنا دیتے ہیں اور تمام مخلوق کو وجود اور بقا اور تمام کمالات ظاہری اور باطنی کے فیوض اس کے واسطہ سے پہنچاتے ہیں، ﴿مکتوبات، ۲:۴۷﴾ یہ عارف جو قیومیت اشیا کے منصب پر مقرر ہوا ہے وہ وزیر کا حکم رکھتا ہے کہ مخلوق کی مہمات اس کی طرف راجع ہیں، یہ صحیح ہے کہ انعامات بادشاہ کی طرف سے ہیں لیکن ان کی وصولی وزیر کے توسط سے وابستہ ہے، ﴿ایضاً﴾ یہ

Marfat.com

منصب چونکہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ پر ظاہر کیا گیا ہے اس لیے آپ کو قیوم اول کہا جاتا ہے، یہاں اعتراض کی کوئی گنجائش نہیں نکلتی، کیونکہ اولیا کرام کی تعلیمات ومکشوفات سے آگاہ لوگ بخوبی جانتے ہیں کہ قطب، غوث، قلندر وغیرہ الفاظ بھی بزرگان دین کے اشارات سے حاصل ہوتے ہیں، غوث اعظم حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے پہلے کسی کو بھی قرار نہیں دیا گیا، اگر وہ سب اصطلاحات درست ہیں تو حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے اصطلاحات کو بھی برحق تسلیم کرنا چاہیے۔

متقی رضی اللہ عنہ

یعنی پرہیزگار، حضرت خواجہ ہاشم کشمی رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت ایمان افروز واقعہ نقل کیا ہے، ایک دن حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے فرزند کے ایصال ثواب کے لیے کھانا پکوایا تو غلبہ انکسار کی وجہ سے آپ کی زبان سے نکلا کہ یہ صدقہ ہماری طرف سے کس طرح قبول ہوگا جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "انما یتقبل اللہ من المتقین" بے شک اللہ تعالیٰ متقیوں سے قبول کرتا ہے، ابھی یہ فرمار ہے تھے کہ آواز آئی "انک من المتقین" بے شک تم متقیوں میں سے ہو، ﴿زبدۃ المقامات، ۲۵۶﴾ اللہ اکبر! کیا مقام تقویٰ ہے جس کی سند جہان غیب سے نازل ہورہی ہے۔

امام ربّانی رضی اللہ عنہ

کامل متبعین جب ولایت ونبوت کے کمالات کو تمام کر لیتے ہیں تو ان میں سے بعض کو منصب خلافت وامامت سے مشرف فرماتے ہیں اور بعض کو ان کمالات کے مجرد حصول پر اکتفا کرتے ہیں، یہ دونوں منصب کمالات اصلیہ سے تعلق رکھتے ہیں اور کمالات ظلّیہ میں منصب امامت کے مناسب قطب الارشاد کا منصب ہے اور منصب خلافت کے مناسب قطب مدار کا منصب ہے، گویا یہ نیچے والے دونوں

Marfat.com

گویا خلافت اور مقام اوپر والے دونوں مقاموں کے ظل ہیں، ﴿مکتوبات، ۱:۶۱﴾ گویا خلافت اور امامت کا ظل قطب مدار ﴿جسے قطب الاقطاب بھی کہا جاتا ہے﴾ اور قطب الارشاد کا منصب ہے، قطب مدار کے ساتھ تکوینی امور اور قطب الارشاد کے ساتھ تشریعی امور وابستہ ہوتے ہیں، حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے احوال و آثار پڑھنے والے جانتے ہیں کہ آپ کو منصب امامت و خلافت سے بھی سرفراز کیا گیا ہے اور کمالات ظلیہ سے نکل کر کمالات اصلیہ کے ساتھ بھی واصل ہوئے ہیں، اس کی تصریح خود آپ کے کلام بلاغت نظام میں بھی پائی جاتی ہے اس لیے آپ کو ''امام ربانی'' کے مبارک لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

﴿ناصر السنہ رضی اللہ عنہ﴾

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے لیے ناصر السنہ کا نام استعمال کیا ہے، آپ کے مکتوبات اور تعلیمات شاہد عادل ہیں کہ آپ نے ساری زندگی احیائے شریعت اور تائید سنت میں بسر فرمائی ہے، آپ فرماتے ہیں، ہمارے عمل کی حقیقت کیا ہے لیکن جو کچھ بھی ہم کو عطا کیا گیا ہے محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے سبب جانتا ہوں، مثلاً اگر کوئی امر کرم کا بہانہ ہو تو وہ سید الاولین و الآخرین صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہوگی کہ میں اس پر اپنے کام کا مدار سمجھتا ہوں، جو کچھ ہمیں دیا ہے وہ اسی اتباع کی راہ جزئیاً وکلیاً دیا ہے، ﴿زبدۃ المقامات، ۲۷۴﴾ اور فرماتے ہیں، بدعت و فجور کی تاریکیوں میں چراغ سنت کی روشنی کے بغیر نجات کی راہ نہیں پا سکتے ﴿ایضاً، ۲۸۱﴾ آپ اس حال کو جس میں سر مو بھی شریعت اور اہل سنت و جماعت کی رائے مخالفت ہوتی قبول نہ کرتے، اور فرماتے کہ احوال شریعت کے تابع ہیں، شریعت احوال کے تابع نہیں کیونکہ شریعت قطعی ہے اور وحی سے ثابت ہے، احوال ظنی ہیں جو کشف سے ثابت ہوتے ہیں، ﴿ایضاً، ۲۹۰﴾ آپ نے قدم قدم پر ترویج

Marfat.com

شریعت اور تائید سنت کا عملی مظاہرہ فرمایا، حضرت مولانا احمد یار خان بدایونی نے واقعہ لکھا ہے کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے ہر سنت پر عمل کیا، صرف ایک سنت رہ گئی، وہ یہ کہ آپ اپنے نواسے کو نہ کھلا سکے، آپ نے وصیت فرمائی کہ میرے وصال کے بعد میری صاحبزادی کے ہاں لڑکا ہوگا، اسے میری قبر پر چھوڑ دینا وہ میری قبر پر کھیل لے گا اس طرح یہ سنت بھی پوری ہو جائے گی، ﴿ملخصاً شرح مشکوۃ﴾ یہ کمال درجے کا التزام سنت آپ کی حیات طیبہ کا عظیم نشان ہے، آپ فرماتے ہیں: ہم نے خود کو شریعت میں ڈھال دیا ہے اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی روشن سنت کی خدمت میں ہم قائم ہیں۔ ﴿حضرات القدس، ۲:۱۷۰﴾

......﴿قامع البدعہ رضی اللہ عنہ﴾......

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے لیے ''قامع البدعہ'' کا نام بھی استعمال کیا ہے، ﴿تذکرہ مجدد الف ثانی، ۳۰۳﴾ قامع البدعہ کا معنی ہے بدعت کو مٹانے والا، آپ نے فرمایا ہے، یہ کیسی نعمت ہے کہ محبوں اور مخلصوں کی توجہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں میں کسی سنت کو زندہ کرنے کی طرف ہو جائے اور وہ منکرہ اور ناپسندیدہ بدعتوں میں سے کسی بدعت کو مٹانے پر کمر بستہ ہو جائیں، سنت و بدعت ایک دوسری کی ضد ہیں اور ایک کا وجود دوسری کی نفی کو مستلزم ہے، پس ایک کو زندہ کرنا دوسری کو مارنے کا مستلزم ہے یعنی سنت کو زندہ کرنا بدعت کو مٹانا اور اسی طرح بر عکس، ﴿مکتوبات، ۱:۲۵۵﴾ اور فرمایا، تمام سنن حق تعالیٰ کی پسندیدہ ہیں اور ان کی ضد یعنی بدعات شیطان کی پسندیدہ ہیں، آج بدعات کے پھیل جانے کے باعث یہ بات اکثر لوگوں پر گراں گزرے گی لیکن کل قیامت کو معلوم ہو جائے گا کہ راہ ہدایت پر ہم ہیں یا وہ۔ ﴿مکتوبات، ۱:۲۵۵﴾

83409

Marfat.com

سیف اللہ رضی اللہ عنہ

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے لیے "سیف اللہ" کا نام بھی استعمال کیا ہے، اس کا معنی ہے اللہ کی تلوار جو دشمنان اسلام کے سر پر مسلط ہے، آپ کے مکتوبات اور رسائل آج بھی دشمنان اسلام کے لیے قیامت ڈھا رہے ہیں، اپنے دور ظاہر میں آپ نے جس طرح وقت کے بادشاہوں کا مقابلہ کیا اور تن تنہا ہر باطل کے سامنے سینہ سپر ہو گئے کیا یہ لافانی کردار "سیف اللہ" ہونے کے لیے کافی نہیں، پھر اللہ کی تلوار کو کوئی طاقت توڑ نہیں سکتی بلکہ اس کی برق آسا قوتوں کے سامنے خود ٹوٹ جاتی ہے، زمانہ گواہ ہے کہ باطل کی ہر طاقت کے مقابلے میں آپ ہی فلاح یاب اور کامران رہے ؎

نہیں فقر و سلطنت میں کچھ امتیاز ایسا
وہ سپاہ کی تیغ بازی یہ نگاہ کی تیغ بازی

خاشع رضی اللہ عنہ

خاشع کا معنی ہے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا، حضرت خواجہ ہاشم کشمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، یہ آفتاب ولایت اپنے بزرگوار کی طرح ۹۷۱ھ میں طلوع ہوا، حضرت خود بھی تخمیناً یہی فرماتے ہیں، کلمہ 'خاشع' سے سن ولادت معلوم ہو سکتا ہے، ہاں ہاں خشیت الٰہی آپ کے رگ و ریشہ میں جاری تھی اس لیے ﴿زبدۃ المقامات، ۱۲۷﴾ تحدیث نعمت کے طور پر کوئی جملہ ادا بھی فرما دیتے تو فوراً اپنی عاجزی اور منکسر المزاجی کا اظہار بھی فرما دیتے، فرماتے ہیں، عمل صالح کو تکبر اس طرح تباہ کر دیتا ہے جس طرح لکڑی کو آگ تباہ کر دیتی ہے تکبر کا معاملہ یہ ہے کہ عامل کو اپنا عمل بہت اچھا لگتا ہے حالانکہ اسے چاہیے کہ اپنی پوشیدہ برائیوں اور خامیوں کو یاد کرتا رہے اور اپنی نیکیوں پر پردہ ڈالے بلکہ اپنی عبادتوں کو ادا کرنے سے شرمندہ رہے، ﴿حضرات

Marfat.com

القدس، ۲:۱۶۷﴾ فرماتے ہیں، جو کچھ ہمیں نہیں دیا گیا اس کی وجہ یہ ہے کہ حکم شریعت کی پیروی میں ہمارے اندر کوئی خامی رہ گئی ہوگی۔ ﴿ایضاً﴾

﴿فقیر رضی اللہ عنہ﴾

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے لیے فقیر کا لفظ بکثرت استعمال فرمایا ہے، اسم فقیر اور درویش تمام اولیا کے ہاں مستعمل ہے، بلکہ حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے بھی اس طرح دعا مانگی ہے: رب انی لما انزلت الی من خیرٍ فقیر ہ ، اے میرے پروردگار جو کچھ تو نے میری طرف خیر اتاری، بے شک میں اس کا فقیر ہوں، ﴿سورۃ القصص،۲۴﴾ یہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی اپنے لیے لفظ فقیر استعمال فرمایا ہے، یوں تو بزرگان دین اس لفظ کو بطور عجز و انکسار استعمال کرتے ہیں لیکن اس میں بھی ان کے کمالات و مقامات کا راز پوشیدہ ہوتا ہے، حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے ''شان فقیراں'' کس انداز سے بیان فرمائی ہے، فقیر لوگ اپنا وقت بے ہودہ زیب و زینت میں صرف نہیں کرتے، سرمایہ عمر کو بے فائدہ ملمع امور میں تلف نہیں کرتے، شریف سے خسیس کی طرف میلان نہیں کرتے اور محبوب کو چھوڑ کر مغضوب کی طرف توجہ نہیں کرتے اور اپنا ضمیر چرب اور شریں لقمے کے بدلے فروخت نہیں کرتے، باریک اور آراستہ لباس کے لیے غلامی اختیار نہیں کرتے، انہیں اس بات سے عار ہوتی ہے کہ شاہی تخت کے تعلقات سے آلودہ ہوں، وہ اس بات کو ننگ سمجھتے ہیں کہ ملک خداوندی میں لات و عزیٰ کا شریک بنائیں، وہ تو صرف دین خالص طلب کرتے ہیں وہ شرک کا غبار پسند نہیں فرماتے، ﴿مکتوبات: ۱:۱۷۴﴾

تخت سکندری پر وہ تھوکتے نہیں ہیں
بستر لگا ہوا ہے جن کا تیری گلی میں

Marfat.com

ایک دفعہ جہانگیر نے آپ کے لنگر خانے کے لیے کافی نذرانے کی پیشکش کی تو آپ نے فرمایا: ہمیں اس کی ضرورت نہیں کیونکہ ہم بارگاہ خدا کے فقیر ہیں، حضرت شیخ الاسلام خواجہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: لفظ فقیر میں 'ف' سے مراد فاقہ، 'ق' سے مراد قناعت، 'ی' سے مراد یاد الٰہی اور 'ر' سے مراد ریاضت ہے، جو شخص یہ سب کچھ بجالائے اسے فضل خدا، قرب مولا اور رحمت حق مل جاتی ہے، نہیں تو نصیحت، قہر، یاس اور رسوائی حاصل ہوتی ہے، ﴿ملفوظات شریفہ، ۴۵﴾ اقبال کہتے ہیں ۔

مسلماں آں فقیرے کج کلاہے ۔۔۔ رمید از سینہ او سوز آہے
دلش نالد چرا نالد نداند ۔۔۔ نگاہے یارسول اللہ نگاہے

......﴿عارفِ کامل رضی اللہ عنہ﴾......

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ عارف کامل ہیں جن کے عرفان وسلوک سے کروڑں عارفوں نے فیض حاصل کیا ہے، آپ نے عرفان وسلوک کے دریا بہا دیئے، آپ ارشاد فرماتے ہیں: اے فرزند! یہ وہ وقت ہے کہ اگلی امتوں میں ایسے ہر ظلمت وقت میں ایک اولوالعزم پیغمبر مبعوث ہوا کرتا تھا جو شریعت جدیدہ کی بنیاد قائم کرتا تھا لیکن یہ امت خیر الامم ہے اور اس کے پیغمبر برحق صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الرسل ہیں، اس کے علما کو انبیا بنی اسرائیل کا مظہر قرار دیا گیا ہے اور انبیا کی جگہ ایسے علما پر اکتفا کیا گیا ہے، اس لیے ہر صدی کے سرے پر اس امت کے علما میں سے ایک مجدد متعین کیا جاتا ہے جو شریعت کی احیا فرماتا ہے اور بالخصوص ہزار سال کے بعد کہ امم سابقہ میں تو اولوالعزم پیغمبر کی بعثت ہوا کرتی تھی اور عام پیغمبر پر ایسے زمانے میں اکتفا نہیں کیا جاتا تھا، اسی طرح ایسے وقت میں ایک ایسے عالم وعارف کی اس امت میں ضرورت ہے جو کامل المعرفت ہو اور جو امم سابقہ والے اولوالعزم پیغمبر کے قائم مقام ہو سکے، ﴿حضرات القدس، ۲:۷۲﴾ اس عظیم القدر اعزاز اور انعام سے بھی آپ کو سرفراز کیا گیا ہے،

Marfat.com

نواب صدیق حسن بھوپالی لکھتے ہیں، عالم عارف کامل ومکمل بود، طریقہ نقشبندیہ را امام عہد است و برائے صوفیہ در مسالک سلوک مجدد، مکتوباتش در سہ مجلدات دلیل واضح اند بر علو علم وکمال تبحر و در معرفت وبلوغ غایت مقامات ...... مرتبہ او در اولیا مثل مرتبہ اولوالعزم است در انبیاء ﴿خزینۃ الاصفیا﴾

...... ﴿خزینۃ الرحمہ رضی اللہ عنہ﴾ ......

اس اسم کا معنی ہے رحمت کا خزانہ، حضرت خواجہ بدر الدین سرہندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو خزینہ دار رحمت بنایا گیا جیسا کہ دفتر اول کے مکتوب ۳۱۱، میں ہائے دوچشمی کی حقیقت کے سلسلے میں ارشاد فرمایا ہے، ﴿حضرات القدس، ۲:۸۵﴾ مکتوب مذکور میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، اس حقیر کی بازگشت ہائے دوچشمی ہے، اب میرا مرجع و مقام بھی ہائے کی حقیقت ہے، یہ حقیقت وہی ہے جس کو غیب ہویت سے تعبیر کرتے ہیں، اور یہ حقیقت رحمت کا خزانہ ہے جو دنیا میں فراخ کیا ہوا ہے اور ننانوے حصے رحمت کے جو آخرت کے لیے ذخیرہ کیے ہوئے ہیں ان سب کا مستقر و مستودع یہی حقیقت ہے گویا اس کا ایک چشمہ دنیا کی رحمت کا خزانہ ہے اور اس کا دوسرا چشمہ آخرت کی رحمت کا گنجینہ ہے، ارحم الراحمین کی صفت اس حقیقت سے ظاہر ہوتی ہے، اس مقام میں جمال صرف کا ظہور ہے جس میں جلال کی ذرہ ملاوٹ نہیں۔

مژدہ اے اہل دل و مژدہ اے ارباب وفا
کہ مسیحا نفسے چارہ گرے پیدا شد

...... ﴿مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ﴾ ......

حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا شہرہ آفاق لقب جو آپ

Marfat.com

کے نام ذات پر بھی غالب آ گیا ہے وہ مجدد الف ثانی ہے، حضرت بابا طاہر ہمدانی کیا خوب فرماتے ہیں۔

موآں بحرم کہ در ظرف آمد ستم چوں منظر برسر حرف آمد ستم
بہر الفی الف قدی بر آیہ الف قدم کہ در الف آمد ستم

اللہ تعالیٰ نے آنجناب رضی اللہ عنہ کو مجدد الف ثانی بنایا، چنانچہ خود اس معاملے کی صراحت فرمائی ہے اور ایک مکتوب میں خصوصی علوم و معارف کے ذکر کے بعد اس طرح تحریر فرمایا ہے، یہ علوم مشکوٰۃ انوار نبوت سے مقتبس ہیں جو الف ثانی کی تجدید کے بعد محض تبعیت اور وراثت کے لحاظ سے تازہ ہوئے، ان علوم و معارف کا حاصل اس ہزارے کا مجدد ہے اور یہ بات ان لوگوں پر بخوبی روشن ہے جنہوں نے اس کے علوم و معارف کو دیکھا ہے جن کا تعلق اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات وافعال سے اور جن کا رشتہ احوال و مواجید وتجلیات وظہورات سے ہے...... واضح ہو کہ صدی کے سرے کا مجدد ہوا ہے لیکن صدی والا مجدد اور ہے اور الف والا مجدد اور ہے چنانچہ صدی اور ہزار میں جو فرق ہے ان مجددوں میں بھی وہی فرق ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ اور مجدد وہ ہے کہ جو کچھ اس مدت میں فیوض و برکات حاصل ہوتے ہیں اسی کے توسط سے ہوتے ہیں، اگرچہ اقطاب و اوتاد بھی اس وقت میں ہوتے ہیں اور بدلا اور نجبا بھی ہوا کرتے ہیں، ﴿مکتوبات ۲:۴﴾ ویسے فاضل اجل حضرت علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی آپ کے لیے مجدد الف ثانی کا لقب استعمال کیا ہے، اس کے بعد یہ لقب زبان زد عام ہو گیا گویا ضرب المثل بن گیا اور آج تک اسی لقب سے عرب وعجم کے معمورے سرشار نظر آتے ہیں، پھر یہ چرچا قیامت تک جاری و ساری رہے گا، اس راقم عاجز نے عرض کیا ہے۔

تیرے انوار تاباں یا مجدد
گلستاں در گلستاں یا مجدد

Marfat.com

مجمع البحار رضی اللہ عنہ

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ بزرگان دین کے پندرہ سلسلوں کے فیوضات سے اپنے والد بزرگوار رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعے مالا مال ہوئے، انہوں نے آپ کو ان تمام سلسلوں میں خلافت عطا فرمائی، آپ والد بزرگوار رحمۃ اللہ علیہ آپ سے سلسلہ نقشبندیہ کی تعریف کیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ یہ ملک ہندوستان اس طرح کے بزرگوں سے خالی ہے اور افسوس ہے کہ ہم کو اس سلسلہ عالیہ سے استفادہ کا موقع نہ مل سکا، ان کی یہ خواہش حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی صورت میں پوری ہو گئی، جب آپ سلسلہ نقشبندیہ میں داخل ہوئے اور کمال درجے کا عرفان حاصل کیا تو گویا سولہ سلسلوں کے مرکز ومحور بن کر اجاگر ہوئے، تاریخ ولایت میں یہ مقام بھی شاید ہی کسی بزرگ کو حاصل ہوا ہو کہ وہ بیک وقت اتنے دریاؤں کو جمع کرنے والا ہو، آپ تمام اولیائے امت کے محبوب ٹھہرے جیسا کہ جواہر مجددیہ میں مرقوم ہے، شیخ ابوالحسن چشتی رحمۃ اللہ علیہ آپ کی ولادت کے وقت سرہند شریف میں موجود تھے، انہوں نے دیکھا کہ تمام انبیا و اولیا جمع ہیں، ایک بزرگ نے منبر پر چڑھ کر بیان کیا کہ جس قدر کمالات اس وقت تک علیحدہ علیحدہ اور اولیا کو دیئے گئے تھے، آپ کو اس کا مجموعہ عطا کیا گیا ہے، شیخ عبدالعزیز چشتی خلیفہ حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا کہ ملائک کا ہجوم ہے اور سب آپ کے فضائل بیان کر رہے ہیں۔

ولی برحق رضی اللہ عنہ

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ ولایت صغریٰ، ولایت کبریٰ اور ولایت علیا کے اسرار ورموز سے مشرف ہوئے اور ان ولایات ثلاثہ کے مدارج پر فائز ہوئے بلکہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال اتباع کی وجہ سے ایسے مقام سے جو مقام رضا سے بالاتر ہے ممتاز فرمایا گیا جیسا کہ آپ نے دفتر دوم کے مکتوب نمبر سات میں تحریر

Marfat.com

فرمایا ہے، آپ پر علم الیقین اور حق الیقین جو دیگر اصحاب کو عطا ہوا ظاہر کیا گیا، دوسرے اولیا جس کو حق الیقین فرماتے ہیں وہ آپ کے نزدیک علم الیقین کا جزو ہے، اس سے آپ کی استعداد ولایت کا اندازہ لگانا چاہیے، آپ پر مقامات جبی اور مقامات وجودی ظاہر کیے گئے، آپ فرماتے ہیں، میرا خیال ہے میری پیدائش سے یہ مقصود ہے کہ ولایت محمدی ولایت ابراہیمی کے رنگ سے رنگی جائے اور اس ولایت کا حسن ملاحت اس ولایت کے جمال صباحت کے ساتھ مل جائے، حدیث شریف میں آیا ہے کہ میرے بھائی یوسف صبیح ہیں اور میں ملیح ہوں اور اس انصباغ اور امتزاج سے محبوبیت محمدیہ کا مقام درجہ بلند تک پہنچ جائے، ﴿مکتوبات، ۲:۶﴾ آپ کو کمالات نبوت اور کمالات ولایت سے سرشار کیا گیا اسی لیے آپ ولایت کے اہم ترین درجات قطب الارشاد وغیرہ سے موصوف ہوئے، کمالات ولایت میں آپ نے اپنے آپ کو حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا نائب مناب قرار دیا ہے ﴿مکتوبات، ۳:۱۲۳﴾ آپ فرماتے ہیں، جب کوئی ایسا عارف جس کی معرفت مکمل تر اور جس کا حضور کامل تر ہو اس مقام تک پہنچتا ہے جس کا وجود نادر ہے اور مرتبہ کے لحاظ سے شریف تر ہے تو ایسا عارف تمام جہانوں اور تمام ظہورات کا قلب بن جاتا ہے، یہی شخص ولایت محمدیہ کا صحیح حقدار اور دعوات مصطفویہ کے ساتھ شرف افروز ہوتا ہے، چنانچہ اقطاب واوتاد اور ابدال سب اس کے دائرہ ولایت کے تحت داخل ہوتے ہیں اور افراد، آحاد اور اولیا کے تمام گروہ اس کے انوار ہدایت کے ماتحت مندرج ہوتے ہیں کیونکہ وہی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا قائم مقام ہوتا ہے اور حبیب خدا کا ہدایت یافتہ ہوتا ہے، ﴿زبدۃ المقامات، ۲۶۸﴾ آپ کو ولایت میں اس قدر رسوخ کامل حاصل ہوا کہ فرماتے ہیں، اس چند روزہ صحت کے زمانے میں جو مجھے حاصل ہوئی ہے ہر کمال جو ﴿انبیا اور صحابہ کے بعد﴾ بنی نوع انسان کے لیے ممکن ہو سکتا ہے اور تصور میں آ سکتا ہے اللہ تعالیٰ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل میں مجھے عطا فرما دیا ہے، ﴿ایضاً، ۳۸۷﴾ آپ کے

Marfat.com

اس ارشاد سے مخدوم زادگان پریشان ہو گئے کیونکہ یہ آپ نے اپنے سانحہ ارتحال کی طرف اشارہ فرمایا تھا ؎

زمشک زلف تو بوئے شب فراق آمد

عالم راسخ رضی اللہ عنہ

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو عالم راسخ کے نام سے بھی پکارا گیا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو متشابہات و مقطعات کا علم عطا فرمایا ہے، فرماتے ہیں، آخر کار اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ان متشابہات کی تاویلات میں سے ایک شمہ مجھ فقیر پر ظاہر فرمایا اور اس بحر محیط کی نہر اس مسکین کی زمین استعداد میں کشادہ فرمادی، جب مجھے معلوم ہوا کہ علمائے راسخین کو متشابہات اور مقطعات کی تاویلات میں وافر نصیب حاصل ہے، پھر فرماتے ہیں، علم متشابہات صرف رسولوں سے مخصوص ہے مگر امت کی ایک بہت ہی کم تعداد محض تبعیت اور وراثت کے طور پر اس علم سے بہرہ مند ہوئی ہے، (حضرات القدس) حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت اصرار کر کے متشابہات و مقطعات کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے صرف حرف ق کے اسرار کا اظہار کیا جس سے حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کے ہوش اڑ گئے۔ (ایضاً)

کثیر العلم رضی اللہ عنہ

حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے لیے کثیر العلم کا اسم مبارک بھی استعمال فرمایا ہے جسکا مطلب ہے بہت زیادہ علم کا مالک، آپ قرآن وحدیث، فقہ و کلام، تصوف و طریقت کے علاوہ علم لدنی اور علم آسمانی کی دولتوں سے سرشار تھے، علم لدنی آپ نے حضرت خضر علیہ السلام سے حاصل کیا اور عالم آسمانی حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ سے وصول کیا، انہوں نے واقعے میں تشریف لا کر فرمایا، میں آیا ہوں تاکہ تم کو علم سماوات کی تعلیم دوں (مکتوبات، ۷:۱) آپ فرماتے ہیں، علوم و معارف بہت عظیم

Marfat.com

نشانیوں میں سے ہیں اور خوارق میں بہت بلند مقام رکھتے ہیں اسی لیے معجزہ قرآنی تمام معجزات سے زیادہ قوی اور پائیدار ہوا، آنکھیں کھول کر دیکھو کہ یہ تمام علوم و معارف جو ابر نیساں کی طرح برس رہے ہیں کہاں سے آتے ہیں، یہ علوم جو اس کثرت سے آتے ہیں اور بال برابر بھی علوم شرعیہ سے انحراف کی گنجائش نہیں رکھتے اپنے اندر خاص نشانیاں رکھتے ہیں، ہمارے خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ تمہارے تمام علوم صحیح ہیں، ﴿مکتوبات، ۱:۱۰۷﴾

انہی علوم و معارف کی کثرت کو دیکھ کر حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ نے گواہی دی تھی کہ آپ کثیر العلم انسان ہیں، شیخ بزرگوار کی گواہی کے ہوتے ہوئے کسی اور سے تصدیق کی کیا حاجت رہ جاتی ہے لیکن یہاں تو ہزارہ دوم کے کثیر علما اور اولیا آپ کے کثیر العلم ہونے کا دم بھرتے نظر آتے ہیں، حضرت قدوۃ العرفا میر مومن بلخی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ معارف کا مطالعہ کیا تو وجد میں آ کر فرمانے لگے اگر سلطان العارفین اور سید الطائفہ اس وقت ہوتے تو وہ بھی اس بزرگ کی خدمت میں بیٹھتے، ﴿حضرات القدس، ۲:۶۵﴾ ایک باعمل عالم کا قول ہے کہ آپ کے رسالے سب کے سب تصنیفات ہیں، ﴿ایضاً﴾ آپ کی کثرت علم کا اس سے اندازہ لگائیں کہ فیضی اور ابو الفضل جیسے معاصر علما بھی آپ کے سامنے دم بخود ہو گئے، جب کتب حدیث کی سند حاصل کی فرمایا، محسوس ہوتا ہے کہ مجھے طبقہ محدثین میں داخل کر دیا گیا ہے، علوم فقہ اور ان کی جزئیات پر بھی آپ کو مکمل عبور حاصل تھا۔

﴿قوی العمل رضی اللہ عنہ﴾

حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے لیے قوی العمل کا نام بھی استعمال فرمایا ہے جسکا معنی ہے، بہت زیادہ عمل کا حامل، آپ نے واقعی شریعت و سنت کی اتباع میں بہت مضبوط عمل کا مظاہرہ فرمایا، صرف ایک مثال دیکھئے، ایک بار آپ

Marfat.com

نفلی روزے رکھ رہے تھے، کسی نے دریافت کیا کہ آپ یہ روزے کس لیے رکھ رہے ہیں، آپ نے فرمایا احتیاط کے طور پر قضا روزے رکھ رہا ہوں کیونکہ ماہ رمضان میں دن کے وقت استنجا کرنے کا اتفاق ہوا تھا تو اس خیال سے کہ پانی استعمال کرنا پڑا تھا تو احتیاط سے قضا روزے رکھ رہا ہوں، ﴿حضرات القدس، ۲:۱۶۵﴾ فرماتے ہیں، شرم آتی ہے کہ انفرادی نماز میں قوت واستطاعت کے باوجود رکوع وسجود میں کم تسبیحات پڑھی جائیں، ﴿ایضاً﴾ جب اولیا تلوین سے تمکین میں آجاتے ہیں تو پھر وہ کثرت اطاعات میں لگ جاتے ہیں اور اس وقت ان کی ترقیوں کا دارومدار کثرت اعمال ہی پر ہوتا ہے ﴿ایضاً، ۱۶۶﴾ آپ ہمیشہ اپنے مریدوں کو کثرت ذکر، دوام حضور اور مراقبہ کی پابندی کے لیے ترغیب دلایا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ یہ دنیا دار عمل ہے اور کھیتی بونے اور اس کے لیے کام کرنے کی جگہ ہے، اس لیے حضور باطن کو ظاہری آداب و اعمال کے ساتھ اپنے کام میں لگائے رکھو۔ ﴿حضرات القدس، ۲:۱۶۵﴾

...... ﴿محبوب صمدانی رضی اللہ عنہ﴾ ......

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ محمدی المشرب بزرگ ہیں اور آپ کی صورت وسیرت پر محبوبیت کا غلبہ ہے آپ کا ارشاد ہے: یہ فقیر چونکہ ولایت محمدی اور ولایت موسوی کا پروردہ ہے اور مقام ملاحت میں موطن ومسکن رکھتا ہے لہذا ولایت محمدی کے غلبہ محبت کے باعث نسبت محبوبیت غالب اور نسبت محبیت مغلوب اور مستور ہے، ﴿مکتوبات، ۳:۹۵﴾

ازیں افیون کہ ساقی در مے افگند
حریفاں را نہ سر ماند و نہ دستار

یہ آپ کی شان محبوبیت کا اکرام ہے کہ ہر جگہ آپ کا ذکر ہو رہا ہے جس طرح کہ حدیث صحیح سے مستفاد ہے، جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو اپنا محبوب بنالیتا ہے آفاق

Marfat.com

س کے تذکار میں گم دکھائی دیتے ہیں اور اذکر کم کی تفسیر رونما ہو جاتی ہے، حضرت علامہ محمد غوث مانڈوی نے آپ کو "بالانشین مسند محبوبیت، صدر آرائے محفل وحدانیت، خدیو مقام فردیت اور صاحب مرتبہ قطبیت" کے القاب سے یاد کیا ہے، ﴿اذکار الابرار، ۵۳۴﴾

......﴿امام الطریقہ رضی اللہ عنہ﴾......

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے بنیادی طور پر سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت فرمائی اور اس سلسلہ عالیہ کا سلوک و عرفان حاصل کیا لیکن اپنی بے پناہ استعداد باطنی سے اس سلسلہ عالیہ کو مزید کمالات و فیوضات کے ساتھ آگے بڑھایا لہذا آپ امام الطریقہ قرار دیئے گئے، آپ کا طریقہ جامع شریعت و طریقت ہے اور اسمیں مقامات ولایت کے علاوہ کمالات نبوت بھی شامل ہیں، ﴿جواہر مجددیہ، ۴۳﴾ آپ فرماتے ہیں، یہ ہے وہ طریقہ جس سے حق تعالیٰ نے اس فقیر کو ممتاز فرمایا ہے، بدایت سے نہایت تک اور اس طریقے کی بنیاد نسبت نقشبندیہ ہے جس میں نہایت درج ہے بدایت میں، اسی بنیاد پر عمارتیں بنائیں گئی ہیں اور محل بنائے گئے ہیں، اگر یہی بنیاد نہ ہوتی تو معاملہ یہاں تک نہ بڑھتا، تخم بخارہ اور سمرقند سے لایا گیا ہے اور اس کو سرہند کی زمین میں بویا گیا ہے، اس کا خمیر حرمین شریفین سے ہے اور اللہ پاک کے فضل کے پانی سے اس زمین کو برسوں سیراب کیا گیا ہے اور احسان کی تربیت سے اس کی پرورش کی گئی ہے جب وہ کھیتی کمال کو پہنچی تو ان علوم و معارف کے پھل حاصل ہوئے، ﴿مکتوبات، ۱:۱۰۷﴾ چنانچہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ میں تمام سلسلوں اور ولایتوں کا فیض موجود ہے، جو مجددی ہے وہ قادری، چشتی، سہروردی، کبروی، اور فاروقی بھی ہے۔

کیا اولیا میں شان مجدد بلند ہے
قطبوں میں اور غوثوں میں وہ ارجمند ہے

Marfat.com

صدیق پر عروج تو مجدد پہ ہے نزول
کیا مستند یہ سلسلہ نقشبند ہے

...... اولوالعزم رضی اللہ عنہ ......

اولوالعزم کا مطلب ہے عزم واستقامت کا پیکر مجسم، حضرت علامہ قاضی ثناءاللہ پانی پتی مظہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، جب پہلا ہزارہ گزر گیا اور ایک اولوالعزم مرد کامل کی باری آئی تو اللہ تعالیٰ نے اپنی عادت قدیمہ کے تحت دوسرے ہزارے کے لیے ایک مجدد پیدا فرمایا کہ تمام اولیا میں ان جیسا اولوالعزم مجدد کوئی نہ ہوگا، اس کو نبیوں، رسولوں اور رسول کریم کی طینت سے پیدا فرمایا اور وہ مقامات وکمالات عطا فرمائے گئے جو کسی نے نہ دیکھے تھے اور آخر زمانے میں اس کے طفیل یہ کمالات عام اور ظاہر کیے گئے، (ارشاد الطالبین، ۶۳)

...... منتظر رضی اللہ عنہ ......

منتظر کا مطلب ہے جسکا انتظار کیا گیا، مستند روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ بڑے بڑے اولیا کرام نے آپ کی آمد آمد کی پیش گوئیاں بیان فرمائیں اور ہندوستان کے مشائخ کبار آپ کا انتظار کرتے رہے، حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنا خرقہ مبارکہ اپنے کمالات سے مملو کر کے اپنے صاحبزادے سید عبد الرزاق قادری رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد فرمایا اور فرمایا کہ پانچ سو سال کے بعد عالم میں شرک وبدعت پھیل جائے گی، ایک بزرگ وحید امت پیدا ہوگا اور دنیا سے شرک والحاد کو نابود کر دے گا اور دین محمدی کو نئے سرے سے تازگی بخشے گا، اس کی صحبت کیمیائے سعادت ہوگی، اس کے صاحبزادہ صاحب اور خلفا بارگاہ احدیت کے صدر نشین ہوں گے، یہ خرقہ مبارکہ ان کی امانت ہے، پھر وہ خرقہ مبارکہ آپ کی اولاد سے ہوتا ہوا حضرت شاہ سکندری قادری رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچ گیا،

Marfat.com

اس طرح حضرت خواجہ احمد جام، حضرت خواجہ دوؤد قیصری، حضرت خلیل اللہ چشتی، حضرت شیخ سلیم چشتی، حضرت شیخ نظام نارنونی، حضرت شیخ عبداللہ سہروردی رحمۃ اللہ علیہم جیسے بزرگوں نے آپ کی خوشخبری عطا فرمائی، اولیائے وقت جب توجہ باطنی فرماتے تو الہام ہوتا کہ ایک امام وقت مجدد اسلام کا ظہور ہوگا اور سب بددینی اور ضلالت کو دور فرما دے گا اور قیامت تک اس کا نور باقی رہے گا، حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مخدوم عبدالاحد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی پیشانی دیکھ کر فرمایا، یہاں ایک ولی برحق کا نور جلوہ گر ہے، اس سے مشرق و مغرب روشن ہوں گے، بدعت وضلالت دور ہوگی، میں اگر اس وقت تک زندہ رہا تو اس کو وسیلہ قرب الٰہی گردانوں گا، ﴿ملخصا جواہر مجددیہ، ۱۹﴾ اس طرح اہل نجوم نے پیش گوئیاں کیں اور اراکین سلطنت کو آپ کے متعلق خوابیں دکھائی دیں جنکی تعبیر خواجہ کبیر اولیا رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بیان کی کہ سرہند سے جو نور کا ظہور دیکھا ہے وہ کسی ولی برحق کی ولادت ہے اور بگولوں کا دور ہونا اور بچھوؤں کا مارا جانا کفر و بدعت کا دور ہونا ہے۔

آں مجدد کہ جہاں منتظر او بود
شکر صد شکر کہ آں منتظرے پیدا شد

رفیع المناقب رضی اللہ عنہ

حضرت خواجہ ہاشم کشمی رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف اسماء اور القاب سے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ وصال نکالی ہے، ان میں ایک اسم اور لقب رفیع المناقب بھی ہے جسکا مطلب ہے بہت بلند شانوں عظمتوں اور منقبتوں والا، آپ کے خلفا اور اس عہد کے علما نے آپ کے مکتوبات اور دیگر شواہد و آثار کو ملاحظہ کر کے بہت سے مناقب جمع کیے ہیں جن میں سے چند یہاں درج کیے جاتے ہیں:

☆ ...... آپ کے ظہور کی آپ کے والد بزرگوار کو قبل از وقت بشارت عطا فرمائی گئی۔

Marfat.com

☆ ......آپ مختون پیدا ہوئے۔

☆ ......اولیائے امت نے جمع ہو کر آپ کی والدہ کو مبارک باد دی اور آپ کے مدارج عالیہ بیان فرمائے۔

☆ ......آپ عام بچوں کی طرح گریہ وزاری نہیں کرتے تھے، ہر وقت مسکراتے رہتے، کبھی برہنہ نہ ہوتے، آپ کا بدن یا کپڑا کبھی نجس نہیں ہوتا تھا۔

☆ ......آپ نے صرف چار واسطوں سے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مصافحے کا شرف حاصل کیا جن میں ایک صاحب جن تھے۔

☆ ......آپ کا تجدیدی کارنامہ تمام مجددین کرام کے کارناموں سے منفرد تھا۔

☆ ......آپ کلام وعرفان میں منصب امامت اور درجہ اجتہاد پر فائز ہیں۔

☆ ......آپ کا فیضان نظر الف ثانی یعنی دوسرے ہزارے کی وسعتوں میں پھیلا ہوا ہے۔

☆ ......آپ کے بیان کردہ عقائد ونظریات بارگاہ رسالت ﷺ میں درجہ قبولیت حاصل کر چکے ہیں۔

☆ ......آپ کی آمد کی بشارت صلہ کے نام سے خود سرور کائنات ﷺ نے عطا فرمائی اور یہ نام آپ سے قبل امت کے کسی فرد نے بھی اپنے لیے استعمال نہیں کیا۔

☆ ......حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ آپ مرید نہیں میری مراد اور محبوب ہیں۔

☆ ......مزید فرمایا، صحابہ اور تابعین کے بعد آپ جیسی ہستیاں چند ہی گزری ہیں۔

☆ ......مزید فرمایا، شیخ احمد جیسی ہستی آج اس آسمان کے نیچے اور کوئی نہیں۔

☆ ......مزید فرمایا، آپ تو ایک آفتاب ہیں جس کی روشنی میں ہمارے جیسے کتنے ہی ستارے گم ہیں۔

☆ ......مزید فرمایا، مجھے آپ کے ذریعے ہی روشن ہوا کہ توحید وجودی ایک تنگ

Marfat.com

کو چہ ہے۔

★......حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی، حضرت علامہ عبد الحکیم سیالکوٹی اور شیخ محمد حسن نموتی جیسے بزرگوں نے آپ کو علم و عرفان کا گوہر یکتا تسلیم کیا ہے۔

★......آپ کی نسبت شریفہ حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کو بھی حاصل ہوگی۔

★......آپ کی برکت سے ہندوستان اور دیگر بلاد اسلامیہ میں روحانی انقلاب پیدا ہوا، آپ کے خلفا ساری دنیا میں پھیل کر آپ کے پیغام حق سے مخلوق خدا کو سیراب کرنے لگے۔

......﴿مرشد رضی اللہ عنہ﴾......

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ مسند ارشاد پر متمکن ہوئے اور ایک جہان کے رشد و ہدایت کا سامان بن گئے اس لیے آپ کے لیے مرشد کا لقب بالکل بجا ہے، دور و نزدیک کے لوگ لاکھوں تعداد میں آپ کے آستانے پر آنے لگے، آپ نے اپنے بھائی شیخ مودود کو ایک مکتوب گرامی میں اس حقیقت سے آگاہ کیا ہے، بہت سے مشائخ نے اپنے سجادے چھوڑ کر آپ کی غلامی اختیار کی اور پایہ تکمیل تک پہنچے، فرماتے ہیں، ایک روز ایک درویش اپنے حلقہ یاراں میں بیٹھا ہوا تھا اور اپنی خرابیوں پر نظر تھی، اس اثنا میں اس دور افتادہ کو مذلت کی خاک سے اٹھایا گیا اور یہ ندا اس کے باطن میں کی گئی کہ میں نے تجھے بخش دیا اور جو لوگ قیامت تک بالواسطہ یا بلا واسطہ میری طرف تیرا واسطہ پکڑیں گے ان کو بخش دیا، یہ بشارت بار بار سنائی یہاں تک کہ شک کی گنجائش نہ رہی بعد ازاں اس واقعے کے اظہار کا حکم دیا گیا، ﴿مبدا و معاد﴾ آپ یہ بھی فرماتے ہیں، کہ مرد و زن جو بالواسطہ یا بلا واسطہ ہمارے طریقہ میں داخل ہوئے ہیں یا قیامت تک ہوں گے وہ سب ہمیں دکھائے گئے ہیں اور ہر ایک کا نام و نسب اور مولد و مسکن ہمیں بتایا گیا ہے، اگر ہم چاہیں تو

Marfat.com

ایک ایک کو بیان کردیں، ﴿تذکرہ مشائخ نقشبندیہ، ۲۱۱﴾

......﴿امامِ محققین رضی اللہ عنہ﴾......

حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے متعلقین سے فرمایا کہ تم ''امامِ محققین'' کی خدمت میں جاؤ اور جس قسم کے شغل کا حکم وہ دیں اسی طریقے کے مطابق مشغول رہو اور ان کی خدمت میں ہماری تعظیم نہ کرو اپنی توجہ کو ہماری طرف مبذول نہ کرو، ﴿زبدۃ المقامات، ۲۲۳﴾ یہ حضرت خواجہ محمد نعمان رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے جو انہوں نے مخدوم زادہ حضرت خواجہ معصوم سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی بیاض میں اپنے دستخط سے رقم فرمایا تھا، اس بیان سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے لیے امام المحققین کا نام بھی استعمال بھی کیا جاتا تھا جسکا مطلب ہے علم وعرفان کے میدان میں تحقیق کرنے والوں کا پیشوا، یعنی سب سے بڑا محقق، الف ثانی میں یہ نام بلند واقعی آپ کے لیے ہی مناسب ہے اور پھر پیر بزرگوار کی زبان حق ترجمان سے نکلا ہے جو یقیناً زیادہ باعث برکت ہے۔

......﴿خلیفۃ اللہ رضی اللہ عنہ﴾......

اللہ تعالیٰ نے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو کمالات ولایت کا بلند ترین مقام خلافت بھی عطا فرمایا، آپ نے اپنے مخدوم زادے حضرت خواجہ معصوم سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے نام ایک مکتوب گرامی میں رقم فرمایا ہے، عادت اللہ اس طرح جاری ہے کہ عرصہ دراز کے بعد کسی خوش نصیب کو فنائے اتم کے بعد بقائے اکمل عطا فرماتے ہیں، یعنی اپنی ذات مقدس کا ایک نمونہ اس کو عنایت فرماتے ہیں اور اس کا قیام اب ذات کے ساتھ ہو جاتا ہے، یہاں پہنچ کر انسانی کمالات ختم ہو جاتے ہیں اور انسان کی خلافت کا راز محقق ہو جاتا ہے یعنی اس مقام پر انسان خلیفۃ اللہ بن جاتا ہے، ﴿مکتوب ۸۰: ۳ ملخصا﴾

Marfat.com

اسی مقام سے ہے آدم ظل سبحانی

آپ نے یہ بھی تصریح فرمائی ہے کہ یہ جو ہم نے کہا ہے کہ ذات اقدس کا نمونہ اس کو عطا کرتے ہیں، میدان عبادت کی تنگی کے باعث ہے ورنہ نمونہ کی وہاں کیا گنجائش ہے اور وہ کونسی چیز ہے جو اس کی صورت پر ہو سکے، صورت کی بھی وہاں مجال نہیں، جاننا چاہیے کہ اس قسم کے بزرگ ایک زمانہ میں متعدد نہیں ہوتے متعدد قرنوں کے بعد ایک ہوتا ہے تو پھر ایک زمانہ میں متعدد کس طرح ہو سکتے ہیں، اگر اس قسم کی دولت کے ظہور کی مدت مقرر کی جائے تو شاید ہی کوئی اعتبار کرے۔ (ایضاً)

مجتبیٰ رضی اللہ عنہ

مجتبیٰ کا معنی ہے چنا ہوا، حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، اگرچہ سلسلہ نقشبندیہ میں میرے پیر عبدالباقی ہیں لیکن میری تربیت اللہ الباقی کی طرف سے ہے، میں نے اللہ کے فضل سے تربیت حاصل کی ہے اور راہ اجتبا پر چلا ہوں، میرا سلسلہ رحمانی ہے۔ (حضرات القدس، ۲:۱۴۱) پھر ایک مقام پر فرماتے ہیں، بے شک اجتبا کا راستہ انبیا کرام سے مخصوص ہے اور امتوں کو دوسرے کمالات کی طرح کمال سے بھی ان کی تبعیت کی وجہ سے حصہ مل جاتا ہے، یہ بات نہیں کہ امتوں کو مطلق اس سے کوئی حصہ نہیں ملتا کیونکہ یہ غیر واقع ہے۔ (ایضاً، ۱۴۲)

اُویسی رضی اللہ عنہ

آپ فرماتے ہیں، اگرچہ میں اویسی ہوں لیکن میرا مربی حاضر و ناظر ہے۔ (مکتوبات، ۳:۸۷) اویسی روحانیوں کے پروردہ اور تربیت یافتہ انسان کو کہتے ہیں، بعض حضرات نے اس پر اعتراض کیا کہ آپ نے اپنے مرشد ظاہر کا انکار کیا ہے تو آپ نے اس کا جواب عطا فرمایا، میرے مخدوم! خود کو اویسی کہنا اپنے مرشد ظاہر سے انکار نہیں ہے کیونکہ اویسی تو وہ ہے جس کی تربیت میں روحانیوں کا دخل ہو،

Marfat.com

حضرت خواجہ احرار رحمۃ اللہ علیہ اپنے پیر ظاہر کے باوجود خود کو اویسی کہتے تھے کیونکہ ان کو حضرت خواجہ نقشبند بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی روحانیت سے امداد پہنچی تھی، اس طرح حضرت خواجہ نقشبند بخاری رحمۃ اللہ علیہ بھی پیر ظاہر کے باوجود اویسی تھے کیونکہ ان کو حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ کی روحانیت سے مدد حاصل تھی، پھر خصوصیت سے وہ شخص جو اویسی ہونے کے ساتھ ہی اپنے پیر ظاہر کا اقرار بھی کر رہا ہے اس پر زبردستی اپنے پیر ظاہر کے انکار کا الزام لگانا کہاں کا انصاف ہے۔ ﴿مکتوبات، ۱۲۱:۳﴾

...... ﴿حبیب رضی اللہ عنہ﴾ ......

حضرت مولانا محمد صادق کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی تاریخ وصال اس مشہور جملے سے اخذ کی ہے، "الموت ھو جسر یوصل الحبیب الی الحبیب" موت ایک پل ہے جو یار کو یار کے ساتھ ملا دیتا ہے، اس جملے سے ۱۰۳۴ عدد نکلتے ہیں اور یہی آپ کا سن وصال ہے، آپ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور متابعت کو جو درجہ نصیب تھا اس کو سامنے رکھا جائے تو یقیناً آپ وراثت رسول کی مناسبت سے حبیب کے بھی مستحق ہیں۔

...... ﴿وارثُ الرسُول رضی اللہ عنہ﴾ ......

حضرت خواجہ ہاشم کشمی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی بارگاہ میں اس طرح خراج عقیدت پیش کیا ہے۔

یا ایھا الانام لقد سافر الامام
من کان باب خدمة عروة القبُول
العارف الّذی وَھَب ربّه الهٗ
حال الّتی تحیّر فی شانها العقول
لما اصاب ارث رسول بحقه
فا کتب لعام رحلته وارث الرسول

Marfat.com

یہاں ''وارث الرسول'' کے مبارک لفظ سے آپ کا سن وصال ۱۰۳۴ھ وصول ہوتا ہے۔آپ واقعی ہر اعتبار سے وارث الرسول ہیں کیونکہ آپ کو شریعت ،معرفت اور حقیقت کے علوم ومعارف کے بیش بہا خزانے عطا کیے گئے یہاں تک کہ آپ کے سینے میں متشابہات ومقطعات کے اسرار کی ایک نہر جاری فرمائی گئی، حضرت شیخ امین کردی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں،انبیا کرام علیہم السلام سے دو قسم کے علم ظاہر ہوئے ،علم الکلام اور علم الاسرار،وارث وہ ہے جو ہر نوع میں وارث ہو آپ عالم مطلق صحیح وراث ہیں کیونکہ آپ کو علم وعرفان کی ہر نوع سے نصیب وافر میسر ہے،

(تہذیب المواہب السرمدیہ،۱۱۱)

تہنیت رفت زگیتی بہ سماواتِ علٰی
نائب احمد مرسل بشرے پیدا شد
شکر کز قلزم انوارِ رسولِ عربی
احمد ہندی والا گہرے پیدا شد

خیر الاولیا رضی اللہ عنہ

حضرت خواجہ ہاشم کشمی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو ''خیر الاولیا'' کے لقب سے بھی یاد کیا ہے یعنی اولیا کرام میں بہترین ولی ،آپ واقعی الف ثانی کے دورانیے میں خیر الاولیا کے لقب کے مستحق ہیں ،حضرت علامہ اقبال فرماتے ہیں کہ ہندوستان میں جتنے بھی اولیا آئے ان میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا مقام زیادہ ہے، بادشاہوں میں اورنگ زیب اور شاعروں میں مرزا بیدلؔ کا کوئی ثانی نہیں ،حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک مکتوب ،۸۳ میں آپ کو اس طرح مخاطب فرمایا ہے،اللہ پاک آپ کو کمال واکمال کے مرتبے تک پہنچائے ،بزرگوں کے پیالے سے کچھ زمین کو بھی حصہ ملتا ہے،یہ ایک حقیقت ہے، میں تکلف میں نہیں لکھتا،پیر

Marfat.com

انصاری عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں شیخ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کا مرید ہوں لیکن اگر وہ اس زمانے میں زندہ ہوتے تو باوجود پیر ہونے کے میرے مرید ہوتے، جب ایسے مستغنی عن الصفات بزرگوں کی صفت کا یہ حال ہے تو پھر ہم جیسے گرفتاران آثار وصفات کیوں نہ آپ کی طلب گاری کے لوازم پر جان چھڑکیں اور جس جگہ سے مشام جان میں خوشبو آئے اس کے پیچھے کیوں نہ جائیں، فی الحال ہمارے توقف اور خاموشی کی وجہ استغنایا بے پرواہی نہیں لیکن یہ کرم واحسان کے انتظار کی وجہ سے ہے

شاہ دیں ہے کرم پر آمادہ
اب قناعت پہ اکتفا کیوں ہو

حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ نے ہندوستان تشریف لانے کے لیے استخارہ کیا تو انہیں ایک پرندہ نظر آیا جسے آپ نے اپنا لعاب دہن عطا کیا اور اس نے آپ کے منہ میں شکر ڈالی، اس کی تعبیر آپ نے اپنے شیخ کریم حضرت خواجگی امکنگی رحمۃ اللہ علیہ کو سنائی کہ ہندوستان کا کوئی بزرگ مجھ سے تعلق قائم کرے گا اور اس کے معارف سے مجھے بھی فائدہ حاصل ہوگا، اس پر شیخ کریم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، ایک عرصے سے ہمارے بزرگ اس بزرگ کے انتظار میں ہیں، جلدی کرو اور اس بزرگ کو پکڑو، معلوم ہوا کہ وہ بزرگ تمہارے دامن سے پرواز حاصل کرے گا، ﴿حضرات القدس، ۲:۴۰﴾ یہ تمام جملے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مشائخ آپ کے لیے استعمال کر رہے ہیں، یہاں آپ کے مریدوں کا جان بوجھ کر ذکر نہیں کیا گیا تاکہ کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ مرید تو اپنے پیر کا ذکر اس طریقے سے کرتے ہیں، وہ شخصیت کیوں نہ خیر الاولیا ہوگی جس کے مشائخ نے اس کی عظمتوں اور رفعتوں کو سلام بھیجا ہے، ایک اور متقدم بزرگ شیخ خلیل اللہ بدخشی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالے میں لکھا ہے، ہندوستان میں ایک بزرگ پیدا ہوں گے جو اپنے زمانے میں بے نظیر ہوں

Marfat.com

گے، افسوس کہ میں اس وقت زندہ نہ رہوں گا۔ ﴿حضرات القدس ۳۹:۲﴾

حضرت شیخ محمد امین اللہ بن فتح اللہ کردی شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو ان القاب سے یاد کیا ہے:

''درۃ اکلیل الاولیاء العارفین، وغرۃ جبین الاصفیاء الغر المحجلین ومرشد اکملین، داعی الخلق بالحق الی الحق، القطب الاوحد، والعلم المفرد، الامام الربانی، مجدد الالف الثانی: ﴿تہذیب المواہب السرمدیہ، ۱۰۷﴾

﴿شیخ یگانہ رضی اللہ عنہ﴾

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے لیے مرشد زمانہ و شیخ یگانہ کے القاب استعمال کیے ہیں، ﴿الجزء الطیف، ۳﴾ شیخ یگانہ کے معنی ہے بے مثال بزرگ، ایک اور مقام پر لکھتے ہیں، شہادت و نجابت، کثرت علم، توقد ذہن، استقامت عمل، اللہ اور رسول کے بارے میں اپنی غیرت، کرامات جلیلہ اور مقامات کثیرہ وغیرہ صفات محمودہ کے علاوہ جو اس شیخ کے نفس قدسی صفت میں اللہ تعالیٰ نے رکھ دی ہیں، اس کے بہت سے احسانات اہل ہند کی گردنوں پر ہیں جن کا شکریہ ضروری ہے، جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا شکر بھی ادا نہیں کرتا، ﴿تذکرہ مجدد الف ثانی، ۳۰۴﴾

﴿ساقی رضی اللہ عنہ﴾

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ میخانہ وحدت کے ساقی ہیں جنھوں نے شراب معرفت سے لاکھوں دیوانگان عشق کو سیراب فرمایا، حضرت اقبال کو آپ سے بے انتہا محبت وعقیدت تھی بلکہ ان کے مرشد گرامی حضرت قاضی سلطان محمود قادری گجراتی رحمۃ اللہ علیہ نے رویا میں ان سے ارشاد فرمایا تھا کہ تمہارا فیض حضرت مجدد کے پاس ہے، چنانچہ علامہ اقبال سرہند پہنچے اور فیض یاب

Marfat.com

ہوئے، ﴿سیرت مجدد الف ثانی،۲۱۶﴾ جب حضرت علامہ اقبال اس میخانہ وحدت سے سر مست ہوئے تو جھوم کر پڑھنے لگے ؎

لا اک بار وہی بادہ وجام اے ساقی
ہاتھ آجائے مجھے میرا مقام اے ساقی
تین سو سال سے ہیں ہند کے میخانے بند
اب مناسب ہے تیرا فیض ہو عام اے ساقی

حضرت علامہ اقبال کے کلام میں لفظ ساقی بکثرت استعمال ہوا ہے اور لگتا ہے اس سے مراد ساقی سرہند ہیں جن کے در دولت سے ان کو شہود کے پیمانے میسر ہوئے۔

﴿مصلح عظیم رضی اللہ عنہ﴾

حضرت اقبال نے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے لیے مصلح عظیم کا نام بھی استعمال کیا ہے ،اس کا مطلب ہے معاشرے کی اصلاح کرنے والا عظیم انسان،آپ نے واقعے اپنے افکار واعمال کے ذریعے لاکھوں انسانوں کے کردار وافکار کی اصلاح فرمائی،حضرت اقبال فرماتے ہیں،شیخ موصوف ان نے ان ارشادات میں جو امتیازات قائم کیے ہیں ان کی نفسیاتی اساس کچھ بھی ہو اس سے اتنا ضرور پتا چلتا ہے کہ اسلامی تصوف کے اس مصلح عظیم ﴿Great Refomer﴾ کی نگاہوں میں ہمارے اندرونی واردات اور مشاہدات کی دنیا کس قدر وسیع ہے،﴿جدید الٰہیات،۳۰۰﴾

﴿صوفی رضی اللہ عنہ﴾

صوفیا کرام نے تصوف اور صوفی کی بہت سی تعریفات سے آگاہ کیا ہے، حضرت ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا،تصوف ہر قسم کے حظ نفس سے دستبرداری کا نام ہے اور فرمایا،صوفی وہ ہیں جن کی روحیں بشریت کی کثافت سے پاک اور آفت انسانی سے صاف ہوں اور ہوا وہوس سے آزاد ہوں، ﴿کشف المحجوب،۱۰۰﴾

Marfat.com

حضرت خواجہ حصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، تصوف دل اور سرحق کو مخالفت کی کدورت سے محفوظ رکھنے کا نام ہے ﴿ایضاً، ۱۰۱﴾ حضرت محمد بن علی بن حسین رضی اللہ عنہم نے فرمایا، تصوف نیک خوئی اور خوش اخلاقی ہے، جو زیادہ نیک ہوگا وہ زیادہ صوفی ہوگا، ﴿ایضاً، ۱۰۲﴾ حضرت خواجہ شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، صوفی وہ ہے جو دو جہان میں بجز ذات خدا کسی چیز کو نہ دیکھے، ﴿ایضاً: ۱۰۲﴾ حضرت خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، صوفی وہ ہے جس میں آٹھ خصائل ہوں، رضا، سخا، صبر، اشارت، غربت، صوف پوش، سیاحت، فقر، ﴿ایضاً﴾ حضرت مرتعش رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، تصوف نیک خلق کا نام ہے، ﴿ایضاً، ۱۰۵﴾ حضرت ابوعلی قزوینی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، تصوف اخلاق پسندیدہ کا نام ہے، ان جملہ تصریفات کو دیکھا جائے تو حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات ستودہ صفات ان پر بالکل پورا اترتی ہے، آپ جہاں علم ظاہر سے آراستہ تھے وہاں علم تصوف اور خصائل تصوف سے بھی پیراستہ تھے، آپ فرماتے ہیں، وہ علوم جو مقام فنا فی اللہ اور بقا باللہ سے تعلق رکھتے تھے حق سبحانہ وتعالیٰ کی مہربانی سے منکشف ہو چکے ہیں نیز یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ ہر چیز کی خاص وجہ کیا ہے اور سیر فی اللہ کس معنی میں ہے، تجلی ذاتی برقی کسے کہتے ہیں اور محمدی المشرب کون ہوتا ہے، اس طرح کے دیگر علوم اور ہر مقام کے لوازم وضروریات پر اطلاع بخشی گئی ہے شاید ہی کوئی ایسی چیز باقی رہی ہو جسکا اولیا اللہ نے نشان بتایا ہو جو انہیں راہ میں پیش آئی ہو اور اس ناچیز کو دکھائی نہ گئی ہو، ﴿مکتوبات، ۱۲، ۱:۱﴾ اور فرماتے ہیں، عجب بات ہے کہ اب فقیر کو حق الیقین سے مشرف کردیا گیا ہے، اس مقام میں علم اور عین ایک دوسرے کے لیے پردہ اور حجاب نہیں رہے ہیں، یہ ناچیز عین حیرت اور بے نشانی میں علم وشعور سے متصف ہے اور عین غیب حضور کا حکم رکھتی ہے، ﴿مکتوبات، ۱۸، ۱:۱﴾ آپ نے صرف تصوف کے میدان میں فلسفے اور مشاہدے کا ذکر ہی نہیں بیان کیا بلکہ شریعت و

Marfat.com

طریقت کے مطابق عمل کے بھی اعلیٰ نمونے پیش کیے، حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے بیان کردہ تمام خصائل تصوف بدرجہ اتم موجود تھے اس لیے آپ کو الف ثانی کا بہترین صوفی باصفا کہا جاتا ہے، لندن یونیورسٹی کے فاضل ڈاکٹر ہارڈی نے بھی اپنے مقالے میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے جاندار متصوفانہ نظریات کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے، شیخ احمد سرہندی کی بڑی کامیابی یہی ہے کہ انہوں نے ہندوستان میں اسلام کو خود تصوف کے ذریعے متصوفانہ انتہا پسندی سے نجات دلائی، شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ جس نظریے کی انہوں نے تردید کی اس کے منشا و مفہوم اور قدر و قیمت کا ذاتی طور پر ان کو عمیق ادراک تھا، ﴿سورسز آف انڈین ٹریڈیشن، ۴۴۹﴾ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا تصوف و عرفان پر یہ بہت بڑا احسان ہے کہ انہوں نے اس آئینے سے ہندی رسومات اور عجمی اثرات کا گرد و غبار دور کر دیا اور اسے صحیح اسلامی اور تشریعی رنگ میں رنگ دیا، آپ نے علمی اور عملی طور پر بتا دیا کہ تصوف و طریقت کا اصل مقصد ہی شریعت مصطفیٰ کی خدمت ہے، اقبال بھی آپ کے اس انداز سے متاثر ہو کر لکھتے ہیں

از شریعت احسن التقویم شو | وارث ایمان ابراہیم شو
صوفی پشمینہ پوش و حال مست | از شراب نغمہ قوال مست
فقر قرآں احتساب ہست و بود | نے شراب و مستی و رقص و سرور
فقر قرآں گرمی بدر و حنین | فقر قرآں بانگ تکبیر حسین
مصطفٰے داد از رضائے او خبر | نیست در احکام دیں چیزے دگر
حکم سلطاں گیر داز حکمش منال | راز میداں نیست روز قیل و قال

پس طریقت چیست اے والا صفات
شرع را دیدن باعماق حیات

Marfat.com

غوث الانام رضی اللہ عنہ

غوث الانام کا مطلب ہے مخلوق خدا کا باذن اللہ فریادرس، حضرت خواجہ محمد ہاشم کشمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ امر واشارہ کے مطابق لاہور کے مبارک شہر کی طرف متوجہ ہوئے، وہاں سے بڑوں چھوٹوں نے آپ کی محترم تشریف آوری کو غنیمت شمار کیا اور خواص وعوام میں سے بہت سے لوگ ان "غوث الانام" کے حلقہ عقیدت میں داخل ہوئے اور صحبت گرم ہوئی اور حلقہ وشغل ومراقبہ نے وسعت اختیار کی، عالم وعامل مولانا جمال الدین تلوی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے پاپوش سیدھے کیے تو ان کے شاگردوں نے کہا ہم آپ کو ان سے کم نہیں سمجھتے تو انہوں نے فرمایا، یہ لوگ علما باللہ ہیں اور "لی مع اللہ وقت" کے راز کے راز دار ہیں، ہم پر ان کا احترام لازم ہے، انہی مولانا نے یہ بھی فرمایا کہ آج کل آپ علم احکام اور علم اسرار کے جامع ہیں اور حال وعرفان سے سرشار ہیں، ﴿زبدۃ المقامات، ۲۳۸﴾ آپ غوث الانام ہیں اس لیے آپ کے غلامان در نے جب بھی آپ کو آواز دی اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی طاقتوں سے ضرور پہنچے اور اپنے روحانی تصرفات سے مشکل آسان فرمائی، صرف ایک کرامت دیکھیے، آپ کے مرید باصفا حضرت سید رحمت اللہ کا بیان ہے کہ وہ دو تین درویشوں کے ساتھ جا رہے تھے، راستے میں ایک بتخانہ نظر آیا، یہ لوگ اس بتخانہ کو برباد کرنے پر تل گئے، اصنام کو مسمار کیا تو کیا دیکھتے ہیں کہ ہندوؤں کا ایک جم غفیر لاٹھیوں اور ہتھیاروں کے ساتھ ان پر حملہ آور ہو گیا ہے، انہوں نے شہید ہونے کی ٹھان لی، اس حال میں حضرت سید رحمت اللہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف متوجہ ہوئے اور عرض کی، حضور! ہم نے آپ کی نصیحت کے مطابق ہی عمل کیا تھا، اب ہمیں کافروں سے چھڑائیے، اس فریاد کے دوران ہی انہوں نے غوث الانام کی آواز سنی، اطمینان رکھو! تمہاری حفاظت کے

Marfat.com

لیے ابھی اسلام کا لشکر بھیج رہا ہوں، پھر اچانک تیس چالیس سوار ٹیلے کی اوٹ سے نکلے اور انہوں نے تمام کوفروں کو تازیانے لگا کر بھگا دیا اور یہ لوگ ان کے پنجہ استبداد سے محفوظ ہو گئے، ﴿مخلصا تذکرہ مشائخ نقشبندیہ، ۲۱۷﴾ ایسی بہت سی کرامات اور تصرفات کتابوں میں مرقوم ہیں جو آپ کے غوث الانام ہونے کی گواہی دیتے ہیں، راقم عاجز نے عرض کیا ہے

غوثِ اغواثِ زمانہ پیر پیراں الغیاث
یا مجدد الف ثانی شاہِ شاہاں الغیاث
مزرعِ دیں کو تیری رحمت کی پھر حاجت ہوئی
لطف یزداں المدد ، ابر فراواں الغیاث

﴿اکمل الافاضل رضی اللہ عنہ﴾

اس اسم گرامی سے آپ کا سن وصال بھی اخذ ہوتا ہے، اس کا مطلب ہے فاضل انسانوں میں کامل ترین انسان، یہ حقیقت ہے کہ ہزارہ دوم کے جملہ علما اور فضلا نے آپ کی ذات ستودہ صفات کو مرجع تصور کیا ہے، حضرت خواجہ محمد ہاشم کشمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

او اعلم اہل عصر و در علم علم لوح اسرار و لامع ملک کرم
او مہر کمال و سرور عالم حلم گردرہ او سرمہ دہ اہل کرم

اس بغیر نقطے والی رباعیکے ہر مصرع سے بھی سال وصال برآمد ہوتا ہے اور ہر مصرع کے تیسرے حرف کو ملانے سے 'احمد' آپ کا نام مبارک بن جاتا ہے، اس رباعی میں انہوں نے آپ کی فضیلت بیان فرمائی ہے، حضرت مرزا مظہر جانجاناں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، ایک بار حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال جہاں آرا کو دیکھنے کا شرف حاصل ہوا، میں نے پوچھا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے

Marfat.com

بارے میں کیا ارشاد ہے، فرمایا، میری امت میں ان کی مثل اور کون ہے، پھر میں نے مکتوبات کی ایک عبارت حضور اکرم ﷺ کو سنائی ''سبحانہ' تعالیٰ وراء الوراء ثم وراء الوراء'' آپ نے بہت پسند کیا اور محظوظ ہوتے رہے اور بہت زیادہ تعریف فرمائی، یہ مبارک صحبت دیر تک رہی ﴿مقامات مظہری فصل ۱۴۰﴾ حضرت خواجہ بدر الدین سرہندی رحمۃ اللہ علیہ حضرت اکمل الافاضل امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق لکھتے ہیں، آپ جیسے قطب اوتاد کے رشد و ہدایت کا قریہ بقریہ اور شہر بشہر جاری وساری ہونا اور آپ کی ہدایت کا تمام دنیا والوں تک پہنچ جانا اور آپ کے تقویٰ اور فلاح کا سارے لوگوں کا محیط ہو جانا اور ان دقائق وحقائق کا ظہور کرنا جو اولیا سابقین کے قلم کے مماثل تحریروں سے قاصر رہے اور بہت گہرے اسرار کا اظہار فرمانا کہ متقدمین کی زبانیں ان کی صراحت سے عاجز رہیں اور خواص وعام میں آپ کا مقبول ہونا اور اولیا کرام کا آپ پر برگزیدہ ہونا، پھر ارباب ارادت میں آپ کے تصرفات کا عام ہونا عظیم خوارق میں سے ہے، ﴿حضرات القدس،۲۰۱۷۶﴾ آپ کے مکتوبات گرامی کے مکتوب الیھم کو دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ آپ دور ظاہر کے سربر آوردہ افراد نے ضرور آپ کی طرف رجوع کیا ہے اور علم ظاہر اور علم باطن میں آپ سے راہنمائی حاصل کی ہے ان میں حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی، حضرت علامہ نور الحق دہلوی، حضرت علامہ محمد طاہر بندگی، حضرت خواجہ میر نعمان بدخشی، حضرت شیخ نور محمد پٹنی، حضرت علامہ عبد الحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہم جیسے افاضل روزگار آپ کے علم الاحکام اور علم الاسرار کا اعتراف کرتے تھے۔

﴿مقبول رضی اللہ عنہ﴾

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات والا درجات مقبول بارگاہ خدا ہے اور محبوب بارگاہ مصطفیٰ ہے، حضرت خواجہ میر نعمان بدخشی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے

Marfat.com

ہیں کہ میں نے حضور اکرم علیہ السلام کو دیکھا اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی ساتھ تھے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے ابو بکر! میرے فرزند میر نعمان کو بتادو کہ جو شخص شیخ احمد کا مقبول ہے وہ میرا مقبول ہے اور جو شخص میرا مقبول ہے اور میرے خدا تعالیٰ کا مقبول ہے اور جو شخص شیخ احمد کا مردود ہے وہ میرا اور میرے خدا تعالیٰ کا مردود ہے، میں نے یہ بشارت سنی تو بے حد خوش ہوا الحمد للہ میں حضرت مجدد کا مقبول ہوں اس لیے میں حق تعالیٰ کا بھی مقبول ہوں گا، ﴿حضرات القدس، ۲:۳۲۸﴾

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے رسالہ مبداءؔ و معاد شریف لکھا تو دیکھا کہ اس کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم از حد محبت فرما رہے ہیں اور اولیا کرام سے فرما رہے ہیں کہ ایسے عقائد ہونے چاہئیں، آپ کی شادی بھی حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم مبارک سے سرانجام پائی، آپ کے مکتوبات کو بھی مقبولیت کی سند نصیب ہوئی، حضرت خواجہ حسام الدین احمد رحمۃ اللہ علیہ نے واقعے میں دیکھا کہ حضرت رسالت پناہ منبر پر تشریف فرما ہیں اور آپ کی مدح وستائش میں خطبہ دے رہے ہیں اور آپ کے فقرات فصیحہ اور کلمات ملیحہ کی تعریف فرما رہے ہیں اور ان پر فخر و مبایات کا اظہار فرما رہے ہیں کہ میں اس بات پر نازاں ہوں کی میری امت میں شیخ احمد جیسے بزرگ نے ظہور کیا اور میرے دین متین کا مجدد ہوا ہے، ﴿ایضاً، ۵۲﴾ اس طرح ایک مخلص بارگاہ حافظ قرآن نے بیان کیا کہ ایک بار حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ ماہ رمضان کے آخری عشرے میں بیمار تھے، ان دنوں میں نے ایک واقعے میں دیکھا کہ لوگ فوج در فوج دوڑے آرہے ہیں، میں نے پوچھا تو جواب ملا کہ قطب اقطاب زمانہ شیخ احمد فاروقی بیمار ہیں اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ عیادت کے لیے تشریف لائے ہیں، میں نے بھی آگے بڑھ کر ان کی زیارت کی زانوئے مبارک پر ہاتھ رکھ کر بوسہ دیا، مجھ میں گریہ شوق پیدا ہوا، انہوں نے فرمایا، جب تم یاد کرو گے میں آجاؤں گا، اسی اثنا

Marfat.com

ں میری آنکھ کھل گئی اور میں نے دیکھا کہ میرے آنسو چشمے کی طرح جاری
یں، ﴿ایضاً، ۵۳﴾ اس قسم کے بے شمار واقعات حضرت امام ربانی مجدد الف
انی رحمۃ اللہ علیہ کی مقبولیت اور محبوبیت کی گواہی دیتے ہیں، ویسے بھی عالم اسلام کے
تعدد ممالک میں آپ کے سلسلہ عالیہ کے دریا جاری ہیں، آپ کے دامن کرم سے
وابستہ ہزاروں مشائخ کے لاکھوں کروڑوں متوسلین جگہ جگہ آپ کی مقبولیت اور
محبوبیت کے روشن نشان ہیں، راقم عاجز نے عرض کیا ہے ؎

ہے عیاں سب پہ ان کی جلالت نائب تاجدار رسالت
آپ ہر گھر میں نزہت فزا ہیں آپ ہر جاں میں نور آفریں ہیں
مظہر حسن حسنین ہیں یہ ، وارث شاہ کونین ہیں یہ
ان کا فیضان فلک در فلک ہے ان کے جلوے زمیں درزمیں ہیں

محفوظ رضی اللہ عنہ

عصمت انبیا کے لیے جبکہ حفاظت اولیا کے لیے ہوتی ہے، حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا کردار اور افکار حفاظت الٰہی کے دائرے میں متمکن رہے، آپ خود ارقام فرماتے ہیں، یہ معارف جو تحریر میں آ گئے ہیں، رحمت خداوندی سے امید ہے کہ سب الہامات رحمانی ہیں، ان میں شیطانی وسوسے کے شائبے کی بھی مطلق مجال نہیں، دلیل اس کی یہ ہے کہ فقیر نے جب ان علوم کی تحریر کا ارادہ کیا تو میں نے بارگاہ خداوندی میں التجا پیش کی، دیکھا کہ ملائکہ اس مقام سے شیطان کو دفع کر رہے ہیں، چونکہ نعمتوں کا اظہار کرانا بھی بہت عظیم خوبیوں میں سے ہے، اس لیے میں نے اس نعمت کے اظہار کی جرات کی، اللہ پاک سے امید کرتا ہوں کہ یہ چیز عجب وغرور سے دور رہے، اللہ پاک کی عنایت سے اپنی برائی اور خامی ہر وقت پیش نظر ہے، ﴿حضرات القدس، ۲:۱۵۵﴾ یہاں اظہار نعمت بھی ہے اور اظہار مسکنت بھی، یہ دونوں

Marfat.com

اوصاف بندہ مومن کی میراث ہیں، بہرحال اس سے یہ تو ثابت ہوا کہ آپ "الا عبادک منھم المخلصین" کے زمرے میں داخل ہیں اور شیطانی وسوسوں کی دخل اندازی سے محفوظ ہیں، منجملہ ان کے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خناس اور وسواس اپنے کرم محض سے آپ کے سینہ بے کینہ سے باہر نکال دیا ہے جیسا کہ خود فرماتے تھے کہ میں نماز چاشت میں مشغول تھا تو دیکھا کہ ایک عظیم بلا اچانک میرے سینے سے باہر نکل گئی، بعد ازاں دکھائی دیا کہ اس کے آشیانے کو بھی سینے سے دور کر دیا گیا ہے اور اس کے اطراف کے تاریکیوں کا بھی کوئی اثر نہیں رہا اور ایک عجیب قسم کا شرح صدر نصیب ہوا، پھر بتایا گیا کہ یہ خناس تھا جس سے پناہ مانگنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ﴿زبدۃ المقامات، ۲۵۹﴾

﴿متصرف رضی اللہ عنہ﴾

اللہ تعالیٰ نے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی کائنات میں تصرف کی اجازت سے سرفراز فرمایا ہے کیونکہ خلافت الٰہی اور نیابت مصطفوی کے مقامات پر فائز ہستی اشارہ ابرو سے انقلاب برپا کر سکتی ہے۔

ہاتھ ہے اللہ کا بندہ مومن کا ہاتھ
غالب و کار آفریں کارکشا کارساز

حضرت شیخ حسین اندجانی رحمۃ اللہ علیہ نے واقعے میں دیکھا کہ بہت بڑا فتنہ برپا ہوگا اور جہانگیر کی سلطنت میں فتور پیدا ہوگا، یہ بات حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچ گئی، آپ نے فرمایا، ہاں ایسا ہی تھا مگر ہم نے اس فتنے کو ٹھنڈا کر دیا ہے، چند روز گزرے تو شہزادہ خسرو نے بغاوت کر دی اور ملک میں فتنہ برپا ہو گیا، بادشاہ نے اس کا پیچھا کیا اور شہزادے کو دریائے چناب کے کنارے گرفتار کر لیا، اس طرح آپ کے فرمانے کے مطابق وہ فتنہ فرو ہو گیا، ﴿حضرات القدس، ۲:۲۲۴﴾ آپ فرماتے ہیں کہ

Marfat.com

مجھے بھی غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی طرح قضائے مبرم ﴿جو صورۃ مبرم ہوتی ہے لیکن حقیقتاً معلق ہوتی ہے ۱۲ منہ﴾ میں تصرف کی اجازت عطا فرمائی گئی ہے اور اسی تصرف سے آپ نے حضرت علامہ طاہر بندگی کی شقاوت کو سعادت میں بدل دیا تھا ۔

نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں
جو ہو ذوق یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

آپ کا یہ تصرف وصال کے بعد بھی جاری ہے کہ کرامات اہل حدیث میں مولانا سلمان منصور پوری کا واقعہ درج ہے، آپ نے اپنے مزار اقدس سے دست مبارک باہر نکال کر مولانا سلمان منصور پوری کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا، بیٹھ جائیں، آپ سے ہمارا کوئی پردہ نہیں، ﴿ملخصاً﴾ ایسی لاتعداد کرامات اور تصرفات آپ سے منقول ہیں، حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، حضرات نقشبندیہ کے عجائب تصرفات ہیں، ہمت باندھنا کسی مراد پر تو اس مدعا کی ہمت کے موافق ہونا اور طالب میں تاثیر کرنا اور بیماری کو مریض سے دفع کرنا اور عاصی پر توبہ کا اضافہ کرنا اور لوگوں کے دلوں میں تصرف کرنا کہ ان میں واقعات عظیمہ متمثل ہوں اور آگاہ ہو جانا اہل اللہ کی نسبت پر زندہ ہوں یا اہل قبور اور لوگوں کے خطرات قلبی پر جو ان کے سینوں میں خلجان کر رہا ہے اس پر مطلع ہونا اور وقائع آئندہ کا مکشوف ہونا اور بلائے نازل کو دفع کر دینا اور سوائے ان کے اور بھی تصرفات ہیں، ﴿شفاء العلیل، ۵۵﴾ جب تمام حضرات نقشبندیہ کے تصرفات کا یہ عالم ہے تو متقدمین کے محبوب اور متاخرین کے ممدوح حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے تصرفات کا کیا عالم ہوگا، حقیقت یہ ہے کہ استقامت کی دولت نے آپ کو کرامت کا مرد میداں بھی بنا دیا ہے۔

﴿مبارک رضی اللہ عنہ﴾

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ بہت مبارک اور مقدس شخصیت

Marfat.com

کے حامل تھے، آپ نے الف ثانی کے دورانیے کو برکات وحسنات سے مزین فرما دیا، آپ کی کنیت ہی ابو البرکات ہے، روایت ہے کہ آپ ایک قبرستان سے گزرے تو آواز آئی کہ آپ کی برکت سے ہم نے اس قبرستان سے قیامت تک کے لیے عذاب کو دور کر دیا ہے، حضرت ہاشم کشمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، آپ کو حضرت خاتمیت صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت کے سات درجہ کے انوار و برکات کے ساتھ مشرف فرمایا، مولانا محمد امین رحمۃ اللہ علیہ شدید بیمار ہو گئے، نہ دوا سے بیماری میں تخفیف ہوتی تھی نہ دعا سے، انہوں نے آپ کی شہرت سن کر ایک عریضہ ارسال کیا جس میں دعائے صحت اور جامہ تبرک کی التماس کی گئی تھی، آپ نے ترس کھا کر اپنا پیراہن بھیجا اور ساتھ ہی دعا بھی فرمائی، انشاء اللہ یہ ضعف صحت و عافیت میں بدل جائے گا، پیراہن بھیج دیا گیا ہے، آپ اسے پہن کر نتائج وثمرات کے منتظر رہیں کیونکہ یہ بڑی برکت والا ہے، ﴿مکتوبات، ۱:۱۶۶﴾ چنانچہ مولانا محمد امین رحمۃ اللہ علیہ نے جب وہ پیراہن پہن لیا تو سالوں کی بیماری سے صحت پائی، بعد ازاں حاضر خدمت ہو کر آپ کے مریدوں کے زمرہ میں داخل ہو گئے، اجمیر شریف کی ایک مسجد کی دیوار کی بنیاد بیٹھ گئی جس بھی ایک طرف کو اس قدر جھک گئی کہ ہر دیکھنے والا خیال کرتا، آج نہیں تو کل گر جائے گی، ایک روز آپ نے خوش طبعی سے فرمایا، جب تک ﴿ہم﴾ فقرا یہاں ہیں ان کی خاطر سے نہ گرے گی، پھر جس روز آپ نے مسجد سے کوچ فرمایا تو وہ دیوار یکبارگی گر پڑی، اہل محبت نے آپ کے غسالے سے برکت حاصل کی، آپ کے لنگر کے متبرک لقموں سے کئی بیمار دلوں اور جسموں کا علاج ہوا، آپ کے دربار گھر بار کی جگہ بھی نہایت متبرک ہے کیونکہ وہاں بیت اللہ شریف کا ظہور ہوا اور اس سرزمین کو بیت اللہ شریف سے مکمل فنا اور بقا نصیب ہوئی، اس پر آپ کے تمام تذکرے گواہ ہیں، گویا آپ کی ذات والا صفات سراپا مبارک

Marfat.com

تھی، آپ کے مکتوبات کی برکات سے آج تک زمانہ مستفیض ہو رہا ہے اور قیامت تک ہوتا رہے گا۔

مبلغ دین رضی اللہ عنہ

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی تمام زندگی تبلیغ دین میں بسر ہوئی، آپ نے گوالیار کی قید کے دوران ہزاروں کفار و مشرکین کو عرفان اسلام کی دولت سے مالا مال کیا، تجدید کے چھٹے سال شیخ طاہر بدخشی، شیخ احمد برکی، خواجہ یوسف برکی، شیخ حسن برکی، مولانا یار محمد قدیم طالقانی، مولانا صالح گولامی، شیخ عبد الحق شادمانی دور دراز سے چل کر آئے اور خلافت سے سرفراز ہو کر تبلیغ دین اور اشاعت سلسلہ میں مصروف ہو گئے، تجدید کے بارھویں سال جنوں کا بادشاہ اپنے لشکر کے ہمراہ حاضر خدمت ہوا اور دولت ارادت سے سرشار ہوا، آپ نے مولانا یار محمد قدیم طالقانی کی قیادت میں ستر متعلقین کو ملک ترکستان وقبچاق کی طرف روانہ کیا، مولانا فرخ حسین کی قیادت میں چالیس متوسلین کو شام و روم کی جانب بھیجا ، مولانا محمد صادق قابلی کی قیادت میں دس مریدین کاشغر کی طرف بھیجے اور مولانا احمد برکی کی قیادت میں تین خلفا توران، بدخشان اور خراسان کی طرف رخصت کیے، ان مبلغین شریعت وطریقت کی ہر جگہ بہت عزت ہوئی اور ان ممالک کے عوام وخواص، امرا، وزرا اور بادشاہ تک آپ کے ارادت مند ہو گئے، خراسان، باخشان اور توران کا کوئی ایسا قصبہ نہیں تھا جہاں آپ کا کوئی خلیفہ موجود نہیں تھا، مکتوبات کی نقول جگہ جگہ تقسیم کی گئیں، ترجمے ہوئے اور اطراف واکناف کے علما اور صوفیا نے داد تحسین پیش کی، بلخ کے اکابر حضرت سید میرک شاہ، حضرت میر محمد کبروی، حضرت میر مومن بلخی، مولانا حسن ربانی اور مولانا نولک بلخی وغیرہم نے درخواستیں بھیج کر غائبانہ بیعت کی، ہندوستان میں آپ کے انفاس کریمہ کی برکت سے ارکان

Marfat.com

سلطنت بھی سرشار ہوئے، خان خاناں، اعظم خان، خان جہان لودھی، سکندر خان، سید صدر جہان، اسلام خان، مہابت خان سالار لشکر اور بالآخر خود بادشاہ جہانگیر آپ کے حلقہ عقیدت میں داخل ہو گئے، اسلام کو فروغ نصیب ہوا، عقائد اہل سنت کی حقانیت ہر خاص و عام پر روشن ہوئی، آپ کے بعد آپ کے نائب اعظم حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی مسند ارشاد تو ایسی گرم ہوئی کہ دنیائے عرفان میں مثال نہیں ملتی، حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کے کلمات قدسیہ کا اثر تھا، آپ نے ایک مکتوب گرامی میں حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو فرمایا تھا، آپ کی مسند ارشاد خوب وسیع اور پرنور ہے۔ (حضرات القدس، ۲:۴۴)

جلا سکتی ہے شمع کشتہ کو موج نفس ان کی
الٰہی کیا چھپا ہوتا ہے اہل دل کے سینوں میں

جب کانگڑہ کا مشہور قلعہ فتح ہوا تو جہانگیر نے آپ کو اپنے ہمراہ رکھا اور وعدہ کیا کہ اس قلعے میں گائے ذبح کریں گے، بت گرائیں گے، مسجدیں بنائیں گے اور اسلام کی اشاعت کریں گے، آپ اس وعدے پر بادشاہ کے ہمراہ تشریف لے گئے، مولانا محمد امین بدخشی لکھتے ہیں، خدا کا شکر ہے کہ آپ کے صبر و استقامت سے مصیبتیں اور بلائیں دین و دنیا کی ترقی کا سبب بن گئیں، دینی ترقیاں تو ظاہر ہیں کہ آپ اور آپ کی اولاد و خلفا سے لاکھوں انسان فیض پا چکے ہیں اور دینی و دنیوی فائدے حاصل کر چکے ہیں۔ (مناقب آدمیہ، ۱۷۲)

مجاز شفاعت رضی اللہ عنہ

حدیث صلہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صلہ امت کا ایک وصف یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ اس کی شفاعت سے ہزاروں لاکھوں انسانوں کی مغفرت ہو گی، گویا صلہ امت حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو شفاعت کا اجازت نامہ عطا کیا گیا، آپ

Marfat.com

اس کی تصدیق ایک مکتوب گرامی میں اس طرح فرماتے ہیں، خواب میں حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فقیر کے لیے اجازت نامہ تحریر فرمایا جس کا مضمون یہ تھا، درعوض اجازت نامہ دنیا اجازت نامہ آخرت دادہ اند ودر مقام شفاعت نصیب عناعت فرمودہ، ﴿مکتوبات،۱۰۶:۳﴾ اس مضمون کا آخری حصہ آپ کے مجاز شفاعت ہونے کی دلیل ہے۔

﴿سید المکاشفہ رضی اللہ عنہ﴾

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات ومکاشفات کا مطالعہ یہ فیصلہ کرنے پر مجبور کر دیتا ہے کہ آپ ہی سید المکاشفہ ہیں، آپ کے کشف عمیق نے تصوف وطریقت کے تنگ کوچے کھلی شاہراہوں میں تبدیل کر دیئے، اس کی توثیق خود حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائی، حضرت علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کشف ہائے مجدد الف ثانی کے رتبہ کی بلندی کو معلوم کرنا چاہیے جن کی بنیاد صحو پر ہے اور کبھی شرع کی مخالفت نہیں ہوئی بلکہ زیادہ تر کی شرع مقدس موید ہے اور بعض جگہ شرع مقدس خاموش ہے تو ان کی مثال اولیا کرام میں ایسے ہے جیسے انبیا کرام میں کوئی اولوالعزم نبی، اور یہ تمام چیزیں اس شخص پر مخفی نہیں رہیں گی جو انصاف کی نظر سے ان کے کلام کو دیکھے گا، ﴿ارشاد الطالبین،۲۶﴾ حضرت شیخ بدر الدین سرہندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، آپ کی تصنیفات میں مطالب کی باریکی، عبارتوں کی مشکلات، تحقیق اسرار اور تدقیق رموز اس درجہ ہیں کہ ان سے آپ کی شان کی بلندی اور درجات کی عظمت کا اندازہ ہوتا ہے اور آپ کی کرامت اور بزرگی کا پتہ چلتا ہے، اس وجہ سے بڑے بڑے علما اور مشائخ آپ کے شیفتہ ہو گئے اور جو دقائق آپ نے متعلق بہ حضرات خمس، توحید وجودی وشہودی، مشاہدہ ومکاشفہ، ایمان وایقان، غیب و عیان، اطوار سبعہ، الوان مختلفہ، تجلیات متکیفہ وغیر متکیفہ، جمع بین التشبیہ والتنزیہ،

Marfat.com

تنزیہ الصرفہ، خفایائے اطلاق، مجال تعینات، تجلی برقی و دوامی، معاملہ ورائے تجلی، سکر وصحو، علوم وراثت و غیر وراثت، ولایت کی اقسام، مقام نبوت و رسالت، صدیقیت و قربت، محبت اور خلت، درجات سبعہ متابعت، صباحت و ملاحت، اور ان کا جمع، سیر آفاقی و انفسی وغیرہ بیان فرمائے ہیں وہ ہوشمندوں پر ظاہر و ہویدہ ہیں، ﴿حضرات القدس، ۲:۱۵۰﴾ ان تمام مقامات کو آپ نے اپنی نگاہ کشف سے واشگاف کیا ہے اور کوئی کشف شریعت کے خلاف دکھائی نہیں دیتا ہے، حضرت خواجہ محمد ہاشم کشمی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے لیے ''کاشف پروردگار'' کا نام استعمال کیا ہے، اسکا معنی ہے پروردگار کے رازوں کو آشکار کرنے والا، اس سے آپ کی تاریخ وصال بھی برآمد ہوتی ہے۔

متمکن رضی اللہ عنہ

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے احوال میں تلوین نہیں تمکین کا غلبہ تھا، حضرات القدس میں مرقوم ہے، بہت مرتبہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ جب احباب آپ کی زبان گوہر فشاں سے معارف عالیہ سنتے تو آپ کی توجہ سے اسی وقت خود کو معرفت سے متصف پاتے اور اکثر آپ کی صحبت مبارک خواہ اپنے احباب کے ساتھ ہو یا دوسروں کے ساتھ خاموشی سے ہوتی تھی اور احباب کو رعب و خوف کی وجہ سے دم مارنے کی جرات نہ ہوتی اور آپ کی تمکین اس قدر تھی کہ واردات کے توارد و تکاثر مختلفہ کے باوجود آپ سے کوئی اثر تلوین کبھی ظاہر نہ ہوتا تھا، جوش و خروش اور نعرہ و فریاد آپ سے کبھی دیکھے نہ گئے مگر اتفاق سے اور بعض اوقات آپ پر گریہ طاری ہو جاتا تھا اور آنکھوں میں آنسو آجاتے تھے اور کبھی حقائق بیان کرتے وقت رخساروں کا رنگ متغیر دیکھا گیا ہے، یہ شان تمکین آج بھی آپ کے دربار گوہر بار میں نہایت قابل دید ہے، وہاں کوئی ہاؤ ہو نہیں، ایک سناٹا ہے، ایک خاموشی

Marfat.com

ہے، ایک ہیبت کا عالم ہے، سارا ماحول حضرت مدینہ شریف کے مبارک ماحول کا مظہر ہے، گویا آپ تمکین و عزیمت کے اعلیٰ مقام پر متمکن ہیں۔

متوکل علی اللہ رضی اللہ عنہ

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے تن وتنہا وقت کی بے رحم قوتوں کا مقابلہ کیا اور دنیا جہان کے مصائب وآلام برداشت کیے لیکن ایک لمحے کے لیے بھی توکل کا دامن نہیں چھوڑا، آپ نے قید گوالیار کے دوران اپنے صاحبزادوں کو ایک مکتوب گرامی میں لکھا، تقدیر اور اللہ تعالیٰ کے فعل ومشیت پر راضی رہیں، جہاں بیٹھے ہوئے ہیں اس کو اپنا وطن سمجھیں، یہ چند روزہ زندگی جہاں بھی گزرے اللہ تعالیٰ کی یاد میں گزرنی چاہیے، (مکتوبات ۳:۲) اسی مکتوب گرامی میں فرماتے ہیں، ملاقات ہوگی یا نہیں، نصیحت یہی ہے کہ کوئی آرزو اور طلب باقی نہ رہے، اپنی والدہ سے یہی کہیں اور یہ سمجھادیں کہ دنیا کے احوال آنی جانی ہیں اس لیے ان کو کیا بیان کیا جائے، بچوں پر شفقت رکھیں اور پڑھنے کی ترغیب دیں.......حویلی، سرائے، کنوئیں، باغ کتب خانہ اور دوسری چیزوں کا غم بہت سہل ہے، اس وقت تو کوئی چیز تمہارے مزاحم نہ ہونی چاہیے اور سوائے مرضیاتِ حق کے تمہاری کوئی اپنی مرضی بھی نہ ہونی چاہیے، اگر ہم مرجاتے تو یہ سب چیزیں جاتیں، یہ ہماری زندگی ہی میں چلی گئیں، کچھ فکر نہ کریں، بادشاہ وقت کی طرف سے یہ ظلم وتشدد کی انتہا تھی کہ آپ کی آل اولاد کو ہر چیز سے بے دخل کر دیا گیا تھا مگر آپ کے توکل اور تبتل میں کوئی فرق نہ آیا، اسی کا نام قربانی ہے، اسی کا نام توکل ہے، کہ بندہ مومن ہر حال میں اپنے پروردگار پر بھروسہ کرتا ہے۔

پی جا ایام کی تلخی کو بھی ہنس کر ناصر
غم کے سہنے میں بھی قدرت نے مزا رکھا ہے

Marfat.com

راضی رضی اللہ عنہ

یہ فطرت کا دستور ہے کہ کوئی جتنا بلند ہو گا اس کا امتحان بھی اتنا ہی شدید ہو گا، محبت کی ہزاروں منزلیں ایسی ہیں جو صرف مصائب و آلام کو برداشت کرنے اور تقدیر الٰہی کے ہر وار پر مسکرانے میں پوشیدہ ہیں، حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ جب قلعہ گوالیار میں پابند تھے اس دوران حضرت خواجہ میر نعمان رحمۃ اللہ علیہ کو تحریر فرمایا "ایک روز میں تلاوت کر رہا تھا کہ آیت آئی، قل ان کان اباء کم .... اے نبی فرما دے اگر تم اپنے باپوں سے اور اپنے بیٹوں سے اور اپنے بھائیوں سے اور اپنی بیویوں سے اور اپنے رشتہ داروں سے اور اپنے اموال تجارت سے اور اپنے محبوب گھروں سے اللہ، اس کے رسول اور فی سبیل اللہ جہاد کی نسبت زیادہ محبت کرتے ہو انتظار کرو اللہ تم پر اپنا عذاب نازل کر دے، اور اللہ فاسقوں کو ہدایت عطا نہیں کرتا، پھر کیا ہوا، اس آیت کی تلاوت سے بہت زیادہ گریہ طاری ہو گیا، (مکتوبات ۱۸۰-۳) سورۃ التوبہ کی اس ساری آیت مقدسہ پر حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے خوب عمل کر کے دکھایا اور اللہ تعالیٰ، اسکے رسول اور افضل ترین جہاد اعلائے کلمۃ الحق کی محبت پر دنیا کی ہر محبوب چیز قربان کر دی اور محبوب حقیقی کی رضا میں راضی رہے۔

فقر، ذوق و شوق و تسلیم و رضا ست
ما امینیم ایں متاع مصطفےٰ ست
قلب او را قوت از جذب و سلوک
پیش سلطاں نعرۂ او "لاملوک"

آپ نے اکبر و جہانگیر جیسے مغرور حکمرانوں کے سامنے "لاملوک" کا نعرہ بلند کیا اور اس کی پاداش میں ملنے والے زخموں پر تسلیم و رضا کے پھاہے رکھے، آپ اللہ

Marfat.com

تعالیٰ کی رضا میں کسقدر خوش تھے، ان کلمات سے اندازہ لگائیں، اگر آقا و مولا اپنے غلام کے گلے پر چھری پھرے تو غلام کو شاداں و خنداں ہونا چاہیے اور آقا کے اس فعل کو اپنی مرضی بنالینا چاہیے بلکہ اس فعل سے لطف اٹھانا چاہیے اور اگر عیاذ باللہ اس کو اس فعل سے کراہت آئے اور دل تنگ ہو تو دائرہ غلامی سے باہر ہے۔ ﴿مکتوبات، ۳:۸۸﴾ سبحان اللہ کیا خود سپردگی ہے اور خود باختگی ہے، اس کو کہتے ہیں عشق صادق

عشرت قتل گہ اہل تمنامت پوچھ
عید نظارہ ہے شمشیر کا عریاں ہونا

ایک مکتوب گرامی میں فرماتے ہیں، وحشت ناک خبروں سے نہ گھبرائیں اور نہ دل تنگ ہوں کیونکہ جو اس جمیل مطلق کی طرف سے آئے وہ بھی جمیل و زیبا ہے، اگر دنیا میں ملاقات ہوگئی تو فبہا ورنہ معاملہ آخرت قریب ہے اور یہ خوشخبری کہ انسان اسی کے ساتھ اٹھایا جائے گا جس کے ساتھ اس کا پیار ہو گا، مہجور کے لیے باعث سکون و اطمینان ہے۔ ﴿مکتوبات، ۳:۲۷﴾ ایک اور مقام پر فرماتے ہیں، دنیا کی ملاقات کی تلافی کو آخرت پر چھوڑتے ہیں وہ جس حال میں رکھے اس کا کرم ہے، اس مضمون کے اور بھی مکتوبات آپ نے اپنے عزیزوں اور حلقہ بگوشوں کو رقم فرمائے جن سے اس دور کے حالات کی سنگینی کا اندازہ بھی ہوتا ہے اور دین خدا اور نظام مصطفیٰ کے نفاذ کی خاطر آپ کی بلند ہمتی، جفاکشی اور ہر تکلیف میں حق کی رضا طلبی کا نمونہ بھی دکھائی دیتا ہے، آپ فرماتے ہیں کہ پچاس اور ساٹھ سال کے درمیان مجھ پر بلا نازل ہوگی اور اس سے میری تربیت جلالی کی جائے گی، وہ مقامات و کمالات جو بے مثال اور لامحدود ہیں بغیر اس محنت اور مشقت کے میسر نہیں ہوں گے۔ ﴿خزینۃ الاصفیا، مناقب آدمیہ، ۲:۱۷۰﴾ ان حقائق کو سامنے رکھ کر آپ کے لیے اسم راضی نہایت موزوں دکھائی دیتا، یعنی وہ ذات

Marfat.com

جو محبوب حقیقی کے ہر فعل سے شادکام اور لطف اندوز ہے، ہاں یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ محبوب حقیقی اس سے راضی نہ ہو، رضی اللہ عنہم کی گواہی ایسے ہی بلند ہمت اور رضا یافت لوگوں کے لیے وارد ہے۔

حافظ قرآن رضی اللہ عنہ

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو قرآن حکیم سے بہت ہی زیادہ محبت تھی، آپ نے قید گوالیار میں پابند سلاسل رہ کر بھی حفظ قرآن کی دولت حاصل کی، یہ آپ پر اللہ تعالیٰ کا فضل عظیم ہے کیونکہ آرام دہ ماحول میں خوبصورت قالینوں پر بیٹھ کر قرآن پاک حفظ کرنا اور ہے اور دیار غیر میں ظالم حکمران کا قیدی بن کر حفظ کرنا اور ہے، آپ کی یہی ادا تھی جسکو دیکھ کر ہزاروں لوگ محمدی رنگ میں رنگ گئے۔

یہ اثر رکھتی ہے خاکستر پروانہ دل

نگہبان رضی اللہ عنہ

جب غریبوں کی کمائی لٹنے لگی، جب اسلام کا دامن تار تار کیا جانے لگا، جب توحید کے نازک آبگینے توڑے جانے لگے، جب تہذیب وتمدن کی بلند دیواریں گرائی جانے لگیں، جب ظلم وستم کے پہاڑ توڑے گئے، جب بزرگان دین کی نیک سیرتوں پر حملے ہونے لگے، جب امام غزالی جیسے نابغہ روزگار کو دنیا پرست علما پر قیاس کیا جانے لگا، جب مسجد ومندر کے امتیازات ختم کیے جانے لگے، جب کلمہ محمدی کی جگہ کلمہ اکبری پڑھا جانے لگا، جب شعائر اسلامی کو نیست ونابود کیا جانے لگا، جب درسگاہیں برباد کی جانے لگیں، جب سر بازار علما ملت کی پگڑیاں اچھلنے لگیں، جب "دین الہٰی" کے گھمبیر سائے پھیلنے لگے، جب روافض کی تیز زبانیں اصحاب رسول کے خلاف زہر اگلنے لگیں، جب تصوف کے نام پر ہندی

Marfat.com

سومات کو فروغ دیا جانے لگا، کون تھا جس نے دولت اسلام کے تشخص کے لیے
نعرہ مستانہ بلند کیا، ہر باطل اور باطل پرست کو للکارا، ہر فریب ہستی کی قلعی کھولی، ہر
گل چین کے ہاتھ توڑے، خون جگر سے ایمان کے گل ولالہ کی آبیاری کی۔

وہ ہند میں سرمایہ ملت کا نگہبان
اللہ نے بروقت کیا جس کو خبردار

...... مخدوم رضی اللہ عنہ

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ علما اور صوفیا کے مخدوم تھے اور آج بھی ان کو مشائخ کا مخدوم تصور کیا جاتا ہے، آپ کا ایک مشہور مکاشفہ ہے کہ جب آپ نے حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا صدیوں پرانا خرقہ زیب تن فرمایا تو قادری سلسلے کے بزرگ تشریف لائے، انہوں نے آپ کو اپنی خاص نسبتوں کے انوار واسرار میں مستغرق کر دیا، اس دوران سلسلہ نقشبندیہ کے مشائخ کی بھی جلوہ گری ہوئی اور انہوں نے کہا کہ یہ تو ہماری تربیت سے کمال واکمال تک پہنچے ہیں، اکابر قادریہ نے کہا ان کے بچپن ہی سے ان پر ہماری نظر ہے اور انہوں نے ہمارے خوان نعمت سے چاشنی حاصل کی ہے اور ہمارا خرقہ بھی پہنا ہے، اسی دوران کبرویہ اور چشتیہ خاندان کے مشائخ بھی رونق افروز ہو گئے اور ایسا اجتماع ہوا کہ شہر کے جنگل و بیابان ان کے وجود سے بھر گئے، پھر دن کے آخر میں یہ فیصلہ ہوا کہ یہ طریقہ نقشبندیہ میں ہی رشد و ہدایت فرمائیں گے تاہم طریقہ قادریہ میں بھی ہدایت اور تکمیل فرمائیں گے ﴿حضرات القدس، ۲:۱۰۴﴾ آپ حضرت شاہ ابو بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر تشریف لے گئے، انہوں نے آپ کے مکاشفے کے دوران ارشاد فرمایا، آپ جیسا بزرگ ہمارا مہمان ہوا ہے، اس سے بہتر کوئی تحفہ نہیں ہو سکتا کہ میں اپنی ولایت آپ کو پیش کر

Marfat.com

دوں، پس آج سے اس ملک کے صاحب ولایت آپ ہیں اور یہ ملک آپ کے تصرف میں رہے گا۔ ﴿ایضاً، ۲:۱۰۵﴾ ایسے بہت سے واقعات اور مکاشفات آپ کے مخدوم طریقت ہونے کی گواہی دیتے ہیں۔

﴿مخلص رضی اللہ عنہ﴾

آپ نے تصوف و عرفان کے تین درجے بیان کیے ہیں، علم، عمل اور اخلاص، آپ ان تینوں درجات پر بدرجہ اتم فائز تھے، علم شریعت میں کمال کا رسوخ تھا، عمل سنت میں کمال کے کاربند تھے اور علم و عمل میں کمال کا اخلاص تھا، آپ ارشاد فرماتے ہیں، چند روز تک مجھے اپنے احوال کے قصور کی دید اس قدر غالب ہوئی کہ میں سورۃ الفاتحہ کا لفظ "ایاک" پڑھتا تھا تو حیران ہو جاتا تھا کہ کیا کرنا چاہیے، اگر میں یہ آیت پڑھتا ہوں تو "لم تقولون مالا تفعلون" کا مصداق ہو جاتا ہوں اور اگر نہ پڑھوں تو واجب کا ترک ہو جاتا ہے، پھر آواز آئی کہ ہم نے تمہاری عبادت سے شرک دور کر دیا ہے اور پھر "الا للہ الدین الخالص" کا مطلب ظاہر ہو گیا یعنی جان لو خدا ہی کے لیے دین خالص ہے۔ ﴿ایضاً، ۲:۱۰۹﴾ اسی کا نام اخلاص ہے یعنی بندے کی زبان اور دل، قول اور عمل، ظاہر اور باطن کا ایک ہو جانا

ہزار خوف ہو لیکن زباں ہو دل کی رفیق
یہی رہا ہے ازل سے قلندروں کا طریق

﴿فاروقی رضی اللہ عنہ﴾

حضور پیغمبر نور، سرور دہور و شہور محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی بارگاہ میں دعا مانگی کہ اے اللہ! عمر بن خطاب کے ذریعے اسلام کو عزت عطا فرما، آپ کی دعا کو فوراً شرف قبول حاصل ہوا تو عمر بن خطاب حلقہ بگوش اسلام ہو گئے، پھر دیکھتے ہی دیکھتے صحن کعبہ میں کلمہ حق کی آواز بلند ہونے لگی اور آپ نے اپنی اس مراد عظیم کو

Marfat.com

''فاروقی'' کا لقب عطا فرمایا، فاروق کا معنی ہے حق اور باطل میں سر عام فرق کرنے والا، اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب اعظم ﷺ کی دعا کو صرف حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی ذات تک محدود نہ رکھا بلکہ ان کی اولاد میں بھی اس کی تاثیر جاری فرما دی، چنانچہ تاریخ اسلام گواہ ہے کہ فاروقی شہزادوں نے ہر مشکل وقت میں حق اور باطل کے درمیان فرق کرنے کا آبائی فریضہ اچھے طریقے سے سرانجام دیا، حضرت امام رفیع الدین فاروقی، حضرت بابا فرید الدین گنج شکر فاروقی، حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی فاروقی، حضرت امام محمد معصوم سرہندی فاروقی، حضرت امام فضل الحق خیر آبادی فاروقی، حضرت خواجہ احمد سعید فاروقی، حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہی فاروقی رحمۃ اللہ علیہم جیسے عظیم انسانوں نے ہر میدان میں اس فریضے کی لاج رکھی اور غیرت فاروقی کا مظاہرہ کیا، حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے کافروں اور باطل قوتوں کے خلاف جو جہاد کیا وہ تاریخ اسلام کا روشن باب ہے، اس دور میں اسلامی اور ہندی اقدار آپس میں مل رہی تھیں، آپ نے دو قومی نظریے کی بنیاد رکھی اور مسلمانوں کو اپنا تشخص بچانے کا احساس دلایا، یہی وہ فکری اور فاروقی انقلاب تھا جس کے علمبردار حضرت اقبال، حضرت قائد، حضرت امیر ملت، حضرت لاثانی، حضرت گولڑوی، حضرت صدر فاضل، حضرت ابو الحسنات، حضرت ابو البرکات، حضرت کوٹلوی اور ان کے لاکھوں کروڑوں متوسلین ایک الگ اسلامی سلطنت قائم کرنے کے لیے میدان عمل میں کود پڑے اور دنیا اسلام کی واحد سپر پاور پاکستان کی صورت میں حاصل کر کے دم لیا، حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے فکر فاروقی کے وارثوں کا کارنامہ ہے، اس الف ثانی کے دورانیے میں اسی فکر فاروقی کا راج قائم رہے گا اور حق ہمیشہ باطل کی آمیزش سے محفوظ رہے گا، حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ متعدد مقامات پر اپنی ''رگ فاروقی'' کی حمیت و غیرت کا ذکر کرتے نظر

Marfat.com

آتے ہیں جو ہر باطل کو للکارنے کے لیے پھڑکتی رہتی تھی، اللہ اللہ کیسا سماں ہو گا، باطل اپنے قدموں پر جھکانے کے لیے پورا زور لگا رہا تھا اور فاروق اعظم کا نور نظر فاروقی سینہ تان کر کھڑا تھا

ابھی زندہ ہیں پروانے شبستان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
ہوا سے چھین لیں گے حوصلہ شمعیں بجھانے کا

پھر زمانے نے دیکھا جہانگیر کے جاہ وحشم کے غبارے سے ہوا نکل گئی اور فاروقی جانباز قیامت تک کے احرار کے لیے مینار استقرار بن کر کھڑا ہے، سچ فرمایا ہے حضرت اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے

ایام کا مرکب نہیں راکب ہے قلندر

...... سرہندی رضی اللہ عنہ ......

آپ کے بلدہ سرہند شریف کی وجہ سے آپ کو شیخ سرہندی کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے، اس شہر مکرم کی شان بھی عجیب ہے، آپ کے پانچویں جد امام رفیع الدین فاروقی حضرت شیخ جلال الدین بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے مرید و خلیفہ تھے، وہ اپنے مرشد کریم کے ہمراہ ہندوستان آئے تو موضوع سرائس کے حضرات نے کہا کہ آپ فیروز شاہ تغلق سے کہیں کہ سامانہ اور سرائس کے درمیان راستہ پر خطر ہے، وہ یہاں ایک شہر آباد کر دے، ان بزرگوں نے فیروز شاہ تغلق سے اہل علاقہ کا مدعا بیان کر دیا تو اس نے امام رفیع الدین فاروقی کے برادر اکبر خواجہ فتح اللہ فاروقی کو شہر آباد کرنے کا حکم دے دیا، خواجہ موصوف دو ہزار سوار لے کر وہاں پہنچے اور قلعے کی تعمیر شروع کر دی، لیکن یہ عجیب حادثہ پیش آیا کہ ایک دن میں جتنا قلعہ تعمیر کیا جاتا دوسرے دن وہ سب منہدم ہو جاتا، حضرت جلال الدین بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے امام رفیع الدین فاروقی کو بھیجا کہ وہ خود جا کر قلعہ کی بنیاد رکھیں اور شہر میں آباد ہوں، چنانچہ انہوں نے قلعہ تعمیر فرمایا

Marfat.com

اور یہیں متوطن ہو گئے، اس شہر کو سرہند کہا جاتا تھا جس کے معنی ہیں کچھار، امتداد زمانہ کی وجہ سے سہرند، سرہند ہو گیا ﴿ملخصاً زبدۃ المقامات ۹۸﴾ آپ کی برکات و حسنات کی وجہ سے یہ شہر مکرم خواص و عام کو مرجع ہو گیا ہے آپ خود فرماتے ہیں، اے بھائی اللہ تعالیٰ کے عاشقوں کا ایسا اجتماع جو آج کل سرہند میں ہوتا ہے اگر تم عالم میں پھرو گے تو اسکا سوواں حصہ بلکہ شمہ بھر بھی نہ پاؤ گے، ﴿مکتوبات، ۱:۲۲۶﴾ اللہ تعالیٰ کی حمد ہے، اس کے عشاق بارگاہ کا ہجوم صدیوں سے اس شمع عرفان پر پروانہ وار قربان ہو رہا ہے اور ہوتا رہے گا، راقم عاجز نے عرض کیا ہے

لب گل پر تبسم زا ہے افسانہ مجدد کا
جہاں کا ہر ولی دیکھا ہے پروانہ مجدد کا
مجدد کیا ہے فیضان خدا کا استعارہ ہے
جہاں میں ناشر رحمت ہے کاشانہ مجدد کا
مجدد کی جبیں سے پھوٹتے ہیں نور کے جلوے
شب غم میں چھلکتا ہے پیمانہ مجدد کا

نقشبندی رضی اللہ عنہ

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ تمام باطنی سلسلوں سے فیضیاب ہونے کے بعد نقشبند ثانی خواجہ باقی باللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے ایک نگاہ کرم سے نسبت نقشبندیہ سے سرفراز کر دیا، آپ اسی نسبت نقشبندیہ کی بدولت نقشبندی بھی کہلاتے ہیں، آپ نے اپنے مکتوبات میں جا بجا اس نسبت مبارکہ کی شان رقم فرمائی ہے اور اسے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے انتساب کی وجہ سے تمام نسبتوں سے اعلیٰ قرار دیا ہے، ساری تاریخ اسلام گواہ ہے ہر دور کے سرکردہ لوگوں نے اس سلسلہ خواجگان کرام کی طرف رجوع کیا ہے، حضرت

Marfat.com

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے رجوع کیا اور اس مظہر جبیب خدا تعالیٰ رضی اللہ عنہ سے باطنی فیوضات حاصل کیے، حضرت امام قاسم رضی اللہ عنہ اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ بھی اہل زمانہ کا قبلہ آرزو رہے، حضرت امام ابو حنیفہ اور حضرت خواجہ داؤد ملائی، حضرت خواجہ حبیب عجمی، حضرت خواجہ مالک بن دینار، حضرت خواجہ فضیل بن عیاض، حضرت خواجہ بشر حافی رحمۃ اللہ علیہم جیسے بزرگ بھی ان سے، مستفیض ہوئے، حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی ہر صاحب عرفان نے از حد تعریف کی، حضرت جنید بغدادی، حضرت شفیق بلخی، حضرت ابو بکر شبلی رحمۃ اللہ علیہم جیسے بزرگوں نے بھی ان کی عظمتوں کا اعتراف کیا، حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا قول نہایت مشہور ہے، ''بایزید درمیان ما چوں جبریل است درمیان ملائکہ'' ﴿نسمات القدس، ۱۴۱﴾ حضرت ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، ''ہشر دہ ہزار عالم از بایزید پر می بینم و بایزید درمیان نہ'' ﴿ایضاً﴾ حضرت خواجہ ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے بھی زمانے کے تمام اہل و عرفان مائل ہوئے، حضرت داتا گنج بخش ہجویری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، آپ قدیم مشائخ کبار میں شمار ہوتے ہیں، اپنے زمانے میں تمام اولیا کرام کی نگاہوں میں ممتاز تھے، ابو القاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ جب خرقان آئے تو ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کے دبدبہ سے ان کی فصاحت و بلاغت ختم ہوگئی اور یہ محسوس ہوا کہ کسی نے ان کی ولایت چھین لی ہے، ﴿کشف المحجوب، ۲۴۴﴾ حضرت خواجہ ابو علی فارمدی رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ جیسے بزرگوں نے فیض حاصل کیا ہے، حضرت داتا صاحب نے ان کے لیے ''لسان الوقت'' اور ''ابو الفضل'' کے الفاظ استعمال کیے ہیں، ﴿ایضاً، ۲۵۰﴾ حضرت ابو یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کو ابو حنیفہ ثانی کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے، آپ جیسے غوث الانام سے حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے بھی فیض حاصل کیا اور انہوں نے آپ کو اس

Marfat.com

بشارت سے نوازا کہ تمہارا قدم تمام اولیا کی گردنوں پر ہوگا، حضرت شیخ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں زمانے کے اولیا اور علما نے رجوع کیا اور ان کی بزرگی اور برتری کو تسلیم کیا، حضرت عزیزان علی، حضرت بابا سماسی، حضرت امیر کلال رحمۃ اللہ علیہم جیسے بزرگ بھی مرجع خلائق رہے، جب حضرت بہاؤ الدین نقشبند بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی باری آئی تو ایسے محسوس ہوتا تھا جیسے کائنات آپ کے آستانے پر قربان ہوگئی ہے، تیمور جیسے فاتح عالم آپ کے درویشوں کی جاروب کشی میں نجات تصور کرتے تھے، حضرت خواجہ باقی باللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا۔

ابوالوقت دو عالم قطب الارشاد

بہاؤ الدین کہ دینشد از وی آباد

زسنت در جنید افگندہ آشوب

بہ جذبہ بایزیدش آستاں روب

آپ کے متعلق حضرت خواجہ حکیم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے چار سو سال پیشتر خبر دی تھی کہ بعد از چہار صد سال مجذوب در بخارا تولد کند کہ چہار دانگ ولایت را از و نصیبے باشد، حضرت خواجہ نقشبند بخاری رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے اور فرمایا، آں مجذوب مائیم، وہ مجذوب ہم ہی ہیں جن کی ولایت کا شہرہ چار دانگ عالم میں پھیلے گا، ﴿نسمات القدس، ۴۵﴾

سکہ کہ در یثرب و بطحا زدند

نوبت ثانی بہ بخارا زدند

حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ جیسے نابغہ روزگار حضرت حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ جیسے لسان العصر بھی آپ کے مدحت سرا تھے، حضرت خواجہ عبیداللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ بھی عوام و خواص عالم کے مرجع و ملجا تھے، زمانے کے بادشاہوں نے آپ کی غلامی قبول کی، صوفیا جاروب کشی کرتے رہے اور مولانا جامی جیسے علما نے قلادہ ارادت اپنے گلے

Marfat.com

میں ڈالا، حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ بھی مرکز اولیا تھے، پھر حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اور خواجہ محمد معصوم سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کا عہد ہمایوں اس سلسلہ خواجگان کرام کی مزید ترقیوں کا باعث ہوا، ان کے بعد حضرت شاہ عبد الرحیم دہلوی، حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی، حضرت شاہ عبد العزیز دہلوی، حضرت مرزا مظہر جان جاناں، حضرت شاہ غلام علی دہلوی، حضرت خواجہ احمد سعید مدنی، حضرت خواجہ دوست محمد قندھاری، حضرت فقیر محمد چوراہی، حضرت سید امام علی مکان شریفی، حضرت خواجہ محمد خالد کردی شامی، حضرت خواجہ غلام محی الدین قصوری، حضرت امام ابن عابدین شامی، حضرت امام عبد الغنی نابلی رحمۃ اللہ علیہم جیسے مشائخ اپنے دور زمانہ کی نگاہوں کا مرکز بنے رہے اور ان کی بارگاہوں سے پھوٹنے والی نہروں نے فیضان خواجگان کرام کو دنیا کے گوشے گوشے میں پہنچا دیا، یہ ایک الگ موضوع ہے، ایک الگ تحریک ہے۔

سفینہ چاہیے اس بحر بیکراں کے لیے

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی سلسلہ خواجگان کرام سے وابستگی اختیار کی اور اس نسبت عالیہ کو تمام نسبتوں پر غالب کر لیا، خود ارقام فرماتے ہیں، حضرات خواجگان رحمۃ اللہ علیہم کا طریقہ خدا تک پہنچانے والے سب راستوں سے زیادہ قریب ہے اور دوسروں کی انتہا ان بزرگوں کی ابتدا میں درج ہے اور ان کی نسبت سب نسبتوں سے بڑھ کر ہے، اس کا باعث یہ ہے کہ اس طریقہ میں سنت کو لازم پکڑتے ہیں اور بدعت سے بچتے ہیں اور حتی المقدور رخصت پر جائز نہیں سمجھتے ...... تجلی ذاتی جو اوروں کے لیے برقی ہے ان کے لیے دائمی ہے، ﴿مکتوبات، ۳:۱۳۱﴾ حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہمارا طریقہ سب طریقوں سے افضل و اقرب ہے، ﴿ایضاً، ۱:۲۲۱﴾

Marfat.com

نقشبندیہ عجب قافلہ سالار راند
کہ برند از رہ پنہاں بحرم قافلہ را

حنفی رضی اللہ عنہ

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے مقلد تھے اور گلشن احناف میں بہار جاوداں بن کر نمودار ہوئے اس لیے آپ کو حنفی کہا جاتا ہے، آپ نے حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بہت عقیدت و محبت کا اظہار کیا ہے اور آپ کی فقہ کو تمام فقہا کرام کی فقہ سے زیادہ بہتر سمجھا ہے، فرماتے ہیں، فقہ میں صاحب خانہ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ ہیں باقی سب فقہا ان کے عیال ہیں، ﴿مکتوبات، ۲:۵۵﴾ آپ فرماتے ہیں، ایک دفعہ میں صبح کے حلقہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ یکا یک ایک قسم کی فنائے خاص ظاہر ہوئی اور میرے یقین کو لے اڑی...... اس روز نماز عصر کے بعد امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ اپنے تمام شاگردوں اور اپنے طریقے کے مجتہدوں اور بعض استادوں کے ساتھ میرے گرد جمع ہیں، میں نے دیکھا کہ ان بزرگوں کا نور میرے دل میں داخل ہو گیا ہے اور میں نے ان کے نور سے تحقق اور بقا حاصل کی اور میں ان انوار کا مجسمہ بن گیا اور ہر ایک کے انوار میرے الگ الگ اجزا بن گئے، پھر یہی حال امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے انوار کے ساتھ ہوا، امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ دو یا تین حصہ حق ہے اور تہائی یا چوتھائی حق امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ہے، حضرت خواجہ بدر الدین سرہندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں گویا اس طرح آپ کو حنفی الشافعی کہا جا سکتا ہے، ﴿حضرات القدس ۲:۱۰۹﴾ پھر فرماتے ہیں، بغیر تکلف اور تعصب سے کہا جا سکتا ہے کہ مذہب حنفی کی نورانیت میری نظر کشفی میں ایک سمندر معلوم ہوتی ہے اور دوسرے مذاہب حوضوں اور نہروں کی طرح نظر آتے ہیں، ﴿ایضاً، ۱۱۰﴾ آپ کے ان ارشادات سے ان لوگوں کو دعوت فکر بھی دی جا سکتی ہے جو اپنے آپ کو غیر مقلد کہتے ہیں لیکن اپنے اکابر میں حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر بھی کرتے ہیں،

Marfat.com

حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تو ائمہ اربعہ کی تقلید کے بغیر اسلام کو سمجھنا بہت ہی مشکل ہے، آپ جیسے بلند پایہ لوگ تو مقلد کہلانے میں فخر محسوس کریں اور ان کے یہ نام لیوا تقلید کو گمراہی تصور کریں، یہ کیسا جوڑ ہے، یہ کیسی محبت ہے۔

ماتریدی رضی اللہ عنہ

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ عقائد میں امام ابو منصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیقات پر اعتماد کرتے تھے، اس لیے آپ کو ماتریدی بھی کہا جاتا ہے، اس کے ساتھ ساتھ آپ کو علم الکلام میں درجہ اجتہاد حاصل تھا، فرماتے ہیں، احوال سلوک کے درمیانی حالات میں ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے واقعہ میں اس فقیر سے فرمایا کہ تم علم الکلام کے مجتہد ہو، اس وقت سے مسائل کلامیہ میں اس فقیر کی رائے خاص اور علم مخصوص ہے، اشاعرہ و ماتریدیہ کے اکثر اختلافی مسائل سے جب کوئی مسئلہ سامنے آتا ہے تو ابتدائی طور پر حقیقت اشاعرہ کی طرف نظر آتی ہے لیکن جب نور فراست اور نظر باریک سے دیکھا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ حق ماتریدیہ کی جانب ہے، علم الکلام کے اختلافی مسائل میں اس فقیر کی رائے علمائے ماتریدیہ کے موافق ہے۔ ﴿مبداء معاد، ۵۴﴾

قریشی رضی اللہ عنہ

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ شجرہ نسب ۲۹ واسطوں سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے جا ملتا ہے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ قبیلہ قریش کے نامور فرد تھے اور ان کے خاندان بنو عدی کو قریش کی سفارت کا شرف حاصل تھا، اس مناسبت سے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ قریشی النسب ہیں، قریش کے بہت سے فضائل کتب حدیث میں مرقوم ہیں، ایک حدیث مبارک ہے، اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو قبیلوں میں تقسیم فرمایا تو مجھے بہترین قبیلے میں رکھا، ﴿جامع ترمذی﴾

Marfat.com

کابلی رضی اللہ عنہ

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے اجداد کرام میں چودھویں جد کریم حضرت سلطان شہاب الدین المعروف فرخ شاہ کابلی رحمۃ اللہ علیہ والی کابل تھے، آپ نے کئی بار ہندوستان پر لشکر کشی کی، کفار سے جہاد کیا، بتوں کا قلع قمع کیا اور اسلام کا بول بالا کیا اور بارہا مال غنیمت لے کر فتح و نصرت کے ساتھ ہندوستان لوٹے، آخر میں ترک سلطنت کر کے فقر اختیار کیا اور سلسلہ چشتیہ میں بیعت ہو گئے کوہستان کابل میں سکونت اختیار کی اور بندگان خدا کو اپنے روحانی فیوضات و برکات سے مستفیض فرماتے رہے اور یہیں انتقال فرمایا، شیخ ضیاالحق رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں خانقاہ اور مسجد تعمیر کروائی، آج کل یہ مقام درہ فرخ شاہ کے نام سے مشہور ہے، ﴿عمدۃ المقامات، ۹۹﴾ سلطنت فقر کے اس کابلی تاجدار کی وجہ سے آپ کو کابلی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

معروف رضی اللہ عنہ

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے عرفان کی وجہ سے عارف بھی ہیں اور معروف بھی ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو شہرت دوام عطا فرمائی ہے، مولانا عبد الماجد دریا آبادی لکھتے ہیں، عہد نبوت سے تقریباً ہزار سال گزرنے کے بعد احمد سرہندی پیدا ہوئے جنہوں نے نہ صرف سلسلہ نقشبندیہ بلکہ تمام سلاسل تصوف میں تجدید و اصلاح کا صور اس بلند آہنگی کے ساتھ پھونکا کہ اس کی صدائے بازگشت آج تک دنیا اسلام کے در و دیوار سے آرہی ہے، ﴿تصوف اسلام، ۷﴾

وہ اختر کر گئے ہیں گھر دلوں میں اہل ایماں کے
یوں باطن پر حکومت ہے مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی

Marfat.com

حجۃ العرفا رضی اللہ عنہ

حضرت خواجہ بدرالدین سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے لیے حجۃ العرفا کا لقب بھی استعمال فرمایا ہے، جب حضرت خواجہ باقی باللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جیسے عارف کامل نے آپ کے عرفان کو عرفائے حق کے لیے حجت بالغہ تسلیم کیا ہے تو کسی اور کے پروانہ تصدیق کی کیا حاجت ہے، حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے، ہم نے تین چار سال میں پیری مریدی نہیں کی بلکہ ہم تو کھیل کرتے رہے لیکن اللہ تعالیٰ کا بڑا کرم و احسان ہے کہ ہماری دکان داری میں گھاٹا نہیں ہوا کیونکہ ہم کو ان جیسے بزرگ مل گئے، ﴿حضرات القدس، ۲:۴۱﴾ حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے تمام مریدین اور متوسلین حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے کر دیئے اور خود گوشہ نشین ہو گئے، ایک مکتوب گرامی میں تو کمال درجے کی انکساری کا مظاہرہ فرماتے ہیں، میں اور کیا لکھوں، درویشوں کی بات آپ کی بارگاہ ولایت میں لکھنا بھی زیادہ بے ادبی ہے اور ظاہری حالات کا ذکر بھی بہت ہی نامناسب ہے، غرض کہ ہم کو خود بھی اپنی حد جاننی چاہیے، ﴿مکتوبات باقی مکتوب، ۸۵﴾ ایک مکتوب گرامی میں حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے رسالہ مکاشفات عینیہ کی از حد تعریف فرمائی ہے اور حضرت فاروق اعظم، حضرت عبیداللہ احرار کے مقامات، خانہ جبروت، مقام فنافی اللہ کے متعلق سوالات پوچھے ہیں اور آپ کے عرفان کو برحق قرار دیا ہے، فرماتے ہیں آپ کے مکشوف کا طریقہ نہایت مناسب، صحیح درست اور مستحسن ہے، شیخ کریم کی برکت سے لاکھوں متلاشیان حق نے آپ کی ذات کو حجت البالغہ تسلیم کیا اور آپ کے طریقے سے واصل حق ہوئے، حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے معارف کتاب و سنت کے مطابق ہیں اور وہ مقامات کہ جہاں اعتراضات وارد ہوتے ہیں کے جواب آپ نے خود تحریر فرما دیئے ہیں جو اہل

Marfat.com

انصاف کے نزدیک کافی ہیں۔ (مقامات مظہری، ۳۳۵)

شیخ الاسلام رضی اللہ عنہ

حضرت امام بدرالدین سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے لیے "شیخ الاسلام" کا نام بھی استعمال کیا ہے، جس کا مطلب ہے اسلام اور اہل اسلام کا بزرگ، نیز لکھتے ہیں، جب آپ کا شہرہ دنیا اور دنیا والوں پر ہوا اور آپ کی ہدایت کا چرچا تمام عالم میں شائع ہوا اور آپ کے کمالات کا ڈنکا ہفت اقلیم میں بجنے لگا تو آیت کریمہ "اذا جاء نصر اللہ والفتح" کے مصداق مختلف مقامات میں لوگوں نے آپ کا حلیہ مبارک اپنے خوابوں میں دیکھا بلکہ انبیا اور اولیا سے بھی اشارے اور بشارتیں پائیں کہ آپ کی خدمت میں لوگ حاضر ہوں، چنانچہ بکثرت لوگ جوق در جوق اور فوج در فوج آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے...... اس لیے آپ کی صورت اور روحانیت کا ہر شخص شیدا بن گیا تھا، (حضرات القدس، ۲:۳۶) ڈاکٹر اشتیاق قریشی صاحب لکھتے ہیں، شیخ کے اثرات مغرب میں افغانستان، وسط ایشیا اور سلطنت عثمانیہ تک اور مشرق میں ملایا اور انڈونیشیا تک پھیل گئے، (مسلم کیمونٹی آف انڈو پاک، ۱۵۲)

پیر دستگیر رضی اللہ عنہ

پیر دستگیر کا مطلب ہے مشکل میں ہاتھ پکڑنے والا، فریاد رسی کرنے والا پیر، آپ کے سجادہ نشین حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نے اکثر اسی نام سے آپ کو یاد کیا ہے، آپ واقعی پیر دستگیر ہیں، کثرت سے مرید حاضر خدمت ہوتے اور ہر فرد پر آپ توجہ فرماتے اور احوال و کیفیات وارد فرماتے، پھر ان کیفیات سے گزار کر دوسری کیفیات وارد فرماتے...... مریدوں اور ملازموں میں سے ہر ایک یہی سمجھتا تھا کہ جتنی شفقت اور عنایت مجھ پر ہے کسی دوسرے پر نہیں ہے...... بلکہ جو حضرات ولایت و خلافت حاصل کرنے کے بعد چلے جاتے تھے

Marfat.com

آپ ان پر بھی غائبانہ توجہ فرماتے تھے اور احوال خلفا کے بھی ولایت کے کم درجات کو کمالات وراثت نبوت تک واصل فرما دیتے تھے، ﴿ایضاً ملخصا، ۱۷۰﴾ آپ کی دستگیری، غمگساری اور چارہ سازی کے بے شمار واقعات مرقوم ہیں جو دنیا اور آخرت کے حوالے سے آپ کے پروانوں اور مستانوں کے لیے سرمایہ امید ہیں۔

..... ﴿شجاع رضی اللہ عنہ﴾ .....

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ شجاعت و شہامت کا شاہکار تھے اور عزیمت و استقامت کا کہسار تھے، آپ دربار جہانگیر میں اس شان فقر کے ساتھ داخل ہوئے کہ بادشاہ اور امرا اس مرد مومن کی دلیری اور مردانگی اور جرات آموزی کو دیکھ کر انگشت بدنداں رہ گئے، آپ نے آداب شاہی کو بالائے طاق رکھتے ہوئے زمین بوسی اور سجدہ ریزی سے اجتناب کیا اور صرف السلام علیکم پر اکتفا کیا، بادشاہ نے ناگوار لہجے میں کہا، اسی وقت سجدہ تعظیمی میں جھک جائیں، آپ نے فرمایا، ہرگز نہیں کیونکہ غیر اللہ کو سجدہ حرام ہے، اس نے کہا اپنا سر صرف یوں ہی ذرا سا جھکا لیں ہم اسے سجدہ تعظیمی میں شمار کر لیں گے، آپ نے فرمایا، یہ کسی طرح بھی ممکن نہیں ہے، پھر اس کے حکم سے چند طاقتور امرا کو حکم دیا کہ ان کا سر جبراً ہمارے سامنے جھکا دیا جائے، انہوں نے آپ کے سر اور گدی مبارک کو گرفت میں لے کر گردن جھکانے کی کوشش کی مگر آپ نے پوری قوت سے خود کو اکڑا لیا، دنیا نے ایسا عجیب و غریب معرکہ نہ دیکھا ہوگا کہ اپنے وقت کے شہنشاہ جہانگیر اپنے تمام تر جاہ و جلال اور جبر و قدر کے باوجود ایک مرد درویش کی صرف گردن جھکانے میں ناکام ہو گیا، یہ تھے شجاع ملت اسلامیہ جو خود شناسی اور حق آگاہی کی قوت سے اپنے وقت کی سب سے بڑی طاغوتی طاقت سے نبرد آزما تھے، پھر ایک کمرے کے چھوٹے سے دروازے سے گزارا گیا کہ شاید اس طرح ہی جھک کر گزریں گے تو

Marfat.com

س کو سجدہ تعظیمی تصور کر لیا جائے گا، آپ نے فراست ایمانی سے سارا منصوبہ ناکام نا دیا، آپ نے گزرتے وقت پہلے دونوں قدم آگے رکھے اور سر انور پیچھے کی طرف بھکا کر دروازے سے نکل گئے، گویا بتا دیا کہ تیرا تمام تر پندار شاہی درویش خدا مست کے قدموں کی ٹھوکر پر ہے ؎

گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے
وہ جس کے نفس گرم سے ہے گرمی احرار

حضرت خواجہ امین بدخشی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ بعض علما اور شہزادہ عالی جاہ شاہجہان نے مشورہ دیا کہ بادشاہ کے لیے سجدہ تعظیمی جائز ہے، آپ جھک جائیں آپ کو کوئی گزند نہ پہنچے گی، آپ نے فرمایا، یہ فتویٰ رخصت ہے، عزیمت یہ ہے کہ غیر حق کے سامنے سجدہ نہ کیا جائے، ﴿مناقب آدمیہ، ۱۷۱﴾ عہد شاہجہانی کے مورخ عبد الحمید لاہوری نے لکھا ہے آپ کو مذہبی امور میں اختلاف کی بنا پر سزا انہیں دی گئی تھی بلکہ دربار میں زمین بوس نہ ہونے کی وجہ سے دی گئی تھی، یہ ایک قسم کی تادیب تھی، یہ تاریخی حقیقت نواب صدیق حسن بھوپالی نے بھی لکھی ہے ﴿ابجد العلوم، ۸۹۹:۳﴾ آزاد بلگرامی نے کیا خوب لکھا ہے ؎

فلا عجب ان صادہ متقض
الم تر فی الاسلاف قید المجدد

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی اس شجاعت و بسالت کو زمانہ ہمیشہ سلام کرتا رہے گا۔

﴿عالم الآخرۃ رضی اللہ عنہ﴾

حضرت خواجہ معصوم سرہندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، ہمارے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو بشارت دی گئی تھی کہ میں نے تیری دنیا کو آخرت کر دیا، اس

Marfat.com

عبارت عالی کی شرح میں لکھا جاتا ہے کہ جو کچھ اس دنیا میں نظر آتا ہے ظلیت کی آمیزش کے بغیر نہیں کیونکہ دنیا ظلیت کی آمیزش کے بغیر اصل کے ظہور کی تاب نہیں رکھتی اور اصل کے ظہور کا مقام آخرت ہے، جب حضرت کی دنیا آخرت کے حکم میں ہوگئی تو ناچار آخرت کا موعود اس دنیا میں جلوہ گر ہوگیا اور ظلیت کی آمیزش کے بغیر اصل کا نصیب حاصل ہوگیا اور یہ بھی مراد ہو سکتی ہے کہ اس فانی دنیا کے بعضے تمتعات جو آخرت کے درجوں کی کمی کا باعث ہیں وہ حضرت کے حق میں ایسے نہ ہوں بلکہ درجات کی ترقی کا باعث ہوں جیسا کہ آخرت کی نعمت جس سے بہرہ ور ہونا ترقی کا باعث ہے۔ ﴿مکتوبات معصومیہ، ۱۸۹:۱﴾

﴿مغفور رحمۃ اللہ علیہ﴾

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ مغفرت کا وعدہ فرمایا گیا ہے، صرف یہی نہیں بلکہ یہ بشارت بھی دی گئی کہ جس جنازے پر آپ حاضر ہوں گے وہ میت بخش دی جائے گی۔ ﴿تذکرہ مشائخ نقشبندیہ، ۲۱۰﴾ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مجھے بشارت حاصل ہے کہ کل روز قیامت میں کتنے ہزار مسلمانوں کو تمہاری شفاعت سے بخش دیا جائے گا۔ ﴿حضرات القدس، ۲:۱۱۰﴾

حضرت خواجہ معصوم سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے، اگر میرے روضہ کی مٹی میں سے ایک مٹھی بھر مٹی کسی کی قبر میں ڈال دی جائے تو بفضلہٖ تعالیٰ رحمت عظیم کے نزول کی امید ہے، پھر اس ہستی کا کیا رتبہ ہوگا جو اس روضے میں دفن ہے۔ ﴿ایضاً، ۲:۱۱۱﴾ ایک دن صبح کے حلقے میں آپ مراقب تھے اور اپنے اعمال کی خامی کا تصور غالب تھا اور انکسار و تضرع کا غلبہ تھا، حدیث میں "من تواضع لله رفعه الله" کے مصداق غفار الذنوب کی طرف سے خطاب ہوا، میں نے تم کو بخش دیا اور اس کو بھی جو تمہارا وسیلہ اختیار کرے بالواسطہ یا بلاواسطہ قیامت

Marfat.com

تک سب کو بخش دیا اور اس بشارت کے اظہار کا حکم بھی دیا، ﴿ایضا،۲:۱۱۴﴾ آپ ایک قبر کے مقابل دیر تک کھڑے رہے اور کچھ دیر کے بعد چہرہ مبارک پر خوشی اور تازگی کے آثار ظاہر ہوئے، جب پوچھا گیا تو فرمایا، صاحب قبر کو عذاب میں مبتلا دیکھا تھا، میں سلسلہ عالیہ کے بزرگوں کی ارواح کی طرف متوجہ ہوا تو دیکھا کہ حضور انور ﷺ تخت نبوت پر بیٹھے ہوئے تشریف لے آئے اور آپ کے آتے ہی عذاب دور ہو گیا، اس قبر میں عورت تھی، اس نے میرے لیے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ تمہیں راحت پہنچائے جس طرح تم نے مجھے راحت پہنچائی ہے، اس بات پر میرے چہرے پر خوشی کے آثار ظاہر ہوئے تھے، ﴿ایضا،۲:۱۰۲﴾

...... ﴿قبلہ عالم ﷜﴾

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی ﷫ عالم کی توجہات اور مرادات کا قبلہ ہیں اس لیے آپ جیسے بزرگوں کے لیے یہ لفظ استعمال کرنا چاہیے، ایک مرتبہ عرفہ کی صبح آپ قبلہ رو ہو کر بیٹھے رہے یہاں تک کہ آفتاب بلند ہو گیا، اس کے بعد آپ نے مراقبے سے سر اٹھایا اور محرمان راز سے فرمایا کہ آج مجھے زیارت کعبہ کا شوق پیدا ہوا اور حرم پاک کا اشتیاق ہوا تو یکا یک میں نے دیکھا کہ خود کعبہ میرے طواف کے لیے آیا ہے اور میرے گرد گھومنے لگا ہے، تعجب ہے کہ ارباب کشف اس واقعے سے غافل رہے ورنہ وہ خود میرے گرد گھومتے اور میرا طواف کرتے، ﴿ایضا،۲:۱۱۶﴾ آپ کی تعلیم کے مطابق کعبہ مشرفہ کا ظہور فرمانا اسی طرح ہے جیسے کوئی بزرگ کسی طالب بارگاہ کو نوازتا ہے، سرہند شریف میں ظہور کعبہ کا مقام آج بھی زیارت گاہ عام ہے، یہ انعام آپ کی لازوال قربانیوں کا صلہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ محسنین کا اجر وثواب ضائع نہیں فرماتا اور نہ ہی اس کی بارگاہ میں درجات کی کمی ہے، اس نے ہر پھول کو جداگانہ حسن اور خوشبو سے سرشار فرمایا ہے، آپ کی طرف مخلوق خدا کس قدر متوجہ

Marfat.com

ہوئی، لکھا ہے کہ خدا کے دوستوں اور حق پرستوں کا ایسا مجمع لگ گیا تھا کہ تمام دنیا میں اس کی مثال نہیں تھی، طالبان حق میں جو بھی آپ کو دیکھتا بے اختیار پکار اٹھتا کہ بے شک یہ کوئی بڑا فرشتہ ہے، ﴿ایضاً، ۲:۳۶﴾ مختلف ملکوں سے علما اور فضلا آپ جیسی خیر العباد ہستی کی خدمت میں مور ملخ کی طرح دوڑے آئے اور بہت سے مشائخ نے اپنی مشیخیت ترک کر کے آپ جیسے مرکز قطبیت وغوثیت کی صحبت اختیار کی بلکہ بہت سے بادشاہ بھی پروانہ وار آپ کی شمع ہدایت پر قربان ہو گئے کیونکہ آپ ہی اپنے وقت ﴿الف ثانی﴾ کے لیے قبلہ وکعبہ تھے، دنیا اور دنیا والوں کے لیے فیض ہدایت اور فضل ورحمت کا ذریعہ مشرق سے مغرب تک اور جنوب سے شمال تک آپ کے ظہور سے قیامت تک آپ ہی اس منصب پر فائز ہیں، آپ کی توجہ کے بغیر اور قصد کے بغیر بھی آپ کا فیض اور فائدہ لوگوں کو پہنچتا رہے گا اور یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ سورج کی روشنی اور چاند کی چاندنی کا معاملہ ہے وہ پوری دنیا پر پڑتی رہتی ہے، ﴿ایضاً، ۲:۱۹﴾

﴿متشرع رضی اللہ عنہ﴾

حضرت سید صالح رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے ایک رات واقعے میں خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا، آپ بڑے جاہ وجلال کے ساتھ جارہے تھے، ان کے آگے ایک فوج تھی، ایک شخص نے مجھے کہا کہ تمہارے آباؤ اجداد تو سلسلہ چشتیہ کی ارادت رکھتے تھے، تم کیوں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہو گئے ہو، میں نے کہا، ایک کتے کو جہاں روٹی کا ٹکڑا ملے وہ وہاں بیٹھ جاتا ہے اور دوسری جگہ نہیں جاتا، اس شخص نے کہا، حضرت خواجہ چشتی اور حضرت مجدد کے طریقے میں تم نے کیا فرق دیکھا ہے، میں نے کہا جو حضرت حبیب اللہ اور حضرت کلیم اللہ کے درمیان ہے، اس پر حضرت خواجہ چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے اس شخص سے غصے میں آکر فرمایا، ان کو کچھ مت کہو کیونکہ ان کے پیر نہایت متشرع ہیں اور بے حد

Marfat.com

رسوخ اور استقامت والے ہیں، ﴿حضرات القدس، ۲:۶۷﴾ آپ کا فرمان ہے، میں نے شریعت کو دیکھا کہ ہمارے اس مقام میں اتری ہے جس طرح کوئی قافلہ کسی جگہ اترتا ہے، پھر آپ نے مسجد اور خانقاہ کی طرف اشارہ فرمایا، ﴿ایضاً، ۲:۱۰۸﴾ آپ کا طریقہ بالکل صحابہ کرام کے طریقے کے مطابق تھا اور آپ کا لباس بھی حضور انور رحمۃ اللہ علیہ کے صحابہ کبار کے لباس کی طرح تھا، یعنی سر پر عمامہ، مسواک، گوشہ دستار سے بندھی ہوئی، عمامہ کا کنارہ دونوں کندھوں کے بیچ میں پڑا ہوا، قمیض کا گریبان دونوں کندھوں کی طرف کھلا ہوا، پاجامہ ٹخنوں سے اوپر بلکہ پنڈلی کے وسط تک، پاؤں میں جوتی اور ہاتھ میں عصا ہوتا تھا، کندھے پر سجادہ ہوتا تھا اور پیشانی پر کثرت سجود کے نشانات، پیشانی اور رخساروں پر باطنی نورانیت کے انوار رہتے تھے، پوری رات آپ نماز یا مراقبہ میں بسر کرتے تھے اور دن میں صبح کی، ظہر کی اور عصر کی نمازوں کے بعد حلقہ ذکر کراتے تھے جس میں استغراق رہتا تھا، نماز اشراق اور چاشت بھی ادا فرماتے تھے اور رات دن وضو، نماز، مراقبہ یا تلاوت میں مصروف رہتے تھے، ﴿ایضاً، ۲:۳۷﴾ آپ نے سنت و شریعت کی پاسداری اور آبیاری کے لیے جس قدر التزام فرمایا وہ آپ کا طرۂ امتیاز ہے اس لیے آپ کو متشرع کہا گیا ہے اور اس پر حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ گواہی فراہم کرتے ہیں ،آپ کا فرمان ہے، بڑا تعجب ہے کہ بعض ناقص اور خام قسم کے درویش اپنے کشف پر اعتماد کر کے شریعت بیضا کے انکار اور مخالفت کی جرات کرتے ہیں حالانکہ اگر حضرت موسیٰ کلیم اللہ رحمۃ اللہ علیہ بھی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پاتے تو ان کے لئے بھی سوائے اس روشن شریعت کی پیروی کے کوئی چارہ نہ ہوتا، ﴿حضرات القدس، ۲:۱۶۷﴾

...... ﴿مفکر رضی اللہ عنہ﴾ ......

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے افکار سے دنیا میں ایسا

Marfat.com

انقلاب برپا کیا اس کی مثال نہیں ملتی، مثلاً وحدۃ الشہود، نظریہ عبدیت، تصور خودی، سر الفراق، مقام فقر، مقام تسلیم و رضا، وسعت باطنی، حقائق زندگی کے متعلق افکار سے حضرت علامہ اقبال جیسے مفکر بھی متاثر دکھائی دیتے ہیں اور جابجا اپنے اشعار میں ان افکار کی لڑیاں پروتے ہیں، حضرت مسعود ملت ڈاکٹر مسعود احمد مظہری لکھتے ہیں، آپ نے نظریہ ﴿وحدۃ الوجود﴾ کی لاج رکھی اور اس کے ساتھ نظریہ وحدۃ الشہود پیش کیا جو دل و دماغ دونوں سے قریب تھا، یہی نظریہ تھا جس نے فکر اقبال میں ایک انقلاب پیدا کیا اور ایک نئی روح پھونکی، حضرت مجدد نہ ہوتے تو اقبال نہ ہوتے، حضرت مجدد اقبال کی آرزو و تمنا تھے، ﴿مقدمہ روضۃ القیومیہ، ۳۷﴾ ڈاکٹر شیخ محمد اکرم نے لکھا ہے، شیخ احمد جو شاہ ولی اللہ اور اقبال سے پہلے اسلامی ہند کے نہایت ہی طاقتور مفکر گزرے ہیں، نہ صرف برصغیر پاک و ہند بلکہ عالم اسلام کے علما صوفیا میں اعلیٰ ترین مقام کے مالک ہیں، ﴿مسلم سویلیزیشن ان انڈیا اینڈ پاکستان، ۲۷۰﴾ آپ نے اکبر کے ایک قومی نظریے کے جواب میں جو دو قومی نظریہ پیش کیا اس نے صدیوں کی سیاست اور معاشرت کو تبدیل کر کے رکھ دیا، آپ کی آواز اس کے ارتداد و الحاد کے خلاف بہت زوردار دی جس سے دشت و جبل گونج اٹھے، آپ کے فکر سے متاثر ہو کر جہانگیر نے امور مذہب و سیاست میں مشورہ کے لیے علما کا ایک کمیشن مقرر کیا، چودھویں صدی میں امام احمد رضا خاں اور علامہ اقبال نے آپ کے دو قومی نظریے کے احیا کی بھرپور کوشش فرمائی، ڈاکٹر حفیظ ملک لکھتے ہیں، فی الحقیقت آنے والی نسل کو شیخ احمد نے بے حد متاثر کیا، ان کا نعرہ تھا چلو چلو مصطفیٰ کی طرف چلو، مذہبی اور سیاسی حیثیتوں سے یہ نعرہ نہایت ہی دوررس نتائج کا حامل ہوا، ان کی تعلیمات نے معاصر فکر مسلم کو بنیادی طور پر متاثر کیا اور ہندوستان میں مسلم حکومت کو لادینی بنانے کی مخالفت کی، ﴿مسلم نیشنلزم، ۵۵﴾ ڈاکٹر شیخ محمد اکرم لکھتے ہیں، دور اکبری سے لے کر دور عالمگیری تک حکومت کی مذہبی پالیسیوں میں جو نشیب و فراز آتے رہے وہ

Marfat.com

بڑی حد تک حضرت مجدد اور آپ کی تعلیمات کی وجہ سے آئے، ﴿مسلم سویلیزیشن، ۲۷۰﴾
حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ بھی فرماتے ہیں کہ آپ نے اسلامی فکر میں بہت سی
ناہمواریوں کو درست فرمایا، آپ باطنی راہنمائی کے لیے مثالی نمونہ تھے اور آپ نے
بہت سے حقائق مخصوصہ کو واشگاف فرمایا، ﴿کلمات طیبات﴾

﴿فخر العابدین رضی اللہ عنہ﴾

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ زہد و عبادت میں بھی اپنی مثال آپ
تھے، وقت کے قاضی القضاۃ نے ایک امیر سلطنت سے بیان فرمایا کہ اس طائفے کے
باطنی احوال ہمارے ادراک و فہم سے باہر ہیں، البتہ آپ کے اطوار و احوال کو دیکھ
کر متقدمین اولیا کرام کے اطوار کی یاد تازہ ہوتی ہے کیونکہ ہم نے جب اگلے وقتوں
کے بزرگوں کا حال کتابوں میں پڑھا تھا تو دل میں یہ خیال گزرا تھا کہ ان کی سخت
ریاضتوں اور عبادتوں کا ذکر ان کے مریدوں نے مبالغے سے کیا ہوگا لیکن اب جو ہم
نے آپ کے معاملات کو دیکھا تو وہ تردد دور ہو گیا بلکہ ان بزرگوں کے احوال لکھنے
والوں سے ہم کو شکایت ہے کہ انہوں نے کم لکھا ہے، ﴿حضرات القدس ۲، ۲۳:﴾ قطب دکن
حضرت شیخ فضل اللہ برہانپوری کے پاس ایک عاقل خدا پرست نے بیان کیا کہ میں
ان کے باطنی احوال کیا بیان کر سکتا ہوں البتہ یہ کہہ سکتا ہوں کہ ظاہر غائب میں جس
طرح وہ سنت اور اس کی باریکیوں کی رعایت فرماتے ہیں اگر اس زمانے کے تمام
مشائخ بھی جمع ہو جائیں تو اس کا سوواں حصہ بھی ادا نہیں کر سکتے، حضرت شیخ بہت
خوش ہوئے اور فرمایا پھر جو کچھ اسرار حقیقت یہ قطب الاقطاب ﴿حضرت مجدد﴾
فرماتے ہیں اور لکھتے ہیں وہ سب صحیح اور حقیقی ہیں کیونکہ قول کی سچائی اور حال کی بلندی
محض حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال اتباع کی وجہ سے ہوتی ہے، مجھے ان سے پوری طرح
غائبانہ اخلاص و محبت ہے، ﴿ایضاً ۲:۶۲﴾ یاد رہے کہ آپ کے نزدیک آداب شریعت کی

Marfat.com

رعایت کے برابر کوئی ریاضت اور مجاہدہ اور نہیں ہے، خصوصاً فرض، واجب اور سنت نمازیں اور ان کے ادا کرنے کا طریقہ جیسا کہ حکم دیا گیا ہے بہت دشوار ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے" وانها لكبيرة الا على الخاشعين "اور وہ نماز بہت بھاری ہے مگر ڈرنے والوں پر نہیں، ﴿معارف لدنیہ﴾ آپ فرماتے ہیں، لوگ سمجھتے ہیں کہ ریاضت کے معنی بھوکا رہنا اور روزہ رکھنا ہے لیکن کھانے میں توسط رکھنا دوام روزہ سے زیادہ مفید ہے، جب لذیذ کھانا سامنے رکھا ہوا ہو تو آدھی بھوک تک کھانا اور پھر کھانے سے ہاتھ کھینچ لینا بہت بڑی ریاضت ہے اور ان لوگوں کی ریاضتوں سے بدرجہا بہتر ہے کیونکہ ان لوگوں نے تو وہ کھانا دیکھا ہی نہیں اور کھانے سے باز رہے اور یہ تو اس میں سے کچھ چکھ کر باز رہے ہیں، ﴿حضرات القدس، ۲:۱۶۶﴾

﴿نور الخلائق رضی اللہ عنہ﴾

مخلوق خدا کو نور تقسیم کرنے والا، آپ نے الف ثانی کے دورانیے میں اپنے باطنی اسرار و معارف کا ایسا نور تقسیم کیا کہ دلوں کے جہان جگمگانے لگے، ساتھ شریعت بیضا کے انوار عام کر کے بدعات و خرافات کی تاریکیوں کو کافور کرنے میں اہم نورانی کردار ادا کیا کہ نگاہوں کے ارمان بیدار ہو گئے ۔

مہے براوج سپہر کمال طالع شد
کہ کس ندید چناں ماہ در ہزاراں سال

آپ کی تاریخ ولادت پر غور کر لیا جائے ۱۴ شوال جمعہ کی رات گویا چودھویں رات کا مکمل چاند آسمان پر اجالے بکھیر رہا تھا اور زمین پر معرفت کا بدر کامل طلوع ہو رہا تھا جس کے نور سے نور مصطفیٰ کے جلوے دکھائی دے رہے تھے، شمسی حساب سے سورج اس وقت برج حمل کے خانہ شرف میں تھا جو سورج کی تمام منزلوں سے اعلیٰ اور اشرف منزل ہے، اسی لیے کہا جاتا ہے ۔

Marfat.com

شہ ملک ولایت شیخ احمد
بمثلش مادر ایام کم زاد

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے خسر مکرم حضرت شیخ سلطان تھانیسری رحمۃ اللہ علیہ سلطنت اکبری کے اہم رکن تھے، انہوں نے خواب میں دیکھا کہ ایک نورانی مرد خدا ایک نورانی فوج کے ہمراہ ظاہر ہوا جس کے نور سے جہاں اور تمام اہل جہاں عرش سے فرش تک منور ہو گئے، اس مرد خدا کی شعاعیں حضرت شیخ پر پڑیں، حضرت شیخ نے یہ خواب اہل تعبیر کو سنایا تو انہوں نے کہا کہ عنقریب ایک شخص پیدا ہوگا جس کے نور توجہ سے کفر کی تاریکی اسلام کی روشنی سے بدل جائے گی، اسی طرح ایک اور اہم رکن سلطنت خان اعظم نے خواب دیکھا کہ ایک آدمی آسمان سے نازل ہوا ہے جس کے نور کی شعاعوں سے تمام زمین مشرق سے مغرب تک منور ہو گئی ہے، وہ جہاں بھی قدم رکھتا ہے وہاں سے چشمہ جاری ہو جاتا ہے، معبروں نے اس خواب کی یہی تعبیر بتائی کہ جو شخص آسمان سے اترا ہے وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نائب اتم ہے جو عنقریب پیدا ہوگا اور اس کے قدم مبارک کی برکت سے ہدایت وارشاد کا چشمہ جاری ہوگا اور اس کے نور ہدایت سے تمام جہان مشرق سے مغرب تک منور ہو جائے گا، دین اسلام کو رونق ملے گی اور مسلمانوں کو فرحت نصیب ہوگی، اکبر کے ایک اور مقرب خاص سید صدر جہاں نے خواب دیکھا کہ سیاہ رنگ کے بگولوں نے تمام جہان تاریک کر دیا ہے، اسی اثنا میں سرہند کی سرزمین سے ایک نور نکلا جس کے نور سے تمام زمین و آسمان منور ہو گئے اور بگولے گم ہو گئے، سید صدر جہاں نے اس کی تعبیر شیخ عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفے شیخ جلال الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھی تو انہوں نے فرمایا، اس شہر سرہند سے جو نور نکلا ہے اس سے مراد وہ مرد خدا ہے جو اس شہر سے پیدا ہوگا اور جس کی توجہ کے نور سے تمام جہان منور ہو جائے گا،

Marfat.com

بدعت اور گمراہی اٹھ جائے گی اور اس کے سرغنے ہلاک ہو جائیں گے، اس کے ارشادات کا نور قیامت تک قائم رہے گا، قصبہ سکندرہ کی ایک حاکمہ ایک صحیح النسب سیدہ نے آپ کے والد ماجد مخدوم عبد الاحد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق خواب دیکھا کہ ان کے سینے سے ایک نور خارج ہوا ہے جس سے تمام زمین و آسمان منور ہو گئے ہیں، اس نور میں ایک تخت ہے جس پر ایک عزیز القدر انسان تکیہ لگا کر بیٹھا ہوا ہے اور تخت کے اردگرد اولیا امت دست بستہ کھڑے ہیں، ایک شخص اعلان کر رہا ہے، یہ مخدوم عبد الاحد کا فرزند ارجمند ہے جو ﴿اپنے دور الف ثانی کے﴾ تمام اولیا کرام سے افضل ہے، اس سیدہ نے اپنی نیک سیرت بہن کا نکاح حضرت مخدوم کے ساتھ کر دیا جس سے حضرت مجدد الف ثانی پیدا ہوئے، یہ شان کمال دیکھ کر خان اعظم اور سید صدر جہان آپ کے ارادت مند ہو گئے، بہت سے مکتوبات ان کے نام مرقوم ہیں اور شیخ سلطان تھانیسری نے اپنی صاحبزادی کا نکاح آپ سے کر دیا جس سے حضرت خواجہ محمد صادق، خواجہ محمد سعید اور خواجہ محمد معصوم جیسے شہسواران عرفان نے جنم لیا، یہ حقائق آپ کے اکثر سیرت نگاروں نے رقم کیے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے اور مصطفےٰ رسول مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ رحمت سے نور الخلائق بن کر جلوہ افروز ہوئے، آپ کے مکتوبات کے دفتر دوم کا تاریخی نام بھی نور الخلائق ہے۔

حسن ذات از رخ پر نور برافگند نقاب
عشق رقصید کہ صاحب نظرے پیدا شد
گشت آفاق منور ز ضیائے سرہند
در شب تار ضلالت قمرے پیدا شد

Marfat.com

......﴿فیاض رضی اللہ عنہ﴾

فیاضی، دریا دلی اور سخاوت پسندی مومن کامل کی اہم صفت ہے، حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اس صفت سے بھی پوری طرح مزین تھے، آپ کی بارگاہ میں درویشوں اور مسافروں کے قافلے ٹھہرے رہتے اور آپ ان کی ضروریات کو پورا کرنے میں اپنی دریا دلی کا مظاہرہ کرتے اور خوشی کا اظہار فرماتے، اپنا لباس کسی غریب یا عزیز خادم یا مسافر کو دے دیتے، آپ کی خدمت میں پچاس ساٹھ بلکہ ایک سو لوگ علما، عرفا، مشائخ، حفاظ، اشراف وسادات میں سے ہوتے تھے جن کو آپ کے مطبخ سے کھانا ملتا تھا، ﴿حضرات القدس، ۲:۱۰۰﴾ آپ خلق وتواضع اور مخلوق پر شفقت اور تسلیم ورضا بدرجہ کمال رکھتے تھے...... حقوق اہل رحم کی ادائیگی میں نہایت کوشش فرماتے تھے، ﴿ایضا﴾

......﴿عزیز الوجود رضی اللہ عنہ﴾

عزیز الوجود اس ہستی کو کہا جاتا ہے جس کی مثال نہ ملے اور ہر کوئی اس کو عزت وعظمت کی نگاہ سے دیکھے، سلسلہ عالیہ کے بزرگوں میں لفظ عزیز بہت زیادہ مستعمل ہے، حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے گوناں گوں اوصاف و کمالات کی بدولت اس لفظ کے زیادہ مستحق ہیں، بارہا اپنی زبان مبارک سے ارشاد فرمایا کہ اس کمترین بندہ کے حق میں اللہ تعالیٰ کے کمال عنایات میں سے یہ ہے کہ اس راہ کا کوئی کوچہ ایسا باقی نہیں رہا جس سے اس حقیر کو نہ گزارا ہو، اس نے مجھے سریان و معیت، احاطت ووحدت، تشبیہ وتنزیہ، این جہانی اور آنجہانی اسرار، وجوبی اور امکانی نسبتوں سے الگ الگ کرم محض سے بہرہ ور فرمایا، ﴿زبدۃ المقامات، ۲۵۵﴾ آپ نے ایک رسالہ رقم کیا جس میں مفید نصائح موجود تھے، وہ بارگاہ رسالت میں اس قدر مقبول ہوا کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم مشائخ امت کی ایک کثیر جماعت کے ساتھ آپ کو دکھائی دیئے، وہ کمال کرم سے رسالے کو بوسہ دے رہے تھے اور مشائخ امت کو دکھا کر

Marfat.com

فرمار ہے تھے، اس طرح کے عقیدے حاصل کرنے چاہئیں اور جس جماعت کو ان علوم کی سعادت حاصل ہوتی ہے وہ لوگ ''نورانی، ممتاز اور عزیز الوجود'' ہیں، انہوں نے اسی مجلس میں اس واقعہ کی اشاعت کا حکم بھی ارشاد فرمایا، ﴿ایضاً، ۳۱۸﴾ یہ واقعہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے خود بھی بیان فرمایا ہے، ﴿مکتوبات، ۱:۱۶﴾ اس مبارک واقعہ میں حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اقدس سے تین اسما کا صدور ہوا، نورانی، ممتاز، عزیز الوجود، یہ اسما حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے لیے صادر فرمائے گئے ہیں، اللہ اللہ کیا عروج سعادت ہے، کیا شان پذیرائی ہے

بر کریماں کارہا دشوار نیست

آپ فرماتے ہیں ہماری تحریریں مہدی آخر الزمان علیہ الرضوان کی نظر اقدس سے گزریں گی اور ان کے نزدیک مقبول ہوں گی، تحریر کی کثرت ان ہی اسباب کی بنا پر ہے، ﴿مکتوبات، ۱:۲۳۴﴾

بر نوحہ شب و روز از اں می پیچم
تا بود کہ یکی نالہ بگوش تو رسد

ایک درویش جس پر آثار نیستی اور علامت مستی کا ظہور تھا اپنے شروع کا حال بیان کرتا ہے کہ میں نے حضرت خواجہ صدر الدین خلیفہ حضرت خواجہ محمد زاہد بلخی رحمۃ اللہ علیہ کی روح پر فتوح کی طرف توجہ کی اور پوچھا کہ آپ تو ملک جاودانی کی طرف تشریف لے گئے ہیں، مجھے ایسے بزرگ کی طرف ہدایت فرمائیے جس سے بڑا اس زمانے میں کوئی نہ ہو، پھر مجھے نیند آ گئی، خواب میں حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا جو فرمار ہے تھے کہ تمہیں میں حضرت میاں شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بھیجتا ہوں کہ اس زمانے میں ان سے بڑا کوئی بزرگ نہیں ہے، چنانچہ میں علی الصباح اس قطب آفاق کی خدمت میں حاضر ہوا اور قبولیت حاصل کی، ﴿حضرات

ایک درویش بلخی کا بیان ہے کہ میں نے اس واقعے میں ایک عظمت والا جنازہ دیکھا جس میں سلف وخلف کے اکابر اولیا بالخصوص خواجہ غجدوانی، حضرت خواجہ نقشبند بخاری، حضرت خواجہ عبید اللہ احرار اور ان کے معاصرین تشریف فرما ہیں اور کسی بزرگ کے منتظر ہیں، میں نے دریافت کیا تو ایک بزرگ نے فرمایا کہ قطب الاقطاب کا انتظار ہے، وہ تشریف لائیں گے اور نماز جنازہ پڑھائیں گے، اتنے میں ایک بزرگ سرو قد، گندمی رنگ مائل بہ سفیدی، کشادہ چشم، فراخ پیشانی، جن کا حسن یوسفی تھا اور ملاحت محمدی تھی تشریف فرما ہوئے، تمام اولیا کرام نے ان کی تعظیم کی اور انہوں نے امامت کرائی، جب جنازہ اٹھایا گیا تو میں نے پوچھا کہ اس بزرگ کا نام کیا ہے اور مقام کہاں ہے، لوگوں نے کہا ان کا نام شیخ احمد ہے اور قیام سرہند ہے، پھر میں بلخ سے چل کر سرہند شریف آیا اور ان کی زیارت سے مشرف ہوا، ایک عرصے تک ان کی بارگاہ میں گھومتا رہا اور جو دیکھنا تھا دیکھتا رہا، ﴿ملخصا حضرات القدس، ۲:۵۸۔ ۵۹﴾

ایسے بے شمار واقعات آپ کے نورانی، ممتاز اور عزیز الوجود ہونے کی گواہی دیتے ہیں، آپ کا ارشاد ہے، مجھے بتایا گیا ہے کہ ہمارے زمانے سے لے کر حضرت امام مہدی علیہ الرحمۃ کے ظہور تک یہ کمالات و معاملات جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمائے ہیں کسی اور کو حاصل نہ ہوں گے، ﴿ایضاً، ۲:۱۱۱﴾

مستقیم الحال رضی اللہ عنہ

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نہایت مستقیم الحال بزرگ ہیں، آپ کے احوال واطوار شریعت مصطفیٰ کے معیار پر پورا اترتے ہیں، آپ خود فرماتے ہیں کہ راہ عرفان میں ایسے مقامات بھی آتے ہیں کہ سالکوں کے قدم پھسل جاتے ہیں، فقیر کو بھی اسی طریقے پر بہت سی قسم کے شبہے واقع ہوتے اور مختلف قسم کے تخیلات پیدا ہوتے تھے، جب تک میں اس حالت پر رہا اس کے باوجود حفظ الٰہی

Marfat.com

شامل حال تھا، یقین سابق میں بالکل فرق نہیں آیا، مجمع علیہ کے اعتقاد میں کسی طرح کے فتور نے راہ نہ پائی، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا ہے اور جو کچھ مجمع علیہ کے خلاف ظاہر ہوتا تھا اس کا کوئی اعتبار نہ کرتا تھا اور نیک محامل پر محمول کرتا تھا......اور مجملاً یہ جانتا تھا کہ اگر یہ کشف صحیح ہے تو یہ جزوی فضیلت پر محمول ہے، اگر چہ یہ وسوسہ معارض ہوتا تھا کہ فضل کا سبب اللہ تعالیٰ کے قرب کی وجہ سے ہے اور یہ فضیلت اس قرب میں ہے، پھر یہ جزوی فضیلت کیوں ہوگی لیکن پہلے یقین کے مقابلے میں میں یہ وسوسہ گرد کی طرح اڑ جاتا تھا اور کچھ اعتبار نہ رکھتا تھا بلکہ توبہ واستغفار اور انابت سے التجا کرتا تھا اور خشوع وخضوع کے ساتھ دعا کرتا تھا کہ اس طرح کے کشف ظاہر نہ ہوں جو اہل سنت کے معتقدات کے سرمو بھی خلاف ہوں،......غیب الغیب کی راہ کے باغ میں بہت سے پھول کھلتے ہیں جو کسی کو ہدایت کی طرف اور کسی کو گمراہی کیطرف لے جاتے ہیں، حضرت والد ماجد فرمایا کرتے تھے کہ ملت کے اکثر گروہ جو گمراہی کے غار میں جا پڑے ہیں ان کی گمراہی کا سبب یہ ہے کہ وہ راہ سلوک میں وقت سے پہلے چل پڑے اور غلطیاں کر کے گمراہ ہو گئے، ﴿مکتوبات، ۲۲۰:۱﴾ وقت سے پہلے چلنے کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے علم ظاہر سے اکتساب نہیں کیا، معتقدات اہل سنت سے آگاہ نہیں ہوئے اور گمراہ ہو گئے، اس راہ کے مسافروں کے ہاتھ میں شریعت کی مشعل کا ہونا اشد ضروری ہے بقول باہو؎

علموں باجھ جو کرے فقیری کافر مرے دیوانہ ہو

﴿غواص قرآنی رضی اللہ عنہ﴾

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن پاک کے ناپیدا کنار سمندر میں غواصی فرما کر انمول موتی اہل عرفان کو عطا فرمائے ہیں، آپ کو قرآن پاک سے خصوصی لگاؤ تھا اور ہمیشہ اس کتاب لایزال کے اسرار و معانی میں گم

Marfat.com

رہنے کا گہرا شوق تھا، آپ قرات کے وقت اس طرح پڑھتے تھے گویا الفاظ کے ضمن میں معنی ادا فرما رہے ہیں اور سامعین کو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ایسے محبوب رسانی پر اسرار قرآنی فائض ہو رہے ہیں، آپ ہرگز آواز میں غنا کی رعایت نہ فرماتے تھے، تراویح میں ہمیشہ قرآن پاک کھڑے ہو کر سنتے تھے اور غنودگی کا شائبہ بھی نہیں ہوتا تھا، پوچھنے پر فرمایا اسرار قرآنی کے سمندر میں شناوری مجھے موقع نہیں دیتی کہ میں آنکھ بند کرسکوں، ﴿حضرات القدس، ۲:۹۴﴾ آپ کا ارشاد ہے کہ علوم معارف ابر نسیاں کی طرح برستے ہیں کہ قوت مدرکہ ان کو برداشت کرنے سے عاجز ہے۔

محب الرسول رضی اللہ عنہ

کسی بھی شخصیت کے مقامات و کمالات کا جائزہ لینا ہو تو اس کے اندر موجود محبت رسول کے جذبے کو دیکھا جائے، جتنا یہ جذبہ زیادہ قوی ہوگا اتنا ہی اس کا مقام کا زیادہ ہوگا، حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اس جذبے اور ولولے سے اس قدر سرشار تھے کہ اس کی مثال نہیں ملتی، آپ کا شہرہ آفاق قول ہے، آنسرور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اس طور پر مسلط ہوئی ہے کہ حق سبحانہ، کو اس واسطے سے دوست رکھتا ہوں کہ وہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ربّ ہے، حاضرین اس بات سے حیرت میں پڑ گئے لیکن مخالفت کی مجال نہ رکھتے تھے، ا﴿مبداء و معاد﴾ یہ محبت رسول کا فیضان تھا کہ آپ نے ساری زندگی متابعت رسول کا درس دیا، فرماتے ہیں کہ متابعت کے علاوہ اور کوئی نیت نہ کرو کیونکہ ہمارا تبتل اور انقطاع کیا ہوگا، ایک متابعت کے عوض ہمیں سینکڑوں گرفتاریاں قبول ہیں لیکن ہزاروں تبتل اور انقطاع توسل و متابعت کے بغیر ہمیں قبول نہیں

آنرا کہ در سرائے نگاریست فارغ است
از باغ و بوستان و تماشائے لالہ زار

آپ اسی محبت ومتابعت کی بدولت فنا فی الرسول کے مقام پر فائز تھے اور محبت ومتابعت کے اثرات سے کما حقہ بہرہ مند تھے، اقبال نے اسی لیے کہا ہے، اگر باو نرسیدی تمام بولہبی است، آپ کی ذات بابرکات کے لیے محبت رسول کا نام انتہائی موزوں ہے۔ "رواج محبت رسول اللہ بود" سے آپ کا سال وصال بھی نکلتا ہے۔

شہباز طریقت رضی اللہ عنہ

شہباز طریقت کا مطلب ہے طریقت کے میدانوں میں پرواز کرنے والا طائر لاہوتی، اس نام سے آپ کا سال وصال بھی برآمد ہوتا ہے، آپ ولایت کے مقام صغریٰ، مقام کبریٰ اور مقام علیا میں پرواز کرتے کرتے آفاق وانفس کے دائروں سے نکل گئے، اولیا متقدمین کے مقامات کی سیر فرمائی، حضرت عثمان غنی، حضرت عمر فاروق اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہم کے کمالات کا مشاہدہ کیا، پھر مقام محبوبیت کے حسین رنگوں اور نقشوں سے خود کو رنگین اور منقش پایا، حضرت خواجہ نقشبند بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی روحانی امداد ہر مقام شامل پر حال رہی، آپ اسما، صفات، اعتبارات، شیونات اور ذات کے جلوؤں سے سرشار ہوئے اور عرفان کامل سے ہمکنار ہوئے، آپ نے حقیقت محمدی، حقیقت احمدی، حقیقت صلوٰۃ، حقیقت کعبہ، حقیقت قرآن کے اسرار فاش کیے اور انبیا اور اولیا کے مقامات وکمالات کی خبر عطا فرمائی، طریقت کے میدانوں میں آپ کی پروازوں کا کیا کہنا، کوئی مکتوبات کا انصاف کی نظر سے مطالعہ کرے تو دیکھے ایسے اسرار وافکار کسی شیخ طریقت کی کتاب سے ظاہر نہیں ہوتے

جچتے نہیں کنجشک وحمام اس کی نظر میں
جبریل وسرافیل کا صیاد ہے مومن

یہ نام آپ کے لیے حضرت خواجہ ہاشم کشمی رحمۃ اللہ علیہ نے استعمال فرمایا ہے جو

Marfat.com

آپ کے حال کی بہترین ترجمانی کر رہا ہے اور آپ کے افکار کی دہائی دے رہا ہے۔

آیۃ اللہ رضی اللہ عنہ

آیۃ اللہ کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت و قدرت کی نشانی، حضرت خواجہ ہاشم کشمی رحمۃ اللہ علیہ نے ''آیات من آیات عز و جل'' کے جملے سے آپ کا سال وصال اخذ کیا ہے، آپ واقع ذات وصفات کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کی نشانی تھے جس کو دیکھ کر اسکا عرفان یاد آتا تھا، حدیث پاک ہے، تمہارے بہترین لوگ وہ ہیں جن کو دیکھ کر خدا تعالیٰ یاد آتا ہے، مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

پیر کامل صورت ظل الہ

یعنی دید پیر دید کبریا

شہسوار محبت رضی اللہ عنہ

جب محبت اپنا رنگ چڑھاتی ہے تو محب صادق سے کچھ تقاضے بھی کرتی ہے، قرآن پاک کی اس آیت میں اسی طرف اشارہ ہے، اور ہم ضرور آزمائیں گے تمہیں خوف اور بھوک اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کے نقصان میں مبتلا کر کے تو صبر کرنے والوں کو بشارت دیجیئے، ﴿سورۃ البقرہ﴾ گویا جوان تقاضوں اور قربانیوں میں پورا اترتا ہے اور محبوب حقیقی کی خاطر اپنا سب کچھ لٹا کر سرخرو ہوتا ہے اسے شہسوار محبت کہا جاتا ہے، ''شہسوار محبت بود'' کے جملے سے آپ کا سال وصال بھی ظاہر ہوتا ہے، آپ کا صرف ایک حوالہ آپ کے اس نام اور لقب کی تصدیق کرنے کے لیے کافی ہے، حضرت شیخ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے نام اپنے مکتوب گرامی میں رقمطراز ہیں، مخدوم! مصیبتوں کے آنے پر ہر چند کی تکلیف برداشت کرنی پڑتی ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ انعام واکرام کی امید بھی لگی رہتی ہے، حزن واندوہ میں یہ بڑا ہی اچھا سرمایہ اور خوان الم و مصیبت کی من بھاتی نعمت ہے، ان شکر پاروں کے اوپر داروئے تلخ کا ہلکا سا غلاف چڑھا دیا گیا ہے اور اس بہانے سے بظاہر ہر مصیبت

Marfat.com

دکھائی گئی ہے مگر نیک بخت مٹھاس پر نظر رکھتے ہوئے تلخی کو مٹھاس کی طرح کھا جاتے ہیں اور حرارت کو صفرائے شیریں کے برعکس پاتے ہیں، شیریں کیوں نہ پائیں، محبوب کے افعال تو سب ہی میٹھے ہوتے ہیں، جو ماسوا اللہ کی محبت میں گرفتار ہو اس کو کڑوے لگتے ہیں، دولت مند تو محبوب کی دی ہوئی مصیبت میں اس قدر لذت وحلاوت پاتے ہیں کہ انعام میں بھی متصور نہیں ہر چند کہ دونوں محبوب ہی کی جانب سے ہیں لیکن مصیبت میں محبّ کے نفس کو دخل نہیں اور انعام مرادِ نفس پر مبنی ہے۔ (مکتوبات، ۲:۲۹)

متواضع رضی اللہ عنہ

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اللہ کی بارگاہ میں نہایت متواضع تھے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب پاک میں از حد مودب تھے، عوام وخواص کے سامنے بھی آپ کی منکسر المزاجی کی عالم کا دیدنی ہوتا تھا، آپ نے مکتوبات اور مکشوفات میں جتنے کمالات کا ذکر فرمایا ہے یہ کوئی فخر وغرور کی وجہ سے نہیں بلکہ تحدیث نعمت کے طور پر فرمایا ہے، آپ کے روحانی عروجات والے مکتوبات کو بنیاد بنا کر جہانگیر اور اس کے حواریوں نے آپ پر تکبر کا الزام عائد کیا اور کہا کہ یہ شیخ تو اپنے آپ کو خلفائے راشدین بالخصوص حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بھی افضل سمجھتے ہیں، آپ نے کمال درجے کی تواضع وانکسار کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا، میں تو خود کو کتے سے بہتر نہیں سمجھتا تو پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کیسے افضل سمجھ سکتا ہوں، چونکہ مجھ پر ایک روحانی کیفیت عروج وارد ہوئی تھی اس لیے یہ احوال اپنے شیخ کو لکھے تھے جو دشمنوں نے ناسمجھی کی وجہ سے آپ تک پہنچا دیئے، اس کے جواب بہت سے ہیں، آسان تر جواب یہ ہے کہ آج آپ نے یاد فرمایا ہے تو میں امیروں اور شاہزادوں کے مقامات سے گزر کر آپ کے سامنے کھڑا ہوا ہوں لیکن یہ نہیں کہا جا سکتا کہ میں پنج ہزاری سے افضل ہو گیا ہوں، میرا گھر تو وہی ہے جو سرہند میں جانا پہچانا ہے، ابھی ابھی اپنے گھر چلا جاؤں

Marfat.com

گا آپ کے وزیر اور امیر ہمیشہ آپ کی قربت میں رہیں گے، اس طرح اصحاب کرام ہمیشہ حضور اقدس ﷺ کے مقرب ہیں اور ہم جیسے طالب ساری زندگی میں ایک بار آپ سرکار ﷺ کے قریب پہنچے، ضرورت پوری ہوئی تو لوٹ آئے اور پھر اپنی جگہ پر آرہے، ﴿مناقب آدمیہ، ۱۷۱﴾ آپ کے اس منطقی جواب سے بادشاہ لاجواب تو ہوگیا مگر پنداری شاہی کی وجہ سے اس درویش خدامست کی ایذارسانی کے درپئے ہوا، اب اس غرور کا تو کوئی علاج نہیں تھا، آج بھی ہمارے کئی محسن حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق یہی خیال کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے آپ کو بڑوں بڑوں سے افضل سمجھا ہے، اس میں کوئی حقیقت نہیں، یہ الزام سراسر آپ کی تعلیمات سے عدم واقفیت کی بنا پر عائد کیا گیا ہے، آپ کے کلام میں تحدیث نعمت کے طور پر جب بے مثال کمالات کا ذکر کیا گیا ہے تو ایسے کمالات کا دعویٰ ان سے پیشتر بزرگان دین نے بھی کیا ہے جن میں حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ سرفہرست ہیں، ان بزرگوں کے اقوال و احوال میں نفسانیت کا کوئی دخل نہیں لہذا اعتراض کی کوئی گنجائش نہیں نکلتی۔

﴿عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ﴾

حضرت خواجہ بدرالدین سرہندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، آپ کا ازلی نام عبدالرحمٰن ہے اور آپ زمانے کے لیے عجوبہ اور عطیات الٰہی کا اعلیٰ نمونہ ہیں، ﴿حضرات القدس، ۲:۲۱﴾ آپ کا مبداء تعین اسم رحمٰن ہے یہی وجہ ہے کہ آپ میں عبدیت اور رحمت کا غلبہ ہے اور آپ کو خزینۃ الرحمہ بھی کہا گیا ہے، آپ نے تصور عبدیت کو خوب اجاگر کیا اور اسی تصور پر حضرت اقبال نے تصور خودی کی بنیاد رکھی، حضرت اقبال نے خواجہ حسن نظامی مرحوم کو لکھا کہ حضرت امام ربانی نے مکتوبات میں ایک جگہ بحث کی ہے کہ گستن اچھا ہے یا پیوستن، میرے نزدیک گستن عین اسلام ہے اور پیوستن رہبانیت یا ایرانی تصوف ہے اور میں اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتا ہوں، آپ کو یاد ہوگا جب آپ نے مجھے

Marfat.com

سر الوصال کا خطاب دیا تھا تو میں نے لکھا تھا کہ مجھے سر الفراق کہا جائے، اس وقت بھی میرے ذہن میں یہی امتیاز تھا جو مجدد الف ثانی نے کیا ہے، آپ کے تصوف کی اصطلاحات میں اگر میں اپنے مذہب کو بیان کروں تو یہ ہوگا کہ شان عبدیت انتہائی کمال، روح انسانی کا ہے، اس سے آگے اور کوئی مرتبہ یا مقام نہیں، ﴿مکتوبات محررہ ۱۹۱۵ بحوالہ سیر مجدد الف ثانی ۴۲۵﴾ حضرت اقبال کے اس مذہب کی بنیاد حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے اس کشف صریح پر ہے، مقام عبدیت کہ نہایت جمیع مقامات ولایت است، ﴿مکتوبات، ۳۰:۱﴾ حضرت اقبال کیا خوب فرماتے ہیں

ہر مقام خود رسیدن زندگی ست

ذات را بے پردہ دیدن زندگی ست

﴿محسود اقران رضی اللہ عنہ﴾ ......

حدیث پاک ہے، کل ذی نعمۃ محسود، ہر نعمت والے سے حسد کیا جاتا ہے، حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے خداداد کمالات کو دیکھ کر بہت سے لوگوں نے حسد کرنا شروع کر دیا اور یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے، اس محسودیت کی وجہ سے آپ کے درجات میں اضافہ ہو رہا ہے، حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ کا جو طریقہ اور عادت مستمرہ اپنے انبیا کرام کے ساتھ رہی اس کو اس نے حضرت مجدد کے ساتھ برتا ہے کہ ظالموں اور مبتدعوں نے آپ کو ایذا پہنچائی اور متقشف فقہا نے آپ کا انکار کیا تا کہ اللہ تعالیٰ کے درجات بلند کرے اور آپ کی وفات کے بعد آپ کی حسنات میں اضافہ ہو، مومن ہی کو آپ سے محبت ہوگی اور شقی فاجر ہی کو آپ سے عداوت ہوگی، ﴿حضرت مجدد اور ان کے ناقدین بحوالہ احوال الامام الربانی﴾ حضرت شیخ ابوالحسن زید فاروقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، حضرت خواجہ نے آپ پر اسرار قیومیت روشن کیے اور آپ کو الف ثانی کا آفتاب معارف بنایا، حضرت خواجہ نے اجازت ارشاد اور دعوت الی

Marfat.com

اللہ افراد کثیرہ کو دی ہے لیکن خلعت خلافت عظمیٰ آپ ہی کو عنایت کی ہے، اس عنایت اور نوازش نے آپ کو ''محسود اقران'' بنایا ہے، ﴿ایضاً،۳۶﴾ محسود اقران کا مطلب ہے، وہ شخصیت جس کے کمالات کو دیکھ کر ہر زمانے میں حسد کیا گیا، یہی حضرت موصوف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، آپ کی مخالفت ان لوگوں نے بھی کی جو مذہب کے دوکاندار تھے اور ان لوگوں نے بھی جو الحاد و نفاق اور اباحت و بے قیدی کے دلدادہ تھے اور اب اس دور میں وہ لوگ کر رہے ہیں جو اپنے آپ کو روشن خیال اور تحقیق جدید کا علمبردار سمجھتے ہیں اور جو کہ الحاد و بے قیدی اور فلسفہ ویدانیت اور وحدت ادیان کو حکمت و اجتہاد کے لباس فریب سے سنوار رہے ہیں، ﴿ایضاً،۱۸﴾ ؎

ہم کعبہ و ہم بت کدہ سنگ رہ ما بود
رفتیم و صنم بر سر محراب شکستیم

اس حسد طرازی اور تعصب مزاجی کے باوجود زمانے میں عالم اسلام کی غالب ترین اکثریت آپ کی والا و شیدا رہی، یہی حضرت موصوف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت مجدد کے نادان معاند جب تک جھوٹے الزامات کی ترویج کرتے رہیں گے یقیناً آپ کے درجات و حسنات میں اضافہ ہوتا رہے گا، ایسے افراد سے حضرت مجدد کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا بلکہ علیٰ رغم انو فھم آپ کے درجات میں اضافہ ہو رہا ہے اور یورپ کے یہودی اور عیسائی ان نادانوں کی کذب بیانی کا پردہ فاش کر رہے ہیں اور وہاں کے نومسلم آپ کے سلسلے میں داخل ہو رہے ہیں، ہاں یہ نادان حضرت مجدد کے متبعین و معتقدین کے دل زخمی کر رہے ہیں ''ولا تحسبن اللہ غافلاً عما یعمل الظالمون'' ﴿ایضاً،۱۷﴾ حاسدین اور معاندین کے اس رویے کا حضرت مجدد کو بھی احساس تھا، اگر کسی مخلص نے اس سلسلہ میں کچھ عرض کیا تو آپ نے تبسم فرما کر یہ شعر پڑھ دیا ؎

Marfat.com

یارب آں غنچہ خنداں کہ تو دادی بہ منش
می سپارم بہ تو از چشم حسودی چمنش

یعنی اے پروردگار جو کھلی ہوئی کلی تو نے مجھے عنایت کی ہے، اس کی بہاروں کو حاسدوں کی نظر بد سے بچانے کے لیے تیرے حوالے کرتا ہوں ۔

ہر گل کو باغ دہر میں کھٹکا ہے خار کا
الجھا ہوا خزاں سے ہے دامن بہار کا

...... صبغۃ اللہ رضی اللہ عنہ

صبغۃ اللہ کا مطلب ہے اللہ کا رنگ، حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اللہ کے رنگ سے رنگین ہوئے اور یہ رنگ تقسیم کرتے چلے گئے، حضرت شیخ ابوالحسن زید فاروقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، اکابر میں سے کسی نے کہا ہے اور حقیقت کا اظہار کیا ہے کہ سلسلہ نقشبندیہ اہل علم اور اصحاب عزیمت کا سلسلہ ہے، یہ سلسلہ بلخ و بدخشان اور بخارا میں تھا، اللہ تعالیٰ نے حضرت خواجہ کے واسطے سے حضرت مجدد کو اس سلسلہ سے بہرہ مند کیا اور آپ نے اس سلسلہ عالیہ کی بدولت مسلمانان عالم کو اللہ تعالیٰ کے رنگ سے رنگ دیا اور ان میں ایک نیا ولولہ اور جوش پیدا کر دیا، ہر ایک کی زبان پر تھا ۔

گر تو صد پارہ ام کنی زیں رنگ
بر نہ گردم کہ صبغۃ اللہ ام

...... کنز الحقائق رضی اللہ عنہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب پاک کی برکت و نسبت سے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو حقائق و دقائق کا خزانہ بنا دیا، خود حضرت باقی باللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ آپ سے نہایت باریک معاملات اور حقائق کے بارے میں سوالات پوچھا کرتے

Marfat.com

تھے، مثلاً انہوں نے آپ سے حضرت خراز رحمۃ اللہ علیہ کے حضور وآ کا ہی کے متعلق بہت دقیق سوال کیا تو آپ نے کمال معرفت سے لبریز جواب دیا، فرماتے ہیں، خراز کی تمنا اس حضور وآ کا ہی کی تھی جو ظاہراً و باطناً حاصل ہو اور اس کے سوا کو وہ غفلت سمجھتے تھے اور وفات سے قبل جو بات انہوں نے فرمائی ﴿کہ کاش غفلت نہ ہوتی﴾ اس سے مراد حضور باطنی ہے، ﴿حضرات القدس، ۲۰﴾ حضرت شیخ ابوالحسن زید فاروقی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں، معلوم ہوتا ہے کہ حضرت خواجہ کو حضرت مجدد کے کشف و حقائق سنجی پر کامل اعتماد ہو گیا تھا اور وہ آپ سے ادق مسائل حل کرواتے تھے اور آپ ان معارف و دقائق کا بیان کرتے تھے اور یاران طریقت کی کیفیت ''از تحسر دست بر رومی زند مسکیں مگس'' کے مصداق تھی، ﴿حضرت مجدد اور ناقدین، ۳۵﴾ ایک مکتوب میں حضرت خواجہ نے پوچھا ہے فنائے بشریت کے سلسلہ میں تحقیق کریں، آپ خانہ جبروت پر بھی نظر ڈالیں، فنا فی اللہ کے مقام پر بھی خیال کریں، خیال آتا ہے کہ حضرت خواجہ احرار کے اقوال کی تفتیش کے متعلق آپ سے التماس کی جائے، شاید کچھ اور بھی ظاہر ہو، ﴿زبدۃ المقامات، ۲۳۳﴾ ایک فاضل وقت نے فرمایا کہ اس زمانہ کے لوگوں کا مزاج اور ان کی فطرت اس بزرگوار کے حقائق و دقائق کو سمجھنے کے لائق نہیں ہے، اس عزیز کو چاہیے تھا کہ اگلے زمانے میں ہوتے تا کہ لوگ ان کے کلام کی قدر جانتے اور متاخرین بطور استشہاد کے بیان کرتے، ﴿زبدۃ المقامات، ۲۹۶﴾

﴿مشیخت پناہ رضی اللہ عنہ﴾

آپ کے لیے مشیخت پناہ کا مبارک لقب حضرت علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ نے استعمال کیا ہے، ﴿رسالہ کشف الغطا﴾ اس کا مطلب ہے مشیخت و طریقت کو پناہ عطا کرنے والا، واقع آپ نے مشیخت و طریقت کی لاج رکھ لی ہے، حضرات القدس میں لکھا ہے، حضرت خواجہ باقی باللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے پہلی مرتبہ حضرت امام ربانی

Marfat.com

مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو دولت کمال و تکمیل کی بشارت دی اور دوسری مرتبہ اپنے مریدوں کو آپ کے حوالے کر دیا اور تیسری مرتبہ الطاف و عنایات کی حد کر دی، جب آپ تک برائے استقبال تشریف لے گئے، اس مرتبہ حضرت خواجہ نے حضرت مجدد کے اکرام و احترام میں حد کر دی، جب آپ کی مجلس سے اٹھتے تھے یا کسی راہ پر چلتے تھے تو الٹے پاؤں مراجعت کرتے تھے اور طالبان حق اور حاضرین مجلس سے فرماتے، خبردار آپ کے سامنے میری تعظیم نہ کرو اور اپنے جمہور اصحاب کو آپ کے حوالے کر کے مشیخت وارشاد کو معاملہ بالکل آپ کے سپرد کر دیا بلکہ اپنے دونوں شیر خوار بچوں کو طلب فرما کر ان کے واسطے توجہ طلب کی۔

......﴿عرفان دستگاہ رضی اللہ عنہ﴾......

آپ کے لیے یہ مبارک لقب بھی حضرت علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ نے استعمال کیا ہے، ﴿رسالہ کشف الغطا﴾ آپ واقعی عرفان و ایقان کی دستگاہ اور حقیقت و معرفت کی جائے پناہ بن کر نمودار ہوئے، حضرت خواجہ محمد ہاشم کشمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں، مشارب نیز انبیا کرام کے کمالات ولایت، اسی طرح یہ کہ کون طالب کسی پیغمبر کے قدم پر ہے آپ پر مکشوف ہو گئے تھے نیز ان مشارب میں ہر ایک کے قدموں کے تفاوت کو بھی آپ پر ظاہر کر دیا گیا تھا، چنانچہ آپ پر فرماتے تھے کہ فلاں شخص ولایت موسوی میں ہے اور فلاں شخص مرکز کے نقطہ کے قریب اور فلاں دائرہ کے نزدیک ہے، وغیرہ ذالک اور یہ نوادرات میں سے بہت ہی عظیم ہے، ﴿زبدۃ المقامات، ۲۶۵﴾

......﴿جوہر المراد رضی اللہ عنہ﴾......

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ دنیا میں جوہر المراد اور گوہر مقصود بن کر تشریف لائے، آپ کے جد کریم حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ مراد مصطفیٰ تھے،

Marfat.com

ان کی نسبت سے یہ انوکھی شان آپ کے حصے میں بھی ظہور پذیر ہوئی، آپ خود فرماتے ہیں، میں اللہ تعالیٰ کا مرید بھی ہوں اور مراد بھی ہوں، میرا سلسلہ بغیر کسی توسط سے اللہ تعالیٰ سے متصل ہے اور میرا ہاتھ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ کے قائم مقام ہے اور میری ارادت حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بہت سے واسطوں سے ہے لیکن میری ارادت جو اللہ تعالیٰ سے ہے وہ واسطے کو قبول نہیں کرتی، پس میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا مرید بھی ہوں اور ہم پرہ، ﴿یعنی پیچھے پیچھے چلنے والا﴾ بھی ہوں، اگر چہ اس خوان نعمت پر طفیلی ہوں لیکن بن بلائے نہیں آیا ہوں، اگر چہ تابع ہوں لیکن اصالت سے محروم نہیں ہوں، اگر چہ امتی ہوں لیکن نعمت میں شریک ہوں، وہ شرکت نہیں جس میں ہمسری کا دعویٰ ہو بلکہ وہ شرکت جو ایک خادم کو اپنے مخدوم سے ہوا کرتی ہے، ﴿مکتوبات﴾ آپ کے اس فرمان سے آپ کی مرادیت کا اظہار ہو رہا ہے، یہ جو آپ نے فرمایا کہ "میرا سلسلہ بغیر کسی توسط کے اللہ تعالیٰ سے متصل ہے" پر کسی کو اعتراض کی گنجائش نہیں ہونی چاہیے، آپ نے مکتوب ۱۲۱ میں اس کی خود وضاحت فرما دی ہے کہ طریق جذبہ میں چونکہ مطلوب کی طرف سے کشش ہے اور اللہ تعالیٰ کی عنایت طالب کے حال کی متکفل ہے اس لیے جذبہ واسطہ اور وسیلہ قبول نہیں کرتا اور طریق سلوک میں چونکہ طالب کی طرف سے انابت ہے اس لیے اس میں واسطے ضروری ہیں، نفس جذبہ میں اگر چہ واسطے درکار نہیں ہیں لیکن جذبہ کی تکمیل بغیر سلوک نہیں ہوتی، یعنی سلوک جو شریعت پر عمل کرنے سے عبارت ہے اگر جذبہ کا ساتھ نہ دے تو جذبہ ناتمام اور ابتر رہتا ہے، آپ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وسیلے کا انکار نہیں کرتے بلکہ جابجا اس کا اقرار کرتے ہیں، یہ تو ایک خاص حالت کا ذکر ہے جس کے متعلق صحیح بخاری شریف کی اس حدیث میں صراحت پائی جاتی ہے، جب میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرے قریب ہو جاتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت

Marfat.com

کرتا ہوں، پس جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے، گویا اللہ تعالیٰ کا نور اجلال بندے کے کان، آنکھ، ہاتھ، پاؤں اور بروایت دیگر قلب اور زبان میں کارفرما ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ سنتا ہے، دیکھتا ہے، پکڑتا ہے، چلتا ہے، سوچتا ہے اور بولتا ہے، یہ طریق جذبہ محبت ہے جس کو داعی خود خالق کائنات ہے اگرچہ بندے کو یہ شان حضور اکرم ﷺ کی نسبت و متابعت سے نصیب ہوتی ہے جس کا حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اس جذبی محبت کی تکمیل سلوک کے بغیر ممکن نہیں اور سلوک حضور اکرم ﷺ کی متابعت کے وسیلے کا نام ہے جس کے بغیر کامیابی کا کوئی تصور نہیں، اس قسم کی باریک عبارات بہت سے بزرگان دین سے منقول ہیں جو ان کی خاص حالت جذبہ کی خبر دیتی ہیں، آپ فرماتے ہیں، ہمارے خواجہ نے شروع شروع میں اس فقیر کی سیر کو سیر مرادی بنا دیا تھا اور یہ بات احباب نے بھی ان سے سنی ہوگی، ﴿مکتوبات، ۳:۱۲۱﴾ آپ کی شخصیت ''جوہر المراد'' ہے، جس کو حاصل کرنے کے لیے حضرت خواجہ نے دور دراز کا سفر طے کیا اور جب ہاتھ آ گیا تو خود سب کچھ آپ کے حوالے کر کے گوشہ نشین ہو گئے اور بالا آخر تھوڑی مدت کے بعد خالق حقیقی سے جا ملے۔

غیور رضی اللہ عنہ

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ غیرت ایمانی اور حمایت اسلامی کے جذبات سے مالا مال تھے، جہاں کوئی چیز ایمان اور اسلام کے منافی دکھائی دیتی اس کو حرف غلط کی طرح مٹا دینے کے لیے سرگرم ہو جاتے، آپ کو یہ وصف اپنے جد

Marfat.com

کریم حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی وراثت سے حاصل ہوا تھا، آپ ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ''اشداء علی الکفار'' کی شان سے بہرہ اندوز تھے، آپ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اعلیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کافروں اور مشرکوں کے متعلق کسی قسم کی رعایت کے قائل نہیں تھے، فرماتے ہیں، آپ پوری کوشش کریں کہ اہل کفر کی جو موٹی موٹی باتیں مسلمانوں میں پھیل چکی ہیں انہیں نیست و نابود کر دیا جائے اور اہل اسلام خلاف شرع امور سے محفوظ و مامون ہو جائیں، ﴿مکتوبات، ۱:۶۵﴾ فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو جو صاحب خلق عظیم تھے، کفار سے جہاد کرنے اور ان پر سختی فرمانے کا حکم دیا ہے، معلوم ہوا کہ کفار کے ساتھ سخت رویہ بھی اختیار کرنا خلق عظیم کا حصہ ہے اور ثابت ہوا کہ اسلام کی عزت کفر اور کفار کی ذلت و خواری میں ہے، جس نے کافروں کی عزت کی اس نے اسلام کو ذلیل کیا...... انہیں کتوں کی طرح دور رکھنا چاہیے...... بلکہ اسلامی کمال تو یہ ہے کہ دنیاوی غرض کے لیے بھی ان سے مطلقاً رابطہ نہ کیا جائے...... خدا کے دشمنوں کی دوستی ایک انسان کو خدا کا دشمن بنا دیتی ہے اور پیغمبر خدا سے دشمنی رکھنے کا سبب بن جاتی ہے، ﴿مکتوبات، ۱:۱۶۳﴾ فرماتے ہیں، کفر اور کفار کو ذلیل کرنے میں اسلام اور اہل اسلام کی عزت ہے، جزیہ سے کفار کی ذلت و اہانت ہی مقصود ہے...... اکثر لوگوں نے اس اصول کو نظر انداز کر کے اپنی بدبختی سے دین کو برباد کر دیا ہے، ﴿مکتوبات، ۱:۱۹۳﴾ فرماتے ہیں، کافر لعین گوبند اور اس کی اولاد کا مارا جانا بہت خوب ہوا اور یہ مردود ہندوؤں کی شکست کا باعث ہوگا، اس کو خواہ کسی بھی نیت سے قتل کیا گیا، بہر حال اس میں کفار کی ذلت اور اسلام کی ترقی ہے، اس فقیر نے کافر مذکور کے قتل ہونے سے پہلے ایک خواب دیکھا تھا کہ بادشاہ وقت نے شرک کی کھوپڑی کو توڑا ہے، واقعی وہ بہت بڑا بت پرست، مشرکوں کا سرغنہ اور کافروں کا امام تھا، اللہ تعالیٰ

Marfat.com

ان کو ذلیل وخوار کرے، ﴿مکتوبات، ایضاً﴾ اس مضمون غیرت اور عنوان حمیت سے تو آپ کے مکتوبات بھرے پڑے ہیں، ایک ایک لفظ سے غیرت فاروقی جوش مارتی دکھائی دیتی ہے، حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی آپ کی غیرت و حمیت کا حوالہ ایک عزیز کے سامنے پیش کیا ہے اور آپ کی غیرت افروز بات کو ''ارشاد ہدایت بنیاد'' قرار دیا ہے، ﴿مکاتیب رضا﴾ بلکہ ان کے یہ اشعار بھی اس فکر مجدد کے عکاس ہیں

دشمن احمد پہ شدت کیجئے
ملحدوں سے کیا مروت کیجئے
شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب
اس برے مذہب پہ لعنت کیجئے

.... ﴿مظہر الشہود رضی اللہ عنہ﴾ ....

مظہر الشہود کا مطلب ہے شہود کو ظاہر کرنے والا، حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سے پہلے تمام سلاسل اولیا میں حضرت محی الدین بن عربی رحمۃ اللہ علیہ کا نظریہ وحدۃ الوجود کارفرما تھا، شاذ شاذ کسی بزرگ کے کلام سے وحدۃ الشہود کی رمق دکھائی دیتی تھی مگر اس کا کوئی نام نہیں تھا، یہ سعادت ازلی بھی آپ کے حصے میں آئی کہ آپ نے وحدۃ الوجود سے اگلی منزل وحدۃ الشہود کا تعارف کروایا اور طریقت کو شریعت کے جامے میں بند کر دیا، شیخ فرید بخاری کے نام ایک مکتوب میں فرماتے ہیں، جو توحید اس جماعت گرامی کی راہ میں آتی ہے دو قسم کی ہے، توحید شہودی اور توحید وجودی، توحید شہودی ایک دیکھنا ہے یعنی یہ کہ سالک کا مشہود سوائے ایک کے کوئی اور نہ ہو اور توحید وجودی ایک موجود جاننا ہے اور اس کے غیر کو معدوم سمجھنا اور باوجود عدمیت کے اس کے مجال و مظاہر کو ایک خیال کرنا، پس توحید وجودی علم

Marfat.com

الیقین کے قبیل سے ہے اور توحید شہودی عین الیقین کی قسم ہے، ﴿مکتوبات، ۲:۴۳﴾ آپ نے واضح طور پر فرمایا ہے، پس عالم کے ساتھ اس کو کسی طرح بھی نسبت نہیں، بلاشبہ اللہ تعالیٰ عالمین سے بے نیاز ہے، اللہ تعالیٰ کو عالم کے ساتھ عین اور متحد بنانا بلکہ اس سے نسبت دینا بھی فقیر پر بہت گراں گزرتا ہے، آپ نے وحدۃ الوجود کو غلط تعبیرات اور ان کے معاشرے میں اثرات پر کھل کر قلم اٹھایا ہے، آپ کا نظریہ وحدۃ الشہود عین قرآن و حدیث کے مطابق ہے، جس میں نصوص کی تاویل کی ہرگز ضرورت محسوس نہیں ہوتی، آپ کے اس نظریے کی سب سے پہلے تائید حضرت خواجہ باقی باللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائی جو وحدۃ الوجود کے شناور تھے، انہوں نے واضح طور پر فرمایا ہے، میں شیخ احمد کے فیض روحانی کی بدولت وحدت وجود کے کوچہ تنگ سے نکلا ہوں، ﴿تصور توحید، ۲۶۷﴾ آپ کے اس نظریے سے حضرت اقبال جیسے مفکر بہت زیادہ متاثر ہوئے اور پکار اٹھے ؎

مقام بندگی دے کر نہ لوں شان خداوندی

......﴿اشرف العارفین رضی اللہ عنہ﴾......

حضرت خواجہ میر نعمان بدخشی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے لیے "اشرف العارفین" کا لقب استعمال کیا ہے بلکہ "اشرف العارفین بود" کے جملے سے آپ کی تاریخ وصال برآمد کی ہے، یہ نام بھی آپ کے لیے بالکل درست ہے کیونکہ آپ نے متابعت کے سات درجات بیان فرمائے اور آخر میں فرمایا، کامل تابعدار وہ شخص ہے جو متابعت کے ان ساتوں درجوں سے آراستہ ہو، ﴿مکتوبات، ۲:۵۴﴾ آپ فرماتے ہیں، یہ وہ عظیم دولت ہے جو صحابہ کرام کے بعد بہت کم کسی کو نصیب ہوئی ہے، اگرچہ یہ بات بعید و عجیب ہے اور اکثر لوگ اس کو قبول نہ کریں گے لیکن تحدیث نعمت کی جا رہی ہے، یہ نسبت کل کے روز اکمل طریقے پر حضرت امام مہدی علیہ

Marfat.com

الرضوان پر ظاہر ہوگی ، ﴿مبداء ومعاد منھا ۹﴾ فرماتے ہیں، یہ معارف احاطہ ولایت سے خارج ہیں اور علمائے ظاہر کی طرح ارباب ولایت بھی ان کے سمجھنے سے قاصر اور عاجز ہیں ، یہ علوم انوار نبوت کی مشکوٰۃ سے ماخوذ ہیں کہ دوسرے ہزار سال والی تجدید سے محض تبعیت و وراثت کی وجہ سے تازہ ہوئے ہیں، ﴿مکتوبات، ۲:۴﴾ حضرت سید صالح جو خدا پرست تھے اور حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مخلصین میں سے تھے، فرماتے ہیں کہ ایک دن اس طائفہ مجددیہ کے ایک منکر نے کہا کہ حضرت مجدد نے فرمایا ہے، اگر خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ اس وقت ہوتے تو میری خدمت کرتے یہ بات سن کر مجھے تعجب ہوا اور میں نے کہا معاذ اللہ آپ نے ایسا نہیں فرمایا ہوگا اور ان کا طریقہ ایسا نہیں ہے کہ وہ ایسی بات فرمائیں، اتفاقاً اس زمانے میں میں طاعون میں مبتلا ہو گیا، ایک رات مرض کی شدت میں دیکھا کہ آسمان سے فرشتے میری روح قبض کرنے کے لیے آئے ہوئے ہیں، اسی اثنا میں حضرت خواجہ نقشبند بخاری رحمۃ اللہ علیہ ظاہر ہوئے اور فرشتوں سے فرمایا، اس سیدزادے کو زندگی دے دی گئی ہے اس لیے آپ لوگ واپس جائیں، روح قبض کرنے والوں نے پوچھا اس کا کیا سبب ہے، انہوں نے فرمایا کہ اگر وہ دنیا سے چلے جاتے تو تین شخص کافر ہو جاتے، اس کے بعد انہوں نے مجھے فرمایا، اگرچہ حضرت مجدد نے ایسی بات نہیں فرمائی جیسا کہ اس منکر نے بیان کیا ہے تاہم ان کا درجہ اس سے بھی بلند ہے، ﴿حضرات القدس، ۲:۶۶﴾ یہ حقائق بتاتے ہیں کہ آپ واقعی ہزارۂ دوم کے پھیلے ہوئے دورانیے میں اشرف العارفین ہیں، اعتصام الناصرین ہیں، سرور اہل تمکین ہیں، شمس المستعدین، نور حدقہ کرامت ہیں، عرش مجید اجابت ہیں، نور جہان طریقت ہیں، گوشوارہ صباحت ہیں، جمال تجلیات علوی ہیں، ریاض احمدی ہیں، منبع اخبار نبوی ہیں، راست رو ملک ابدی ہیں، سرمہ دیدۂ اقتدار ہیں، محرم رموز الاسرار ہیں

Marfat.com

، آیات برکات ہیں، آرائش جمال ولایات ہیں، مرشد شفیق ہیں، بحر عمیق تصدیق ہیں، اکمل آثار مصطفویہ ہیں، صراط مستقیم واحدنیہ ہیں، ان تمام القابات سے آپ کی تاریخ وصال اخذ ہوتی ہے۔

﴿وجیہ العصر رضی اللہ عنہ﴾

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا زمانہ ہزار سال پر مشتمل ہے اس لیے اس عصر ہزار سال میں آپ ہی وجیہ العصر کہلانے کے مستحق ہیں، آپ کی وجاہت ونزاکت، طہارت وشرافت، نجابت ونفاست کا کیا کہنا، آپ حسن وجمال کا پیکر مجسم اور فضل وکمال کا نقش تمام بن کر آئے، آپ کی ہر اک ادا مظہر مصطفیٰ تھی، آپ کے اوصاف میں صدق صدیق کا جلوہ تھا، عدل فاروق کا نقشہ تھا، شرم عثمان کی جھلک تھی، جرات حیدری کی چمک تھی، جودِ حسن کی مہک تھی اور صبر حسین کی چٹک تھی، جن سنتوں پر کسی فرد بشر کا اختیار نہیں ہوتا، قدرت فیاض ازل نے وہ بھی ارزانی فرمادیں، آپ شکم مادر سے مختون پیدا ہوئے، ولادت کے وقت والدہ نے حسین خواب دیکھے، حضور تاجدار انبیا صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیا کے کمالات سے نوازا گیا اور حضور تاجدار اولیا رحمۃ اللہ علیہ کو تمام اولیا کے کمالات سے سرفراز کیا گیا، ادھر قیصر وکسریٰ کے تخت لرزہ براندام ہوئے، ادھر اکبر اعظم کے دیوانوں میں زلزلے آگئے، ادھر انبیا کی بشارات تھیں، ادھر اولیا کی بشارات تھیں، ان کا انبیا انتظار کرتے تھے، ان کا اولیا انتظار کرتے تھے، ادھر چالیس سال کے بعد کمالات نبوت کا اظہار کیا گیا، ادھر چالیس سال کے بعد کمالات ولایت کا پرچار کیا گیا، مظہریت محمدی کی اس سے بڑی دلیل کیا ہوسکتی ہے کہ قرآنی حروف مقطعات کے اسرار جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے راز سبحانی تھے، وہ بھی ﴿ان کے طفیل﴾ آپ کے باطن پر ظاہر کیے گئے، ﴿حضرات القدس﴾ آپ کے حسن وجمال کی ایک جھلک دیکھئے اور اندازہ کیجئے کہ

Marfat.com

مظہر یت محمدی کس قدر نمایاں ہے ، حضرت خواجہ بدر الدین سرہندی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں، حضرت الف ثانی گندمی رنگ لیکن مائل بہ سپیدی تھے اور کشادہ پیشانی تھے اور آپ جیسے سردار کبار کی پیشانی اور چہرہ نورانی سے ایک نور چمکتا تھا کہ آنکھیں اس کے مشاہدے سے خیرہ ہو جاتی تھیں، آپ کشادہ ابرو تھے اور ابرو ایسے تھے جیسے ایک مخنی کمان یعنی لمبے سیاہ اور باریک بھی، آپ کی آنکھیں کشادہ اور بڑی بڑی تھیں، ان کی سیاہی زیادہ سیاہ تھی اور سفیدی بھی بہت سفید تھی، آپ کی ناک بلند اور باریک تھی، لب سرخ اور باریک تھے، منہ نہ لمبا تھا اور نہ ہی بہت چھوٹا، آپ کے دانت ایک دوسرے سے ملے ہوئے اور چمکدار تھے جیسے لعل بدخشاں ہوں، آپ کی ریش مبارک خوب گھنی دراز اور مربع تھی، آپ کے رخساروں پر آپ کی ریش مبارک کے بال تجاوز نہیں کرتے تھے، آپ دراز قد اور نازک اندام تھے اور کبھی آپ کے بدن پر مکھی نہ بیٹھتی تھی، آپ کے پاؤں کی ایڑیاں ایسی صاف اور چمکدار تھیں جیسے چین و چگل کے محبوبوں کی ہوتی ہیں اور آپ کے پسینے سے کبھی ناگوار بدبو نہیں آتی تھی جیسی کہ موسم گرما میں ہو جاتی ہے، غرض کہ آپ کا حسن یوسف علیہ السلام کے حسن کی یاد تازہ کر دیتا تھا اور آپ کی وجاہت ابراہیم علیہ السلام کی وجاہت کی یاد دلاتی تھی، جو شخص بھی آپ کو دیکھتا با اختیار پکار اٹھتا، ''یہ انسان نہیں کوئی بزرگ فرشتہ ہے'' اور بلا تامل ہر شخص کی زبان پر جاری ہو جاتا، سبحان اللہ! یہی اللہ کے ولی ہیں، گویا یہ حدیث کہ اولیا اللہ کے دیکھنے سے خدا یاد آتا ہے، آپ ہی کی یاد میں وارد ہوئی تھی، اسلام کے ضعف اور کفر کے غلبے کے باوجود ہزاروں کافر آپ جیسے قبلہ ابرار کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے اور فاسقوں اور فاجروں کی کثیر جماعت آپ کے اطوار واخلاق کو دیکھ کر تائب ہوئی اور صلاح و تقویٰ اور خدا پرستی کی طرف آ گئی، دنیا کے گوشے گوشے سے لوگ آپ کو واقعات وخوابوں میں دیکھ کر

Marfat.com

اور رابطہ حاصل کر کے آپ کی خدمت میں پہنچتے تھے اور جیسا کہ وہ واقعے میں دیکھتے تھے ٹھیک اسی طرح آپ کو حاضر ہو کر دیکھتے تھے، بہت سے علما، صلحا، درویشوں اور امیروں نے آپ کو خواب میں دیکھ کر آپ سے ذکر و شغل کا طریقہ سیکھا اور ان کا دل بھی اس ذکر سے ذاکر بن گیا، پھر پورے اشتیاق کے ساتھ وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور تعلیم طریقہ حاصل کی اور اسے ویسا ہی پایا جیسا کہ خواب میں حاصل کیا تھا، ﴿حضرات القدس، ۱۷۱، ۲:۲۷۱﴾ حضرت خواجہ باقی باللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے، ''شیخ احمد سرہندی کامل مردوں اور محبوبوں میں سے ہیں'' ﴿زبدۃ المقامات، ۲۲۶﴾ ؎

زبہر آں بتے چوں شمع و چوں گل
گرفتہ جنگ با پروانہ بلبل

مظہریت محمدی کی ایک اور مثال یہ ہے کہ آپ کی عمر مستعار تریسٹھ سال ہوئی، اس امر کا آپ کو الہام کیا گیا تھا اس لیے بہت خوش ہوئے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی عمر کے معاملے میں بھی انشاء اللہ نصیب ہوگی اور حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کی عمروں کے ساتھ بھی متابعت میسر ہوگی، یہ تھے وجیہ العصر حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ جن کی ہر ہر ادا سنت مصطفیٰ کی عکاس تھی اور ہر ہر انداز متابعت مجتبیٰ کا ترجمان تھا۔ راقم نے عرض کیا ہے ؎

اے جمال سرمدی اے عکس حسن احمدی
تجھ کو زیبا ہے جہان آرزو کی سروری
تیرے کوچے میں نظر والوں کو کیا آیا نظر
حسن کی عشوہ طرازی عشق کی دیدہ وری
نالہ زن بلبل گریباں چاک گل بے چین دل

Marfat.com

جستجو کے شوق میں کیا کھو گئی ہے دلبری
تو جہانگیری تفاخر پر گرا بن کر عتاب
تیری ہیبت سے مٹا جاہ وجلال اکبری
آکہ یہ گوشہ جاں ہے جان جاں تیرے لیے
آکہ نظروں میں ترا ہے انتظار سرمدی
تیرا انداز جلالت مظہر فاروق ہے
دیکھ کر جسکو لرزتی ہے جہاں کی کافری
اے کہ جس کے نام سے ملتا ہے دل کو حوصلہ
اے کہ جس کے عشق نے بخشی خرد کو آگہی
تو مجدد الف ثانی آفتاب چرخ دین
آج تک پھیلی ہوئی ہے تیرے دم کی روشنی
میری امیدوں کا میخانہ ہوا ویران کیوں
میں ہوں اور ٹوٹے ہوئے جام و سبو اور بیکسی
تیری چوکھٹ پر جھکے شاہان عالم کے غرور
کون کر سکتا ہے تیرے بام و در کی ہمسری
اے گلیم بو ذری ، دلق اویسی کے نقیب
تیری دنیا میں نظر آئی حیات اخروی
اس غلام زار کے دل میں تیرا ارمان ہے
اب تو ہو بندہ نوازی اب تو ہو چارہ گری

﴿تکمیل ۴ جنوری ۲۰۰۸ بروز جمعۃ المبارک﴾

Marfat.com

مصادر

1 مکتوبات امام ربانی از حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

2 زبدة المقامات از حضرت خواجہ ہاشم کشمی رحمۃ اللہ علیہ مطبوعہ سیالکوٹ

3 حضرات القدس از حضرت خواجہ بدرالدین سرہندی رحمۃ اللہ علیہ مطبوعہ سیالکوٹ

4 سیرت مجدد الف ثانی جدید از حضرت ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری مطبوعہ کراچی

5 مجددی عقائد از حضرت علامہ عبدالحکیم اختر مظہری مطبوعہ لاہور

6 تذکرہ مشائخ نقشبندیہ از حضرت علامہ نور بخش توکلی مطبوعہ گجرات

7 ملفوظات شریفہ از حضرت شیخ غلام علی دہلوی مطبوعہ لاہور

8 مقامات مظہری از حضرت شیخ غلام علی دہلوی مطبوعہ لاہور

9 مقامات معصومی ترتیب از پروفیسر محمد اقبال مجددی مطبوعہ لاہور

10 ارشاد الطالبین از حضرت شیخ ثناء اللہ پانی پتی مطبوعہ لاہور

11 حضرت مجدد اور ناقدین از حضرت شیخ ابوالحسن زید فاروقی مطبوعہ دہلی

12 جواہر نقشبندیہ از حضرت علامہ محمد یوسف مجددی مطبوعہ فیصل آباد

13 مجدد الف ثانی حالات و افکار از ڈاکٹر مسعود احمد مظہری مطبوعہ کراچی

14 مجدد الف ثانی اور ڈاکٹر محمد اقبال از ڈاکٹر مسعود احمد مظہری مطبوعہ کراچی

15 تشکیل جدید الٰہیات از ڈاکٹر محمد اقبال مطبوعہ لاہور

16 مجدد الف ثانی کا تصور توحید از ڈاکٹر برہان احمد فاروقی مطبوعہ لاہور

17 ابجد العلوم از نواب صدیق حسن بھوپالی مطبوعہ بھوپال

18 ارشادات مجدد از حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری مطبوعہ شرقپور شریف

19 تصوف اسلام از مولانا عبدالماجد دریا آبادی مطبوعہ لکھنؤ

20 خزینۃ الاصفیا از مفتی غلام سرور لاہوری مطبوعہ لاہور

21 تذکرہ مجدد الف ثانی از مولانا منظور احمد نعمانی مطبوعہ لکھنؤ

Marfat.com

شاہ سرہند

میں ہوں اور موج بلا خیز ہے شیأ للہ
شاہِ سرہند ، ہوا تیز ہے شیأ للہ
اے مرے چارہ گر زیست کوئی چارہ کر
وقت پہلے سے الم ریز ہے شیأ للہ
داستاں، درد محبت کی کہوں ، کس سے شہا
زندگی آہ غم آمیز ہے شیأ للہ
تیرے قربان ، تری اک نظر کا صدقہ
دولت دارا و پرویز ہے شیأ للہ
تیرے الفاظ ہیں انوار وفا کے چشمے
تیری آواز ، جہاں خیز ہے شیأ للہ
در و دیوار پہ پھیلا ہے دکھوں کا سایہ
دل مرا درد سے لبریز ہے شیأ للہ
اے نگہبانِ چمن، حسن کے کچھ پھول ادھر
تو گل افشاں ہے تو گل ریز ہے شیأ للہ
راستے فکر کے کیا تیرہ و تاریک ہوئے
تیرا کردار ، ضیا بیز ہے شیأ للہ
کتنی مدت سے ترستی ہے اجالوں کو نظر
میرا ہر لمحہ شب انگیز ہے شیأ للہ
ر غلام اپنا شہا، در پہ اسے باندھ کے رکھ
زور میں نفس کا شب دیز ہے شیأ للہ

غلام مصطفیٰ مجددی

Marfat.com

شیر ربانی رح فری ڈسپنسری

اس میں مستحق مریضوں کو ایکسرے مشین، ای سی جی، سفری شفاخانہ، الٹراساؤنڈ
اور فری ادویات کی سہولت فراہم کی جاتی ہے

زیر اہتمام

فخر المشائخ **حضرت میاں جمیل احمد** شرقپوری نقشبندی مجددی

اہل ثروت حضرات وخواتین

سے التماس ہے کہ وہ ان اداروں کی سرپرستی فرما کر ان کو مضبوط کریں
خصوصاً عید الضحیٰ کے موقع پر قربانی کی کھالیں (یا ان کی فروخت سے
حاصل شدہ رقوم) ادارہ دار المبلغین حضرت میاں صاحب شرقپور شریف
میں ارسال کر کے ثواب دارین حاصل کریں

الداعیان!

صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری — صاحبزادہ میاں سعید احمد شرقپوری

صاحبزادہ میاں جلیل احمد شرقپوری

آستانہ عالیہ شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ (پاکستان)

Marfat.com

امام ربانی
حضرت
مجددِ الف ثانی
شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ختم مُبارک
کا سالانہ

ہرسال مورخہ
28,27
صفر المظفر

شرقپور شریف میں منعقد ہوگا

اہل اسلام سے اپیل ہے صفر المظفر کا پورا مہینہ ملک کے گوشے گوشے میں یوم حضرت مجدد الف ثانیؒ منایا جائے

حضرت
میاں
غلام اللہ شرقپوری
نقشبندی مُجددی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

المعروف ثانی لاثانی
کا سالانہ ختم مُبارک

ہرسال مورخہ
18,17 اکتوبر
شرقپور شریف میں منعقد ہوگا

Marfat.com

مدیر اعلیٰ
حضرت صاحبزادہ
میاں جمیل احمد
شرقپوری

سالانہ خریدار بننے کے لیے دفتر سے رابطہ کریں
فی شمارہ .... ۱۰ روپے
زر سالانہ .... ۱۲۰ روپے

مسلک اہلسنت والجماعت کا نقیب
سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کا ترجمان
روحانی و اخلاقی اقدار کا حامل

ماہنامہ نور اسلام شرقپور شریف

خود پڑھیے اپنے بچوں کو پڑھایے اور دوستوں کو پڑھنے کی ترغیب دیں
تبلیغی مشن کو آگے بڑھانے کے لیے ادارے کے ساتھ اپنا اخلاقی اور مالی تعاون کیجیے
اپنے کاروبار کے فروغ کے لیے اپنے ادارے کے اشتہارات ارسال کریں اس طرح آپ کے کاروبار کا تعاوف بھی بڑھے گا اور دینی تبلیغ میں آپ کی معاونت بھی ہوگی

کاشانہ شیر ربانی مکان نمبر ۱۵ اجمیری سٹریٹ ہجویری محلہ داتا گنج بخش لاہور

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا سالانہ ختم مبارک ہر سال

10 محرم الحرام کو جلیانہ روڑی ملتان روڈ لاہور میں منعقد ہوتا ہے

زیر سرپرستی

فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

منجانب
حاجی ملک محمد حیات نقشبندی مجددی

Marfat.com

دربار اقدس حضرت میاں غلام نقشبند رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

یا قدیر
یا علیم
دربار اقدس حضرت میاں غلام نقشبند رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com